٨٩

انوار المطالب

کتبخانہ وقف منصبیہ میرٹھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[حمد] للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل [وکبره تکبیر]ا هو الذی خلق [من الم]اء بشرا فجعلہ نسبا وصہرا وکان ربک قدیرا والصلوٰۃ علی رسولہ ونبیہ وحب[یبہ و صف]یہ محمد الذی [ا]رسلہ اللہ بشیرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا واہلبیتہ الذین اذہب اللہ عنہم الرجس وطہرہم تطہیرا

[امابع]د مولف خاکسار خادم الثقلین احمد حسین عفا عنہ مولاہ وحشرہ مع من یتولاہ برادران دین ومحبان اہلبیت حضرت خاتم المرسلین [صلوات] اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ سال گذشتہ مین مین نے محض بامید حصول سعادت دارین ایک رسالہ [مس]لمین معولاے مومنین لیث بنی غالب حضرت علی بن ابیطالب علیہ سلام اللہ ذی المواہب کے مناقب وفضائل مین تالیف کیا تھا جو بحمد اللہ [ط]بع ہوا اور جسے اللہ اور اوسکے رسول صلعم کی پاک اعتقاد دوستون نے تعویذ بازو اور حرز گلو کیا اور شپرہ چشم ہوی طبیعت والون نے بسبب [ح]سد وخباثت نفسانی کی اپنی آنکھین بند کر لین۔ آتش حب بنی امیہ کا لون سینہ مین مشتعل ہوئی۔ حمالۃ الحطب کیطرح جلنے لگی دلکے بخارات [جو] برسون سے دبے ہوئے تھے منافذ بدن سے نکلنے لگے یہ تو ممکن نہ تھا کہ کچھ علم وتحقیق سے کام لیتے لگے ادہر ادہر شگوفے چھوڑنے بیچارے جہلا کی کیا شکایت [ا]نکے جانتے بوجھنے والے حق سے منہ موڑین تو سوائی قلوبہم مرض کے اور کیا کہا جاسکتا ہے اور یہ کچھ اب نہین بلکہ سلطنت بنی امیہ کے زمانہ سے جنکے تغلب اور

ظلم کی پیشین گوئی حضرت محمد صادق فرما چکے ہین) برابر شدید تدارک و انتظام اس امر کا رہا کہ فضائل اہلبیت کی ثبوت کا اخفا ک

اون سے ہو سکتی تھین اس امر خاص مین دامے درمے قدمے سخنے دریغ نہ کرتے تھے - اہل علم سب جانـ

کہ جانکر اعراض کرتے ہین -

ایکبار[1] خواجہ حسن بصری سے پوچھا گیا کہ آپ حدیثون مین اسقدر ارسال کیون کرتے ہین فرمایا کہ یہ وہ بات ہے کہ جسکو آجتک مجھسے

کسینے نہ پوچھا تھا آگاہ ہو کہ جسقدر حدیثین مین ارسال کرتا ہون وہ سب جناب علی مرتضیٰ کی مرویات سے ہین مگر بنی امیہ کے خوف

سے مین کسیطرح اظہار اونکا نہین کر سکتا امام[2] مالک بنی امیہ کے زمانے مین حضرت امام جعفر الصادقؑ سے روایت نہین کرتے تھے

جب بنی عباس کا زمانہ آیا تب اونسے روایت کرنے لگے مگر دوسرے ناموں کو بھی شامل کر لیتے تھے -

امام[3] اوزاعی اور امام زہری نے فقط ایک ایک حدیث مناقب اہلبیت مین روایت کی ہے کیونکہ بنی امیہ سے ڈرتے تھے -

بنی[4] امیہ اور بنی عباس تقلیل مناقب و تنقیص اہلبیت مین سخت کوشش کرتے تھے اور یہی امر رفتہ رفتہ اونکی رفعت شانکا باعث[5] ہوا

خلاصہ یہ کہ رسول اور خاندان رسول کے ساتھ بنی امیہ کی قاطبۃً عداوت ابتدا سے انتہا تک اظہر من الشمس ہے مگر یار لوگ نہ خود

کچھ بیان کرتے ہین اور نہ کسیکو بیان کرنے دیتے ہین کہین کف اللسان کا مسئلہ پیش کرتے ہین کہین انچہ شد شد کہہ دیتے ہین اور

بنی امیہ کے صریح ظلم و ستم فسق و فجور کفر و شرک کی واقعات صحیحہ کو مثل ستر عورت کے چھپاتے ہین اسپر طرہ یہ کہ محبت اہل بیت کا بھی

دم بھرتے ہین مگر زبانی - اونکے دلون کو دیکھیے تو الفت بنی امیہ سی پر ہین اور وہ چاہتے ہین کہ شعاع نور اور ظلمت دیجور دونون

ایک ساتھ ایک محل مین قائم رہین حالانکہ ؎ می گریزد ضد ہا از ضد ہا ٭ می گریزد شب چو افروزد ضیا -

یہ بات کھلی ہوئی ہے کہ جو ذلیل قوم رسول خدا و ذریت رسول خدا کی ایذا رسانی اپنا مذہب قرار دے لیگی اور اہل بیت

نبوت کی جانون کی دشمن ہو جائیگی وہ بھلا اونکے فضائل مٹا دینے کو کیونکر فرض عین خیال نکریگی لیکن جس خدائے صمد و قادر نے

اپنے حبیب سے اوسکی ذریت طاہرہ کو تا قیام قیامت قائم رکھنے کا وعدہ اپنے کلام پاک مین فرمایا اور اوسکے دشمنون کو ابتر کہا او

[1] خلاصۃ التہذیب
[2] تہذیب الکمال فی اسماء الرجال
[3] ... الرجال
[4] میزان الاعتدال ذہبی
[5] اسد الغابہ - استیعاب ابن عبدالبر

کردکھایا وہی خداے برحق اون حضرات مقبول بارگاہ کے انوار فضائل کو ہمیشہ اپنے حجاب حفاظت مین رکھکر ظاہر فرماتا رہا اور

ظاہر فرمایا کریگا اور شپرہ چشم لوگ اوس نور کی تاب نہ لاکر گھونسلون مین چھپتے رہینگے یریدون لیطفؤ نور اللہ بافواہھم واللہ

متم نورہ ولو کرہ الکافرون فی الواقع اب بھی جسقدر مدائح و حالات عظمت و جلالت خاندان نبوت کے صاحبان بصارت و بصیرت

کو مل سکتے ہین اونکا احصا بالکل ہی غیر ممکن ہو بڑے بڑے جلیل القدر لوگ مثل امام احمد حنبل و امام نسائی وغیرہما کے قایل ہوگئے

ہین کہ جسقدر فضائل صحیحہ رکن اعظم اہلبیت یعنی علی علیہ السلام کے ہین اصحاب و امت محمدی مین کسی کے نہین ہین۔

حاقدین اور حاسدین اموی سرشت کی انگشت نمائی صرف مجھہی پر یا میرے امثال و اقران ہی پر نہین ہے بلکہ ہمیشہ بڑے بڑون پر

اسی قسم کے طعن بیجا ہوتے آئے ہین۔ دیکھیے امام شافعی اور امام نسائی۔ امام حاکم اور امام عبدالرزاق بن ہمام وغیرہم رحمہم اللہ

وجزاہم خیرا بھی اسی حب و تفضیل اہلبیت کی بدولت معاندین سے یمیل الی التشیع کے خطاب سنتے آئے ہین جسکا جی چاہے

بڑے بڑے رجال کی کتابون مین دیکھ لے[ع] امام شافعی کے تو کثرت سے اشعار اسی مضمون کے سیکڑون معتبر کتابون مین لکھے اور

عموماً مشہور ہین جنمین سے اس موقع پر مین بھی کسیقدر لکھتا ہون **شعر**۔

ع وفیات الاعیان ابن خلکان و مراۃ الجنان یافعی و بستان المحدثین شاہ عبدالعزیز دہلوی وغیرہم مین امام نسائی کی موت کا سبب یہ لکھا ہے کہ جب مناقب مرتضوی یعنے خصائص نسائی کی تصنیف سے فارغ ہوے تو چاہا کہ جامع مسجد دمشق مین اوسکو پڑہین چنانچہ ایکدن مجمع مین اوس کتاب سے کسیقدر پڑہا تھا کہ ایک شخص نے سوال کیا کہ امیر المومنین معاویہ کے مناقب مین بھی تمنے کچھ لکھا ہے امام نسائی نے فرمایا کہ معاویہ کو یہی بہت ہے کہ نجات پاجاے۔ اوس کے لیے مناقب کہان۔ اور یہ کلمہ بھی کہا کہ میرے نزدیک اونکے مناقب کی کوئی روایت صحیح نہین۔ سوا حدیث لا اشبع اللہ بطنہ کے یعنے خدا اوسکا پیٹ نہ بھرے۔ پس سب نے تشیع کے ساتھ متہم کرکے اسقدر مارا کہ اوسی کے صدمے سے اونھون نے وفات پائی انتہی۔ اور تاریخ خطیب بغدادی و بستان المحدثین شاہ عبدالعزیز وغیرہما مین مذکور ہے کہ وکان الحاکم ثقۃ وکان یمیل الی التشیع یعنے حاکم ثقہ محدث تھے مگر میلان اونکا تشیع کی طرف تھا انتہی۔ اور بستان المحدثین وغیرہ سے منقول ہے کہ عبدالرزاق بن ہمام سے امام احمد بن حنبل و اسحٰق بن راہویہ و یحیےٰ بن معین وغیرہم نے استفادہ کیا ہے اور وہ معمر کے اجل تلامذہ مین سے ہین لہذا حفظ حدیث مین مشہور و ممتاز ہین اور روایتین اون کی صحاح ستہ مین واقع ہوئی ہین اور راوی مین کوئی عیب نہ تھا مگر یہہ کہ فی الجملہ تشیع رکھتے تھے اگرچہ غالی نہ تھے۔ انتہی۔ مولف عفی عنہ ۱۲۔

قال الامام الشافعی

اذا فی مجلس نذکر علیا — وسبطیہ وفاطمۃ الزکیہ

جبکہ ہم کسی مجلس مین جناب امیرؑ — اور حسنینؑ اور فاطمہؑ سلام اللہ علیہم کا ذکر کرتے ہین

یقال تجاوزوا یا قوم ھذا — فہذا من حدیث الرافضیہ

تو کہا جاتا ہی کہ ای قوم گذر جا اس شخص کے پاس سے — اس لیے کہ یہ باتین رافضیون کی ہین

برئت الی المھیمن من اناس — یرون الرفض حب الفاطمیہ

بری ہوتا ہون مین طرف اللہ کے ایسے لوگونسے — کہ جو حُب جناب سیدہ کو رفض سمجھتے ہین

ایضا

یا راکبا قف بالمحصب من منی — واھتف بساکن خیفھا والناھض

اے سوار ٹھہر جا محصب مین (جو ایک مقام ہی منا سے) — اور ندا کر تو خیف اور ناہض کے رہنے والون کو

سحرا اذا فاض الحجیج الی منی — فیضا کملتطم الفرات الفائض

صبح کو جبکہ روانہ ہون حاجی منا کیطرف — مانند روان ہونے دریاے فرات کے

ان کان رفضا حب آل محمد — فلیشھد الثقلان انی رافض

اگر حُب آل محمدؐ رفض ہے — تو جن وانس گواہ رہین کہ مین رافضی ہون

ایضا

قالوا ترفضت قلت کلا — ما الرفض دینی ولا اعتقادی

کہا لوگون نے کہ تو رافضی ہے۔ مین نے کہا کہ ہرگز نہین — رفض نہ میرا دین ہے نہ میرا اعتقاد

حاشیہ: برسہ الحجیج

لکن تولیت غیر شک خیر امام و خیر هادے

لاکن مین بیشک تولا کرتا ہون بہتر امام اور بہتر ہادی سے

ان کان حب المولے رفض فانّنی ارفض العباد

اگر حبّ علی ولی رفض ہے تو بیشک مین سب سے بڑا رافضی ہون

سچ پوچھیے تو امام شافعی سے میری اتنی نسبت بھی نہین ہے جتنی ذرے کو شعاع آفتاب سے ہوسکتی ہے۔ پھر اس صورت مین اگر امام شافعی ارفض العباد بصیغہ **تفضیل** سمجھے جائین تو مجھے اگر کوئی رافضی سمجھے تو کیا بڑی بات ہے۔

عمدۃ المناقب سے تو لوگ اِسقدر گھبرا گئے اگر کہین علماے متقدمین اور محدثین با تمکین کی وہ کتابین دیکھین جو خاص مناقب جناب امیر و اہلبیت رسالت مین عظیم المرتبت سمجھی گئی ہین (جنکے نامونکے لیے ایک ضخیم کتاب درکار ہی) تو شاید دیوانے ہو جائین۔ لیجیے اونمین سے مین چند کتابون کے نام لکھتا ہون سُنیے اور اگر خدا توفیق دے تو دیکھیے۔ کتاب[1] فضائل امام احمد ابن حنبل۔ خصائص[2] نسائی۔ کتاب[3] مناقب علامہ ذہبی۔ کتاب[4] مناقب علامہ مسعودی۔ کتاب[5] مناقب علامہ محمّد بن محمّد ابن جزری۔ کتاب[6] مناقب حافظ ابو نعیم اصفہانی۔ کتاب[7] مناقب دارقطنی مسمّی بمسند فاطمہ۔ جواہر[8] العقدین سید سمہودی۔ کتاب[9] الآل لابن خالویہ۔ معالم[10] العترۃ جنابذی۔ کتاب[11] مناقب ابن المغازلی الشافعی۔ ذخائر[12] العقبی علامہ محب طبری۔ فرائد[13] السمطین ابراہیم الحموینی۔ کتاب[14] المناقب اخطب خوارزمی۔ مطالب[15] السئول علامہ ابن طلحہ شافعی۔ فصول[16] المہمہ ابن صباغ مالکی۔ مودۃ[17] القربے سید علی ہمدانی۔ مفتاح[18] النجا علامہ بدخشی۔ نزل[19] الابرار علامہ بدخشی۔ ینابیع[20] المودۃ علامہ سلیمان الحنفی البلخی۔ جزو[21] فضائل اہلبیت از علامہ بزار۔ کتاب[22] مناقب ملک العلما قاضی شہاب الدین دولت آبادی۔ شرف[23] النبوۃ علامہ ابو سعید۔ اسعاف[24] الراغبین امام صبان۔ تذکرہ[25] خواص الامہ سبط ابن جوزی۔ کتاب[26] مناقب ائمہ اثنا عشر مولفہ شاہ عبد الحق محدث دہلوی۔ مناقب[27] مرتضوی کشفی ترمذی۔ رسالہ[28] احیاء المیت بفضل اہل البیت سیوطی وغیرہم وغیرہم۔

مسلمانون اور کلمہ گویون نے بعض باتوںمین تو ایسی الٹی گنگا بہائی ہے کہ جسکے سامنے جمنا اور گھاگرا کا الٹا بہنا بھی آسان ہے[ع]۔

ایک تو یہ کہ زمانے بھر کے لوگون کے بیرون از قیاس صفات وخوارق عادات بلا کسی سند کے بھی بیان کیجیے یا لکھیے تو سوا آمنا وصدقنا کے کسیکو یہ سوال کرتے نہ دیکھیگا کہ کس کتاب مین ہے بخلاف اسکے جناب امیر اور ایمہ اہلبیت کی شان مین اگر صحیح کیا اصح بلکہ اصح الاصح روایتین یا حدیثین بیان کیجیے تو گویا بھڑون کے چھتے کو چھیڑ دیجیے جسکو دیکھیے کاٹے کہاتا ہے **دوسرے** معاویہ بن ابی سفیان کی خطاؤن کو خواہ مخواہ اجتہاد فی الدین تسلیم کرنا[ع] **تیسرے** مروان خبیث تک کی مرویات مستند سمجھی جائین اور ایمہ اہلبیت علیہم السلام سے مطلق تمسک نہ کیا جای **چوتھے** یہ کہ محبت اہلبیت کی بدولت امام شافعی ونسائی وغیرہما پر شیعیت کا الزام لگایا جاے اور الفت بنی امیہ کے سبب سے یزید کو باایمان کہنے والے حضرات پر ناصبیت کا الزام نہ لگایا جاے **پانچوین** یہ کہ ابوسفیان اور یزید کو مومن اور حضرت عبد اللہ اور ابوطالب رضی اللہ عنہما کو کافر سمجھا جاے (معاذ اللہ) **چھٹے** یہ کہ ہندہ جگر خوار کا ایمان مسلم مانا جاے اور نعوذ باللہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے ایمان مین تامل ہو۔ **ساتوین** یزید ملعون پر لعنت کرنیوالا گنہگار ہو اور علی مرتضیٰ[ع] کا سب کرنے والا مجتہد ومومن وخلیفہ حق وامام صدق مانا جاے **آٹھوین** یہ کہ امام حسین[ع] کی شہادت کا حال بیان کرنا حرام ہو اور لخت جگر زہرا کا قتل مباح وحلال (پناہ بخدا) حیرت اور سخت حیرت ہے کہ امام غزالی وغیرہ کو یزید کا ایسا پاس وخیال ہو جیسا کہ سبط رسول[ص] کا اور بعضے معتبر اور مستند عالم لکھ دالین کہ ولم یقتل الحسین الا بسیف جدہ یعنے نہین مارے گئے حسین[ع] مگر اپنے دادا یعنے پیغمبر خدا کی تلوار سے نعوذ باللہ من ذالک نعوذ باللہ من ذالک نعوذ باللہ من ذالک۔

ع مگر ہان یزید بھی تو مسلمان اور کلمہ گو کہلاتا تھا ع ایسا بیہدہ اجتہاد تھا کہ جنگ صفین مین بعد شہادت حضرت عمار بن یاسر کے حدیث نبوے یا عمار تقتلك الفئة الباغية تدعوهم الى الجنة ويدعونك الى النار کے موافق جب خلعت بغاوت معاویہ پر موزون ہوا تو معاً بحیثیت مجتہد تاویل کردی کہ عمار کو علی[ع] نے قتل کیا۔ وہ تو کہیے کہ بڑے میان یعنے ابوسفیان مجتہد نہ تھے ورنہ وہ بھی اسیطرح جنگ احد مین کہدیتے کہ حضرت امیر حمزہ کو (معاذ اللہ) رسول اللہ نے قتل کیا) استغفر اللہ۔ سے شاید یہ خیال ہو کہ مجتہد کا بیٹا ہے کچھ نہ کچھ آخر یہ بھی الولد سر لابیہ کے مصداق اجتہاد کا حصہ پا ہی گیا ہوگا (مولف)

خیمہ بہشتی نمونہ از خروارے مین نے اتنا لکھدیا۔ اب اپنے مدعاے تالیف کیطرف پھر متوجہ ہوتا ہون کہ اشاعت عمدة المناقب پر جہان اغیار کے رنگ فق ہوئے وہان اصحاب اخیار کے قلوب کی کلیان شگفتہ ہوئین چنانچہ بعض مخلص احباب نے مجھسے براہ محبت یہ شکایت کی کہ تونے اس کتاب کو اُردو مین کیون نہ لکھا کہ عموماً لوگ فیضیاب ہوتے اور داخل ثواب ہوتے۔ اگر اب بھی اس کتاب کا ترجمہ اُردو مین ہو جاے تو خوب ہو پس چونکہ یہ ارشاد اونکا صحیح اور اصرار اونکا منجر بخیر و فلاح سمجھا گیا اور خزانہ مناقب حیدری کچھ کم نہ تھا جو مین صرف عمدة المناقب کی ترجمہ پر اکتفا کرتا۔ لہذا متوکلاً علی اللہ اس قلیل زمانے مین جسقدر ممکن ہوا کوشش کرکے یہ دوسری کتاب اُردو مین ترتیب دیگئی جسکا نام **انوار المطالب** حصۂ دوم **عمدة المناقب** ہے۔ مین نے اس کتاب کو تین مطلبون پر تقسیم کیا مطلب اول مین اختصاراً فضائل اہلبیت یعنے علی و فاطمہ و حسن و حسین علیہم السلام۔ مطلب ثانی مین فضائل و مناقب مختصہ جناب امیر المومنین علی مرتضیٰ علیہ السلام مطلب ثالث مین فضائل جناب سیدۂ نساء عالمین حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا۔

حق یہ ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرمائین کہ اگر اشجار قلم بنجائین اور دریا سیاہی ہو جائین اور جن و انس لکھین تب بھی فضائل علی ابن ابیطالب کا احصا نہین ہو سکتا تو بھلا مجھہ اضعف العباد کی کیا ہستی کہ خورشید مناقب مرتضوی کے ایک ذرے کا جزو لایتجزیٰ بھی دکھا سکون لیکن محض بامید نجات دارین باوجود عدیم الفرصتی جسقدر ممکن ہوا معرض تدوین مین لایا اللہ تعالےٰ ہر برادر ایمانی کو اپنے حبیب کی محبت جانی اور اپنے حبیب کے آل کی الفت روحانی عطا فرماے امید ہے کہ انشاء اللہ المستعان محبان اہلبیت اس کتاب کے مطالعہ سے مسرور اور شادمان ہونگے البتہ جنکے سینے ولاے بنی امیہ سے مملو ہین وہ پسند نکرینگے اسکی مجھے بھی کچھ پروا نہین ہے۔ بقول حضرت حکیم سنائی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ۔

لہ از حدیقہ حکیم سنائی

اشعار

نخورم غم گر آل بوسفیان   نشوند از حدیث من شادان

چون زمین شد عدا من خوشنود | مصطفیٰ را دان زمین آسود
مالک دوزخ ار بود غضبان | غضب او بگو مرا چہ زیان
جاہلان جملہ ناپسند کنند | ور سر جہل بریش خند کنند
آنکہ باشد سخن شناس حکیم | ہمچو قرآن نہد ور التعظیم

مطلب اول در مناقب اہلبیت نبوت سلام اللہ علیہم

قطعہ[1]

در معنی فضیلت اولاد مصطفیٰ | پیران ہفت زاویہ محضر نوشتہ اند
منظومۂ محبت زہرا و آل او | بر چہرہ کواکب اظہر نوشتہ اند
رمزیکہ بر بطاوی طومار کبریاست | بر نام اہل بیت پیمبر نوشتہ اند

مقدمہ در معرفت اہلبیت

قال سبحانہ وتعالی انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا

یعنی یون ہی ہی کہ ارادہ کرتا ہے اللہ یہ کہ دور کرے تم سے پلیدی - ای اہلبیت نبوت اور پاکیزہ کرے تمکو جیسا کہ حق پاکیزگی کا ہی -

واضح ہو کہ اِس آیت مین مراد اہلبیت سے علی و فاطمہ و حسنین علیہم السلام ہین اور انہین بزرگون سے آل و عترۃ وذوالقربیٰ کے خطاب بھی منسوب ہین -

اہلبیت — چنانچہ باتفاق ثابت ہی کہ جب آیۂ تطہیر نازل ہوئی تو آپنے اپنی عبا اوڑہی اور اوسمین حضرت علی و فاطمہ وحسن وحسین علیہم السلام کو داخل کرکے فرمایا کہ[2] اللھم ھولاء اھل بیتی -

آل — ابن ابی لیلیٰ[3] سے روایت ہی کہ مین نے کعب ابن عجرہ سے ملاقات کی اور کہا کہ جو کچھہ آپنے رسول اللہ سے سنا ہو

[1] از مناقب السادات ۱۲
[2] بخاری و مسلم و کل کتب تفسیر و حدیث ۱۲
[3] شرح السنہ امام بغوی ۱۲

مجھے بھی ہدایت کیجیے کعب نے کہا اچھا سنو مینے حضرت رسولخدا سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ آپکے اہلبیت پر کیونکر درود بھیجنا چاہیے آپنے فرمایا کہ کہو اللھم صل علی محمد و آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و آل ابراہیم الخ۔

عترت

زید ابن ارقم سے مروی ہے کہ بمقام غدیر خم جناب رسالت مآب نے اپنی امت کیطرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ

انی تارك فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اھل بیتی۔

مین چھوڑنیوالا ہون تم لوگون مین دو بزرگ چیزین ایک کتاب خدا اور دوسری عترت اپنی کہ جو اہلبیت میری ہے۔ ۱۲

ذو القربیٰ

آیہ وآت ذی القربی حقہ کی تفسیر مین لکھا ہی کہ حضرت علی بن حسین یعنے امام زین العابدین نے ایک مرد شامی سے

اور دے تو صاحب قرابت کو حق اوسکا ۱۲

پوچھا کہ تو قرآن پڑہا ہے کہا کہ ہان فرمایا کہ تونے پڑہا ہے۔ وآت ذا القربی حقہ اوسنے کہا کہ ہان آپنے فرمایا کہ مراد ذا القربی سے ہم لوگ ہین۔

اور آیہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی کی تفسیر مین لکھا ہے کہ مراد قربی سے علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ ہین۔

نہین مانگتا ہون مین تم لوگونسے اوسی رسالت پر کچھ چیز مگر دوستی عزیزون کی ۱۲

ابن عباس کہتے ہین کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ اس آیت مین قربی سے مراد کون لوگ ہین جنکی محبت خدا کی جانب سے واجب کیگئی ہی فرمایا کہ علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ ہین۔

پس احادیث متذکرہ بالا سے صاف معلوم ہوا کہ اہلبیت اور آل اور عترت اور ذو القربی کے ایک ہی معنی ہین اور ان سب سے مراد علی و فاطمہ و حسن و حسین علیہم السلام ہین اور آیہ تطہیر بھی انہین پر نازل ہوا ہی اگرچہ علمانے اختلاف کیا ہی اور کہتے ہین کہ یہ آیت نسای نبیؐ کی شان مین نازل ہوئی ہی لیکن یہ تاویل اونکی سراسر غلط اور مصلحتًا ہے اور یہ قول چند دلیلون سے باطل ہے۔ پہلی دلیل تو یہ ہے کہ آیہ تطہیر مین ضمیر مخاطب مذکر ہے اگر نزول اوسکا ازواج نبی کی شان مین ہوتا تو ضرور تھا کہ ضمیر مخاطب کی مونث ہوتی۔ دوسری دلیل یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جسطرح اس آیت کا مصداق (بروایات کثیرہ) علی و فاطمہ و حسن و حسین کو فرمایا ہی اوسیطرح ایک حدیث مین بھی تو ازواج کو اسکا مصداق بیان فرماتے

[حاشیہ:] ۱ ترمذی و مسلم وغیرہ وغیرہ ۱۲ ۲ تفسیر امام ثعلبی و تفسیر حسینی و معالم التنزیل ۱۲ و روضۃ الاحباب ۱۲ ۳ معالم التنزیل ۱۲ ۴ تفسیر عبد اللہ بن عباس و مسند احمد حنبل و حاکم و طبرانی و سیوطی و رسالہ احیاء المیت ۱۲

تیسری[۳] دلیل یہ ہے کہ اہلبیت پر صدقہ حرام کیا گیا ہے۔ قال[۵۱] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا احل لکم اہل البیت
ترجمہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ مین نہین حلال کرتا ہون تمہارے لیے اے اہلبیت صدقات مین سے کسی کو

من الصدقات شیئا ولا غسالۃ الایدی ان لکم فی الخمس ما یکفیکم[۵۲] پس اس سے معلوم ہوا کہ اہلبیت پر صدقہ
اور نہ ہاتھون کا دھوون۔ بیشک تمہارے لیے خمس مین اس قدر ہے کہ کافی ہو تم کو۔ ۱۲

حرام ہے اور ازواج نبی اس حکم سے مستثنیٰ ہین۔ امام فخر رازی تفسیر کبیر مین لکھتے ہین کہ آنحضرت کے اہلبیت کا مرتبہ سلام

اور صلوٰۃ فی التشہد اور طہارت اور تحریم صدقہ اور محبت مین آنحضرت کے برابر ہے **مولف** کہتا ہے کہ اسیطرح خمس

بھی جناب رسول خدا اور اونکے قربے یعنے اہلبیت کے ساتھ مخصوص ہے جیسا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے۔

انما غنمتم من شئ فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربیٰ[۵۳] اور دوسری جگہ فرماتا ہے ما افاء اللہ علی رسولہ من اہل
ترجمہ جز این نیست کہ جو کچھ تمکو غنیمت ملے پس بیشک خمس اوسکا واسطے اللہ اور رسول اور ذو القربیٰ کے ہے۔ ۱۲ ترجمہ جو کچھ کہ عاید کیا اللہ نے اپنے رسول پر اہل دیہات سے

القریٰ فللہ وللرسول ولذی القربیٰ[۵۴] چوتھی[۴] دلیل یہ ہے کہ جن لوگونکی شان مین یہ آیت نازل ہوئی وہ اونکی طہارت
پس واسطے اوسکی اور واسطے رسول کے اور واسطے ذو القربیٰ کے۔ ۱۲

اور عصمت ظاہری اور باطنی کی قطعی سند ہے اور اسیوجہ سے مسجد نبوی مین سوا پیغمبر خدا اور علی و فاطمہ و حسن و حسین

کے کوئی حائض عورت اور کوئی جنب مرد داخل ہونے کا مجاز نہ تھا حضرت[۵۵] ام سلمہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے یہ

میری مسجد حرام ہے ہر حائض عورت اور ہر جنب مرد پر سوا محمد اور اونکے اہلبیت کے جو علی و فاطمہ و حسن و حسین ہین۔

پس اگر یہ آیت ازواج نبی کی شان مین نازل ہوئی ہوتی تو وہ بطور اولیٰ اسکی مجاز ہوتین یہ خوب بات ہے کہ جنکی شان

مین آیہ تطہیر نازل ہو وہ کسی نجاست شرعی کے سبب سے مسجد نبوی مین داخل ہونیکے مجاز نہون اور جو لوگ اونکے طفیل سے

داخل آیہ تطہیر کیے جائین وہ بیدھڑک مجاز ہو جائین۔ کوئی بتاے تو اور کسی حدیث ضعیف ہی سے ثابت تو کرے کہ

سوا علی کے کسی داماد کو اور سوا حسنین کے کسی صاحبزادے کو اور سوا فاطمہ کے کسی بیٹی کو آنحضرت نے یہ مرتبہ منجانب اللہ عطا

فرمایا ہے ہرگز نہین بلکہ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

اب چند حدیثین مین اپنے قول کی تائید مین پیش کرتا ہون جو کافی ثبوت اس بات کی ہین کہ آیہ تطہیر کا نزول مخصوص

آل عبا یعنے علی و فاطمہ و حسن و حسین کیواسطے ہے۔

[۵۱] رواہ الطبرانی فی الکبیر ۱۲

[۵۲] رواہ البیہقی ۱۲

ف رخصت فاطمۃ بانہا تمکث فی المسجد وکذا علی والحسن والحسین رضی اللہ عنہم اختصاصا بجواز المکث فی المسجد مع الجنابۃ (فتاوای الحدیثیۃ ابن حجر) ۱۲

عن[٥] ابی سعید الخدری انه صلی الله علیه وآله وسلم جاء اربعین صباحا الی دار فاطمة یقول السلام علیکم اهل البیت ورحمة الله وبرکاته الصلوة رحمکم الله انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا ترجمہ روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ بتحقیق آنحضرتؐ تشریف لائے چالیس صبح تک فاطمہؑ کے گھر پر اور کہتے تھے کہ سلام ہو تم پر اے اہلبیت اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی نماز کو اوٹھو رحم کرے تم پر اللہ سوا اسکے نہین کہ ارادہ کرتا ہے اللہ کہ دور کرے تم سے پلیدی کو اے اہلبیت اور پاک کرے تمکو جو حق ہے پاک کرنے کا۔

عن[٦] شداد بن عمارة قال دخلت علی واثلة بن الاصقع وعنده قوم قد ذکروا علیا فشتموا فشتمته معهم فقال الا اخبرك بما رأیت من رسول اللهؐ قلت بلی قال اتیت فاطمةؑ اسألها عن علی علیه السلام فقالت توجه الی رسول الله فجلست حتی جاء رسول اللهؐ فجلس ومعه علی وحسن وحسین اخذ کل واحد منهما بیده حتی دخل فادنی علیا وفاطمه فاجلسهما بین یدیه واجلس حسنا وحسینا کل واحد منهما علی فخذه ثم لف علیهم ثوبه او قال کسائا ثم تلا هذه الآیة انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا ثم قال اللهم هؤلاء اهل بیتی واهل بیتی احق ترجمہ روایت ہے شداد بن عمارہ سے کہ کہا اوسنے کہ داخل ہوا مین واثلہ بن اصقع کے پاس اور اوسکے نزدیک کچھہ لوگ تھے کہ حضرت علی کا ذکر کر رہے تھے پس اونہون نے آپکو برا کہا اور مین نے بھی اونکا ساتھہ دیا پس کہا واثلہ نے کہ مین خبر دون تجھکو اوس چیز کی کہ جو مینے رسول خدا سے دیکھی ہے مینے کہا ہان کہا اوسنے کہ ایک وز مین فاطمہؑ کے پاس گیا اور پوچھا کہ علیؑ کہان ہین آپنے فرمایا کہ رسول خدا کے پاس گئے ہین مین انتظار مین بیٹھا رہا یہانتک کہ رسولؐ خدا تشریف لائے اور اونکے ساتھ علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ تھے اور وہ دونون صاحبزادے حضرتؐ کا ہاتھ پکڑے ہوے تھے یہانتک کہ حضورؐ داخل ہوے پس آنحضرت نے علیؑ اور فاطمہؑ کو اپنے سامنے بٹھایا اور حسنؑ وحسین کو اپنی ران پر بٹھایا بعد اوسکے اون لوگون کو ایک کپڑا اوڑھا دیا (یا راوی نے ردا کو کہا)

[٥] ترمذی، مسند احمد بن حنبل، حاکم، طبرانی، ثعلبی، ابوداود، موطا، وابن ابی شیبہ
[٦] مسند احمد بن حنبل ١٢

بعد اوسکے آیۂ تطہیر پڑہی۔ پھر فرمایا یا بارخدایا یہ اہلبیت میرے ہین اور میرے اہلبیت احق ہین۔

عن[۱] ام سلمة زوج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان ہذہ الآیہ نزلت فی بیتہا انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا قالت وانا جالسة عند الباب فقلت یا رسول اللہ الست من اہل البیت فقال انک الی خیر انک من ازواج رسول اللہ صلعم ترجمہ حضرت ام سلمہ سے مروی ہے کہ بتحقیق آیۂ تطہیر نازل ہوئی میرے گھر مین اور مین گھر کے دروازے پر بیٹھی ہوئی تھی پس مین نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا مین اہلبیت سے نہین ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ صلعم نے فرمایا کہ تو نیکی پر ہے اور رسول اللہ کی بیبیون مین سے ہے۔

[۱] الجمع بین الصحاح الستہ لشیخ رزین العبدری [۲] صحیح مسلم [۳] فصول المہمہ وتفسیر واحدی المسمی باسباب النزول ۱۲

عن[۲] زید بن ارقم قال قال رسول اللہ انی تارک فیکم الثقلین احدہما کتاب اللہ ہو حبل اللہ من اتبعہ کان علی الہدی ومن ترکہ کان علی الضلالة وعترتی اہل بیتی فقلنا من اہل بیتہ نساؤہ قال لا ایم اللہ ان المرأة تکون مع الرجل العصر ثم الدہر ثم یطلقہا فترجع الی اہلہا وقومہا اہل بیتہ اصلہ وعصبة الذین حرموا الصدقة بعدہ ترجمہ زید بن ارقم سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین تم مین دو بزرگ چیزین چھوڑتا ہون ایک کتاب خدا ہے جبل اللہ جس شخص نے اوسکی پیروی کی وہ ہدایت پر ہے اور جسنے اوسکو چھوڑ دیا وہ ضلالت پر ہے دوسرے میری عترت کہ جو میرے اہلبیت ہین۔ پس پوچھا ہمنے کہ کیا اہلبیت سے مراد ازواج آنحضرت ہین کہا زید نے کہ نہین خدا کی قسم تحقیق عورت مرد کے ساتھ ایک زمانے اور مدت تک رہتی ہے بعد اوسکے جب وہ طلاق دیدیتا ہے تو اپنے مان باپ کے گھر پھر جاتی ہے اہلبیت آنحضرت کے اصل اونکے ہین اور وہ گروہ کہ جنپر بعد آنحضرت کے صدقہ حرام کیا گیا ہے۔

عن[۳] ام سلمة رض انہا قالت کان النبی صلعم فی بیتہا یوما فاتتہ فاطمة ع ببرمة فیہا عصیدة قد خلت بہا علیہ فقال لہا ادع لی زوجک وابنیک فجاء علی ع والحسن ع والحسین قد خلوا فجلسوا یاکلون والنبی صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم جالس علی دکۃ تحتہ کسأ خیبری قالت وانا فی الحجرۃ قریبا منھم فاخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

الکسأ فغشاھم بہ ثم قال اللھم اھل بیتی وخاصتی فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا قالت فادخلت راسی

البیت قلت وانا معکم یا رسول اللہ قال انک الی خیر فانزل اللہ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس ویطھرکم تطھیرًا

ترجمہ حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ ایکدن جناب رسولخداؐ صلعم میرے گھر مین تھے کہ حضرت فاطمہؑ ایک ظرف مین حلوا لیے

رسولخداؐ کے پاس تشریف لائین آنحضرتؐ نے اونسے فرمایا کہ اپنے شوہر اور دونون بیٹون کو میرے پاس بلالاؤ پس حضرت

علی اور حسنین علیہم السلام آئے اور حلوے مین سے نوش فرمانا شروع کیا۔ اور آنحضرتؐ صلعم ایک بلند مقام پر بیٹھے تھے اور آپکے

نیچے ایک دا خیبری بچھی تھی۔ ام سلمہؓ کہتی ہین کہ مین اونسے قریب ایک حجرے مین تھی۔ پس آنحضرتؐ نے اوس دا کو لیکے حضرت علی و

فاطمہ و حسن و حسین علیہم السلام کو اوڑھا دیا بعد اسکے فرمایا کہ بارالٰہا یہ لوگ میرے اہلبیت اور میرے خاص ہین۔ پس دور کر تو انسے

پلیدی کو اور طاہر کر تو انکو جو حق طاہر کرنیکا ہی۔ حضرت ام سلمہؓ کہتی ہین کہ مین نے جھانک کے کہا کہ یا رسول اللہ مین بھی آپکے ساتھ

ہون۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تو نیکی کیطرف ہی۔ پس نازل فرمائی جناب باری عز اسمہ نے آیۂ تطہیر انما یرید اللہ الی آخرہ

سلہ بیہقی وحاکم ۱۲

۵۱

عن عمر بن ابی سلمۃ ربیب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال نزلت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس

اھل البیت ویطھرکم تطھیرا فی بیت ام سلمۃ فدعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیا وفاطمۃ وحسنا وحسینا فجللھم

بکساء ثم قال اللھم ھولاء اھل بیتی فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا قالت ام سلمۃ وانا معھم یا نبی اللہ

قال انت علی مکانک ترجمہ عمر ابن ابی سلمہ سے مروی ہی کہ جو آپکے ربے پالک تھے کہ نازل ہوئی آیۂ تطہیر ام سلمہؓ کے

گھر مین۔ پس بلایا نبی صلعم نے حضرت علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ کو اور ایک چادر اوڑھا دی بعدہ فرمایا کہ خداوندا یہ میرے اہلبیت

ہین ان سے پلیدی کو دفع کر اور طہارت کاملہ عطا فرما۔ حضرت ام سلمہ نے کہا کہ یا رسول اللہ مین بھی ان لوگون کے ساتھ

ہون آنحضرت نے فرمایا کہ تم اپنے مرتبے اور مقام پر ہو۔

عن[۱] الحسن بن علی رضی الله عنهما قال فی خطبة نحن اهل البیت الذین قال الله سبحانه فینا انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا ترجمہ حضرت حسن بن علی علیہما السلام نے ایک خطبے مین فرمایا کہ ہم وہی اہلبیت ہین کہ جنکی شان مین حق سبحانہ وتعالے نے آیہ تطہیر نازل فرمایا۔

عن[۲] ابی سعید الخدری قال نزلت هذه الآیة فی خمسة النبی صلی الله علیه وآله وسلم علی وفاطمه والحسن والحسین رضی الله عنهم ترجمہ ابوسعید خدری سے مروی ہو کہ آیہ تطہیر پانچ آدمیونکی شان مین نازل ہوئی حضرت رسولخدا و علی وفاطمہ وحسن وحسین رضی اللہ عنہم

وقال[۳] ابوسعید الخدری ومجاهد وقتادة وروی عن الکلبی ان اهل البیت المذکورین فی الآیة هم علی وفاطمة والحسن والحسین خاصة ترجمہ ابوسعید خدری ومجاہد وقتادہ کہتے ہین اور کلبی سے بھی یہی مروی ہے کہ جو اہل بیت آیہ تطہیر مین مذکور ہین وہ مخصوص علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام ہین۔

وذهب[۴] ابوسعید الخدری رضی الله عنه وجماعة من التابعین منهم مجاهد وقتادة وغیرهما الی انهم علی وفاطمه والحسن والحسین رضی الله عنهم حدثنا ابوالفضل زیاد بن محمد الحنفی انا ابو محمد عبد الرحمن بن محمد الانصاری انا ابو محمد یحیی بن محمد بن ساعدی انا ابوهمام الولید بن شجاع انا یحیی بن ذکریا بن زائدة انا ابی عن مصعب بن شیبة عن صفیة بنت شیبة الحجبیة عن عائشة ام المومنین قالت خرج رسول الله صلعم ذات غداة وعلیه مرط مرحل من شعر اسود فجلس فاتت فاطمة فادخلها فیه ثم جاء علی فادخله فیه ثم جاء حسن فادخله فیه ثم جاء حسین فادخله فیه ثم قال انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا واخبرنا ابوسعید احمد بن محمد الحمیدی انا عبد الله الحافظ انا ابوالعباس محمد بن یعقوب الحسن بن مکرم انا عثمان بن عمر انا عبد الرحمن بن عبد الله بن دینار عن شریک بن ابی نمیر عن عطاء بن یسار عن ام سلمة قالت فی بیتی نزلت انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت قالت فارسل رسول الله صلعم الی فاطمه وعلی والحسن والحسین فقال

[۱] ابن سعد ۱۲
[۲] تفسیر ثعلبی و مسند احمد حنبل و ابن جریر
[۳] تفسیر طبری ۱۲ و فتح البیان نواب صدیق حسن خان ۱۲
[۴] تفسیر معالم التنزیل ۱۲

هولاء اهل بیتی قالت فقلت یارسول الله اما انا من اهل البیت قال نعم ان شاء الله تعالی - قال زید بن ارقم
اهل بیته من حرم الصدقة علیه بعده آل علی وآل عقیل وآل جعفر وآل عباس رضی الله عنهم وروی ان اسماء بنت عمیس
رجعت من الحبشة مع زوجها جعفر بن ابی طالب فدخلت علی النساء النبی صلعم فقالت هل نزل فینا شیء من
القرآن قلن لا فاتت النبی فقالت یارسول الله ان النساء لفی خیبة وخسار قال ومم ذلك قالت لانهن لا یذکرون
بخیر کما یذکر الرجال فانزل الله هذه الآیة ان المسلمین والمسلمات والمومنین والمؤمنات والقنتین
والقنتت والصدقین والصدقت والصبرین والصبرات والخشعین والخشعت والمتصدقین والمتصدقات والصائمین
والصائمات والحافظین فروجهم والحفظت والذاکرین الله کثیرا والذاکرات اعد الله لهم مغفرة واجرا عظیما

ترجمہ ابوسعید خدری اور ایک جماعت تابعین کی جنمین مجاہد وقتادہ وغیرہما بھی ہین اسیطرف گئے ہین کہ آیہ تطہیر من اہلبیت
سے مراد علیؑ وفاطمہؑ وحسنؑ وحسینؑ ہین - اور باسناد صحیحہ حضرت عائشہ ام المومنین سے مروی ہی کہ ایکدن جناب رسولخدا
ایک سیاہ چادر منقش اوڑہے ہوئے نکلے بعد اوسکے بیٹھ گئے اس اثنا مین حضرت فاطمہؑ و علی وحسن وحسین علیہم السلام یکے بعد کملی
دیگرے تشریف لائے اور بتدریج ان سب کو آپنے اوس چادر مین داخل کیا پھر فرمایا کہ یون ہی ہی کہ ارادہ کرتا ہی اللہ کہ دور کملی
کرے تم سے پلیدی اے اہلبیت اور پاک کرے تمکو جو حق پاک کرنیکا ہے - اور حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہی کہ میری گھر مین آیہ
تطہیر نازل ہوئی پس آنحضرت نے جناب علی مرتضیؑ وفاطمہؑ وحسنینؑ کو بلا بھیجا اور فرمایا کہ خداوندا یہی میرا اہلبیت ہین
حضرت ام سلمہؓ کہتی ہین کہ مینے کہا یارسول اللہ کیا ہم اہلبیت سے نہین ہین آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہان اگر خدا چاہے - اور زید بن
ارقم کا قول ہے کہ اہلبیت آل علیؑ و آل عقیل و آل جعفر و آل عباس ہین جنپر نبی صلعم کے بعد صدقہ حرام کیا گیا - اور مروی عہ
ہے کہ اسماء بنت عمیس جب اپنے شوہر حضرت جعفرؓ کے ساتھ حبشہ سے لوٹ کر آئین تو آنحضرت کی ازواج سے پوچھا کہ

عہ اسیطرح ام سلمہ بنت ابی امیہ انیسہ بنت کعب و دیگر ازواج نبی سے بھی حدیثین معالم مین مروی ہین من شاء فلیرجع الیہ - ۱۲ -

کیا قرآن مین ہم لوگونکی شان مین بھی کچہ نازل ہوا ہی سبنے کہا کہ نہین۔ پس اسماء آنحضرت کے حضور مین حاضر ہوئین اور
عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا عورتین محرومی اور نقصان مین ہین فرمایا یہہ کیون۔ کہا یہ اسوجہ سے کہ عورتین نہین ذکر
کی گئین ساتھ خیر کے جسطرح کہ مرد ذکر کیے گئے ہین۔ پس خداوند عالم نے یہ آیت نازل کی ان المسلمین والمسلمات الآیہ
جسکے معنی یہ ہین کہ بتحقیق مسلمان مرد اور مسلمان عورتین اور مومن مرد اور مومن عورتین اور توکل کرنیوالے مرد اور
توکل کرنیوالی عورتین اور سچ بولنے والے اور سچ بولنے والیان اور صبر کرنیوالے اور صبر کرنیوالیان اور خشوع
کرنیوالے اور خشوع کرنیوالیان اور صدقہ دینے والے اور صدقہ دینے والیان اور روزہ رکھنے والے اور روزہ
رکھنے والیان اور حفاظت کرنیوالے اپنی شرمگاہون کو حرام سے اور حفاظت کرنیوالیان اور خدا کو بہت یاد کرنے
والے اور یاد کرنیوالیان مہیا کیا ہے اللہ نے انکے واسطے بخشش اور اجر عظیم۔ انتہی۔ اور علامہ حسین واعظ الکاشفی[۱]
اسی آیہ تطہیر کی تفسیر مین یون لکھتے ہین کہ گو ظاہر تفسیر دلالت برآن دارد کہ اہلبیت ازواج باشند اما از عائشہ و ام سلمہ
و ابو سعید خدری و انس بن مالک نقل کردہ اند کہ اہلبیت فاطمہ و علی و حسن و حسین اند و در اسباب نزول آوردہ کہ ام سلمہ
فرمود کہ پیغمبر صلعم در خانہ من بر گلیمی کہ بر فراش دے افگندہ بود و بیم نشستہ بود فاطمہ در آمدہ و جہت آنحضرت صلعم سنبوسات
با گوشت پختہ آوردہ بود حضرت فرمود کہ اے فاطمہ علی و فرزندان ترا بخوان تا درین خوان با ما ہم کاسہ شوند چون طعام
خوردہ مصطفےٰ صلعم آن گلیم بر ایشان پوشید و گفت خدایا اینہا اہلبیت من اند رجس را از ایشان ببر و ایشان را پاکیزہ
گردان این آیت نازل شد و من سر خود در زیر گلیم کردم و گفتم یا رسول اللہ من نہ از اہلبیت توام فرمود انک علی خیر۔
ازین جہت است کہ آل عبا برین پنجتن اطلاق میکنند **شعر** آل عبا رسول اللہ وابنتہ + والمرتضی ثم سبطاہ اذا اجتمعوا +
در تیسیر و بعضے دیگر از تفاسیر از انس بن مالک نقل میکنند کہ چون وقت نماز بر در خانہ فاطمہ بگذشتی گفتی الصلوٰۃ انما
یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و یطہرکم تطہیرا **یعنی** گو ظاہر تفسیر دلالت کرتی ہے کہ اہلبیت

[۱] تفسیر حسینی و عین المعانی

ازواج ہون لیکن عائشہ اور ام سلمہ اور ابو سعید خدری اور انس بن مالک سے منقول ہے کہ اہلبیت فاطمہؑ اور علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ ہین اور اسباب نزول مین ذکر کیا ہے کہ ام سلمہ فرماتی ہین کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر مین تشریف رکھتے تھے اِس اثنا مین حضرت فاطمہؑ آئین اور آنحضرت کیواسطے گوشت کی ساتھ سنبوسے پکا کے لائین آنحضرت نے فرمایا کہ اے فاطمہؑ علیؑ اور اپنے بیٹون کو بلاؤ تاکہ ہمارے ہم پیالہ ہون چنانچہ سب نے وہ طعام نوش فرمایا بعدہ آنحضرت نے گلیم مبارک اون چارون شخصون کو اوڑھادی اور فرمایا کہ خداوندا یہ میرے اہلبیت ہین اِنسے پلیدی کو دور کر اور اِنکو پاک و پاکیزہ فرما اوسوقت آیت تطہیر نازل ہوئی - ام سلمہ فرماتی ہین کہ مینے اپنا سر کملی کے نیچے ڈالکر کہا کہ یا رسول اللہ مین تمہارے اہلبیت سے نہین ہون فرمایا کہ تیرا انجام بخیر ہے - یہی وجہ ہے کہ آل عبا کا فقط اِنہین پانچ تنون پر اطلاق ہوتا ہے **ترجمہ شعر** آل عبا رسول اللہ اور اونکی صاحبزادی (حضرت فاطمہؑ) اور مرتضےؑ اور دونون صاحبزادے (حسنؑ وحسینؑ) ہین اِسلیے کہ یہی حضرات عبا مین جمع ہوے تھے۔ تیسیر اور دیگر تفاسیر مین انس بن مالک

ملک العلما قاضی شہاب الدین دولت آبادی بحوالہ تفسیر بخاری لکھتے ہین کہ ہرگاہ آیت مباہلہ نازل شد مصطفےٰ گلیم مخطط برسر گرفت و زیر آن بنشست و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ را بہ نشاند چون از مباہلہ فارغ شد جبرئیل بیامد و گفت یا محمدؐ آنانکہ با تو در مباہلہ بودند فرمان ہست تا برسر ایشان منشور کنم تا مردمان ایشان را عزیز و مکرم دارند پس جبریل بر سر مصطفےٰ دو جعد بافت و تشریح داد و مقدار سر انگشت موے ہا پراگندہ بگذاشتہ و مہر کردہ پس مصطفےٰ برسر علی و فاطمہ و حسن و حسین دو تا جعد کرد و فرمود این بر شما سنت گردانیدم و بر اولاد شما کہ از فاطمہ اند پس جبریل گفت یا محمد من نیز با تو در مباہلہ بودم موافقت کردہ ام و خادم خانہ تو ام و علی را در جنگ یاری دادہ ام و گہوارہ حسن و حسین جنبانیدہ ام مرا ہم از اہل خاندان خود قبول فرمائے و برسر من جعدہا کن تا فرشتگان ملاء اعلی مرا اہل خاندان تو دانند و ہمین دعا مرویست الٰہی بحرمۃ خمسۃ الذین سادسہم جبریل پس مصطفےٰ برسر جبریل جعدہا کردہ **یعنی** جب آیت مباہلہ نازل ہوئی جناب مصطفےٰ

صلعم نے ایک منقش کملی فرق مبارک پر لی اور اوسکے نیچے علی و فاطمہ و حسن و حسین کو بٹھایا اور جب مباہلہ سے فارغ ہوے حضرت جبریل آئے اور عرض کی کہ اے محمد حکم ہے کہ جو حضرات آپکے ساتھ مباہلہ مین شریک تھے اونکے سرون پر نشور کرون تاکہ لوگ اونکو عزیز اور بزرگ خیال کرین۔ پس جبریل علیہ السلام نے جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرق مبارک پر دو گیسو گوندہے اور تشریح دیگر بمقدار سر انگشت بالون کو پراگندہ چھوڑ دیا اور مہر کیا پھر آنحضرت نے علی و فاطمہ و حسن و حسین کے سرون پر بھی ایسا ہی کیا اور فرمایا کہ تم پر اور تمہاری اولاد پر یہ امر سنت کیا گیا۔ بعدہ جبریل نے کہا کہ یا محمد مین بھی آپکے ساتھ مباہلہ مین تھا تمہاری موافقت اور خدمت مین نے کی ہے اور علی کو لڑائیون مین مدد دی ہی اور حسنین کے گھوارے ہلاے ہین لہذا مجھے بھی اپنے اہل خاندان سے قبول فرمایئے اور میرے سر پر بھی جعد کیجیے تاکہ فرشتگان ملاء اعلی مجھکو بھی اپکے خاندان سے جانین پس رسول خدا نے جبریل امین کے سر پر جعد فرمائی۔ یہی دعا مروی ہی کہ الہی بحرمت اون پانچ تنون کے کہ چھٹے اونکے جبریل ہین۔ انتہی۔ اور اسیکے مصداق حافظ جمال الدین زرندی لکھتے ہین کہ عن ام سلمة قالت کان جبریل فی الکساء معھم کما قال الحسین رضی اللہ عنہم نحن و جبریل غدا سادسنا و لنا الکعبة ثم الحرمین یعنی ام سلمہ کہتی ہین کہ جبریل بھی ردا مین اہلبیت کے ساتھ تھے جیسا کہ حضرت امام حسینؑ نے فرمایا ہے کہ ہم پانچ آدمی تھے اور جبریل ہمارے چھٹے تھے اور ہمارے لیے کعبہ اور حرمین ہین۔ انتہی۔ پس ان احادیث سے بہت اچھی طرح ثابت ہوتا ہے کہ آیت تطہیر مخصوص آنحضرتؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ علیہم السلام کی شان مین نازل ہوئی۔

ولما[له] کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عبدا محضا قد طھرہ اللہ و اھل بیتہ تطھیرا و اذھب عنھم الرجس وھو کل ما یشینھم فان الرجس ھو القذر عند العرب ھکذا حکی الفراء قال اللہ تعالی انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا فلا یضاف الیھم الا مطھر ولا بد فان المضاف الیھم ھو الذی یشبھھم فما یضیفون الا نفسھم الا من لہ حکم الطھارة و التقدیس و اذا کان لا یضاف الیھم الا مطھر و مقدس حصلت لہ العنایة

[له] فتوحات مکیہ ۱۲

الربانیه الالهیة بمجرد الاضافة فما ظنك باهل البیت فی نفوسهم فهم المطهرون بل هم عین الطهارة

فهذه الاٰیة تدل علی ان الله تعالی قد شرك اهل البیت مع رسول الله صلی الله علیه واٰله وسلم فی قوله تعالی

لیغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر وینبغی لکل مسلم یومن بالله وما انزله ان یصدق الله تعالی فی قوله

لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا فیعتقد فی جمیع ما یصدر من اهل البیت ان الله تعالی قد عفا

عنهم فیه فلا ینبغی لمسلم ان یلحق المذمة بهم ولا ما یشناء اعراض من قد شهد الله بتطهیرهم وذهاب الرجس عنهم

لا بعمل عملوه ولا بخیر قدموه بل لسابق عنایته من الله بهم ذلك فضل الله یوتیه من یشاء والله ذو الفضل العظیم

یعنی جبکہ رسولؐ خدا بندۂ خالص ہین اور بتحقیق پاک کیا ہی اللہ نے اونکو اور اونکے اہلبیت کو جو حق پاک کرنیکا ہی اور دفع

کیا ہے اونسے رجس کو اور رجس سے مراد ہر وہ چیز ہے کہ جس سے اونکے لیے کوئی عیب ثابت ہو اسلیے کہ رجس زبان عرب مین خلاف

وضد پاکیزگی کو کہتے ہین اسیطرح فراء سے بھی منقول ہے کہ اللہ تعالے نے انکے باب مین آیہ تطہیر نازل فرمائی پس سوائے

طاہر و مطہر کے اور کوئی شخص انمین شامل نہین ہوسکتا اسلیے کہ جو شخص کہ انمین شامل ہو چاہیے کہ انکے مشابہ ہو اور وہ

لوگ خود بھی کسیکو اپنے ساتھ شامل نہین کرسکتے سوا اوسکے کہ جسکو طہارت اور تقدیس حاصل ہو۔ اور جبکہ اونمین کوئی شخص

سوا مطہر اور مقدس کے شامل نہین ہوسکتا اور وہ بھی ایسا کہ جسکے لیے عنایت ربانیہ بمجرد حصول کے حاصل ہو تو کیا

گمان ہوسکتا ہے طرف اہلبیت کے اونکے نفوس مین سوا اسکے کہ وہ مطہر تھے بلکہ عین طہارت تھے پس یہ آیت تطہیر دلالت

کرتی ہے اسبات پر کہ اللہ تعالے نے بیشک شریک کیا ہے اہلبیت کو رسول خدا کے ساتھ اپنے اس قول مین کہ

لیغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر **یعنی** "تا کہ بخشے اللہ تیرے لیے اوس چیز کو کہ مقدم ہوئی تھی تیرے

گناہون سے اور اوس چیز کو کہ جو موخر ہوئی" اور سزاوار ہے ہر مسلمان کو جو خدا اور قرآن پر ایمان لایا ہو کہ تصدیق کرے

اللہ تعالیٰ کی آیہ تطہیر مین اور اعتقاد کرے اسبات کا کہ جو کچھ اہلبیت علیہم السلام سے صادر ہوا وہ سب اللہ تعالیٰ نے

اونسے بخشدیا پس کسی مسلمان کو یہ لائق نہین کہ اونکے لیے کوئی مذمت لاحق کرے یا اونکے باب مین جو چاہے وہ کہے
اور ایسے لوگونسے روگردانی کرے کہ جنکے پاک کرنیکی اور پلیدی کو جنسے دور کرنیکی اللہ تعالےٰ نے گواہی دی ہے اور یہہ فقط
اونکے اعمال خیر کے سببسے نہین ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی عنایت کے سببسے ہے کہ جو اونکے حال پر ہے اور یہ اللہ کا فضل ہی جسکو
چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور وہ صاحب فضل بزرگ ہے۔ انتہی۔

غرضکہ علاوہ خاص مرتبہ طہارت کے مراد اہلبیت سے وہی لوگ ہین جنکو آنحضرت نے اِس لقب مبارک سے ملقب فرمایا
اور ظاہر ہے کہ آنحضرت آل عبا کو اکثر اسی خطاب سے مخاطب اور اسی لقب سے ملقب فرماتے تھے چنانچہ جب آیہ مباہلہ نازل
ہوا تب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہین حضرات کو مخصوص کرکے فرمایا کہ اللھم ھولاء اھل بیتی یعنے
خداوندا یہ میرے اہلبیت ہین۔ علامہ[له] زمخشری لکھتے ہین کہ لا دلیل اقوی من ھذا علی فضل اصحاب الکساء وھم علی وفاطمہ
والحسنان لانہا لما نزلت دعاھم فاحتضن الحسین واخذ بید الحسن ومشت فاطمۃ خلفہ وعلی خلفہما فعلم انہم المراد من الآیۃ
وان اولاد فاطمہ وذریتھم یسمون ابناءہ وینسبون الیہ نسبۃ صحیحۃ نافعۃ فی الدنیا والآخرۃ یعنی کوئی دلیل اصحاب کسا کی
فضیلت پر اِس سے زیادہ نہین ہی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت نے اِن سب کو بُلا کر امام حسینؑ کو گود مین
لیا اور امام حسنؑ کا ہاتھ پکڑا اور جناب فاطمہؑ آنحضرت کے پیچھے تھین اور علی مرتضیٰؑ آنحضرت اور جناب سیّدہ کے پیچھے۔
پس اِس سے معلوم ہوا کہ یہی بزرگوار اس آیت کے معنی ہین اور اولاد فاطمہ اور اونکی ذریت موسوم ہوے ہین باسم
فرزندان آنحضرت اور منسوب ہوتے ہین آنحضرت کیطرف ساتھ نسبت صحیحہ کے جو کہ نافع ہی دنیا و آخرت مین۔ انتہی
باتفاق ثابت ہی کہ حسب الحکم خداوندی جناب سیّدہ کا عقد جناب امیرؑ کے ساتھ ہوا تو آپنے اِن دونون حضرات کے
حق مین دعا فرمائی کہ بارک اللہ لکما وفیکما واعز جدکما واخرج منکما الکثیر الطیب یعنی برکت دے اللہ تعالےٰ
تم دونون کو اور تم دونون مین اور تم دونونکی کوشش وسعی کو مرتبہ بزرگ بخشے اور پیدا کرے تم دونونسے اولاد

له تفسیر کشاف

پاک و پاکیزہ۔ پھر جسطرح حضرت عمران نے حضرت مریم کیواسطے دعا کی تھی اوسیطرح جناب رسول خدا نے حضرت فاطمہؑ کے حق مین دعا فرمائی کہ اللھم انی اعیذھا بک وذریتھا من الشیطان الرجیم یعنی خداوندا تیری پناہ مین سونپا مین نے فاطمہ اور اوسکی ذریت کو شیطان الرجیم کے مکاید اور وساوس سے۔ اور فرمایا کہ خداوندا علی اور فاطمہ مجھہ سے ہین اور مین ان دونون سے ہون خداوندا جسطرح تو نے مجھسے پلیدی کو دفع کیا اور طہارت کاملہ عطا فرمائی اسیطرح ان دونون کو بھی پاک کر۔ خداوندا برکت دے ان دونون مین اور ان دونون کی ذریت مین اور پیدا کر انسے ذریت نہایت پاک و پاکیزہ (از مدارج النبوہ و حصن حصین و صحیح ابن حبان) پس جسطرح حضرت عمران کی دعا جناب مریم کے بارے مین مقبول ہوئی اوس سے بدرجہ اولے ہمارے حضرت کی دعا جناب سیدہ کے حق مین خداوند پاک نے مستجاب کی۔ اور آنحضرت کی تمنا کے موافق ذریت طاہرہ کی تکمیل بارہ اماموں سے فرمائی ایک خود حضرت علیؑ اور گیارہ اونکی اولاد امجاد۔ اسیوجہ سے جناب امیرؑ کا لقب ابو الایمۃ الطاہرین ہے۔

عن[۱] زرارۃ قال سمعت ابا جعفر یقول الایمۃ الاثنا عشر کلھم من آل رسول اللہ صلعم علی بن ابی طالب واحد عشر من ولدہ یعنی زرارہ سے روایت ہے کہ سنا مین نے حضرت امام محمد باقرؑ سے کہ ایمۂ اثنا عشر آل رسولؐ ہین۔ ایک علیؑ ابن ابیطالب۔ اور گیارہ اونکی اولاد امجاد۔

[۱] فصول المہمہ

عن[۲] حذیفۃ بن الیمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من سرہ ان یحیی حیاتی و یموت مماتی ویسکن جنۃ عدن التی غرسھا اللہ تعالی فلیتوال علیا من بعدی ولیوال ولیہ ولیقتد بالایمۃ من بعدی فانھم عترتی۔ خلقوا من طینتی ورزقوا فھما وعلما۔ ویل للمکذبین بفضلھم من امتی القاطعین صلتی لا انالھم اللہ شفاعتی ترجمہ اوربحذیفہ بن الیمان سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسولؐ خدا نے کہ جو شخص خوش ہو اس بات سے کہ زندگی اوسکی مثل میری زندگی کے ہو اور موت اوسکی مثل میری

[۲] حافظ ابو نعیم

موت کے ہو اور جنت عدن مین رہے کہ جس باغ کو اللہ تعالےٰ نے لگایا ہے پس اوسکو چاہیے کہ میرے بعد علےؑ کو
دوست رکہو اور اوسکے دوست کو دوست رکہو اور جو آیمہ کہ میری بعد آوینگے اونکی پیروی کریں کہ وہ لوگ میری عترت مین سے
ہین اور میری طینت سے پیدا ہوے ہین اور اونکو فہم و علم بدرجہ کمال دیا گیا ہی وای ہے اون لوگون پر کہ جو اونکی فضل کی تکذیب کرینگے
اور جنہون صلہ رحم کو قطع کرینگے اللہ تعالےٰ میری شفاعت اونکو نصیب نکرے۔

وقال[۱] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اثنا عشر من اہل بیتی اعطاہم اللہ علمی وفہمی اولہم انت یا علی وآخرہم القائم
الذی یفتح اللہ تعالیٰ علی یدیہ مشارق الارض ومغاربہا یعنی اور فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میری اہلبیت سے
بارہ ہین جنکو اللہ تعالےٰ نے میرا علم و فہم عطا فرمایا ہے۔ ای علی تم اونمین کے پہلے ہو اور اونکا پچہلا وہ شخص ہے جو قائم ہی اور جسکے ہاتہون پر اللہ تعالےٰ روے زمین کو فتح فرمایگا
عن[۲] ابن جعفر سالت ابا الحسن عن قول اللہ عز وجل کمشکوٰۃ فیہا مصباح الخ قال المشکوٰۃ فاطمۃ والمصباح الحسن والحسین والزجاجۃ
کانہا کوکب دری قال کانت فاطمۃ کوکبا دریا بین نساء العلمین توقد من شجرۃ مبارکۃ ابراہیم لاشرقیۃ ولاغربیۃ
لایہودیۃ ولانصرانیۃ یکاد زیتہا یضئ قال کاد العلم ینطق منہا ولو لم تمسسہ نار نور علی نور قال منہا امام بعد امام
یہدی اللہ لنورہ من یشاء یہدی اللہ لولایتنا من یشاء ترجمہ ابن جعفر سے روایت ہی کہ اونہون نے کہا کہ مین نے ابو الحسن سے
قول اللہ عز وجل کمشکوٰۃ فیہا مصباح الخ کے معنی پوچہا اونہون نے کہا کہ مشکوٰۃ سے مراد فاطمہؑ ہین اور مصباح سے مراد حسن و حسین ہین اور
والزجاجۃ کانہا کوکب دری اس سے بہی مراد فاطمہؑ ہین کہ تمام دنیا کی عورتون مین مثل ستارہ روشن کے ہین اور یہ جو آیت مین ہی کہ
شجرہ مبارکہ سے روشن ہے اس سے مراد حضرت ابراہیمؑ ہین کہ اونہین کی اولاد مین فاطمہؑ ہین اور نہ شرقیہ ہین نہ غربیہ ہین اس سے یہ مراد ہی کہ نہ یہودیہ ہے نہ
نصرانیہ اور قریب ہے کہ روغن اوسکا خود بخود روشن ہو جاے اگرچہ اوسکو آگ نہین پہونچی اس سے یہ مراد ہی کہ قریب ہے کہ علم انکا گویا ہو جاے نور علی نور سے مراد
ایک امام ہی بعد دوسرے امام کی ہدایت کرتا ہی اللہ بسبب اوسکی نور کے جسکو چاہی اس سے یہ مراد ہی کہ ہدایت کرتا ہی اللہ ہماری ولایت کیطرف جسکو چاہیے۔
مولف حقیر کہتا ہی کہ انہین ایمہ اثنا عشر کے متعلق حضرت مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہی کہ فی[۳] کل خلف من امتی عدول

[۱] مقتضب الاثر ... الغضوی کرشفی ترمذی وغیرہ
[۲] ینابیع المودۃ وفی مناقب المغازلی بحوالہ ابن مغازلی وغیرہ
[۳] صواعق محرقہ بحوالہ ابن سعد وغیرہ کنز حدیث

من اهل بیتی ینفون عن هذا الدین تحریف الضالین وانتحال المبطلین وتاویل الجاهلین الاوان ائمتکم وفدکم الی الله فانظروا من توفدون یعنی میری امت مین ہر اہلبیت سے ہر زمانہ مین عادلین ہونگے جو کہ ہیر دین سے تبدیل گمراہونکی اور بناوٹ جھوٹونکی اور تاویل جاہلونکی دفع کرینگے خبردار ہو کہ امام تمہارے ایلچی ہین خدا کیطرف پس نظر کرو اور دیکھو کہ کسکو اپنا ایلچی کرتے ہو۔ انتہی۔

امام ثعلبی آیہ یوم ندعو کل اناس بامامھم[ع] کی تفسیر مین لکھتے ہین قال قال رسول الله صلعم کل قوم یدعون بامامھم وکتاب ربھم وسنۃ نبیھم یعنی فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کے دن ہر قوم بلائی جائیگی اپنے زمانیکے امام اور اپنی کتاب خداوندی اور اپنے نبی کی سنت کے ساتھ انتہی

واضح ہو کہ جسطرح نقبای بنی اسرائیل[ع] بارہ ہین اسیطرح ایمہ اہلبیت بھی بارہ ہین چنانچہ آنحضرت نے لیلۃ العقبیٰ مین انصار

ع[۱] معنی آیت کے یہ ہین کہ جسدن بلائے جائینگے کل آدمی اپنے امام کے ساتھ ۱۲ ع[۲] کما قولہ تعالی وابعثنا منھم اثنتی عشر نقیبا (توضیح) اس آیت کے فائدہ تفسیر مین علما کہتے ہین کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ میری امت مین بھی بارہ خلیفہ ہونگے قال رسول الله صلعم لایزال الدین قائما حتی تقوم الساعۃ ویکون علیھم اثنا عشر خلیفۃ وقال صلعم یکون بعدی اثنا عشر خلیفۃ وغیرھما لیکن علمای مجتہدین ومحدثین ان خلفا کی تصریح دوسرے طرح پر فرماتے ہین۔ مولوی عبد الحی صاحب اپنے فتاوی مین بحوالہ تاریخ الخلفا سیوطی لکھتے ہین کہ حدیث مین یہ بارہ خلیفہ مراد ہین حضرت ابوبکر۔ حضرت عمر۔ حضرت عثمان۔ حضرت علی حضرت حسن بن علی۔ معاویہ بن ابی سفیان۔ عبد اللہ بن زبیر۔ عمر بن عبد العزیز۔ مہدی عباسی۔ طاہر عباسی۔ معاویہ بن یزید۔ امام محمد مہدی علیہ السلام۔ اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین مین زیب قلم فرماتے ہین کہ تحقیق اس مسئلہ مین یہ ہے کہ چار خلفاے اربعہ یعنے ابوبکر و عمر و عثمان و علی۔ پانچوین معاویہ بن ابی سفیان۔ چھٹے عبد الملک بن مروان۔ ساتوین سلیمان ابن عبد الملک۔ آٹھوین یزید بن عبد الملک۔ نوین ہشام بن عبد الملک۔ دسوین ولید بن عبد الملک گیارھوین ولید بن یزید بن عبد الملک۔ بارہوین عمر بن عبد العزیز شاہ صاحب نے براہ تحقیق حضرت امام برحق مہدی علیہ السلام کو بھی نکالڈالا۔ اور فتح الباری اور کنز العمال مین یون تفصیل کی ہے۔ ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ علی۔ معاویہ یزید بن معاویہ۔ عبد الملک۔ ولید۔ سلیمان۔ یزید۔ وہشام۔ عمر بن عبد العزیز۔ اور امام جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفا مین بحوالہ علامہ ذہبی و ابن عساکر تفصیل خلفای اثنا عشر یون لکھتے ہین۔ عن عبد الله بن عمر قال ابوبکر الصدیق اصبتم اسمہ عمر الفاروق قرن من حدید اصبتم اسمہ ابن عفان ذو النورین قتل مظلوما یوتی من الرحمۃ معاویۃ وابنہ ملکا الارض المقدسۃ والسفاح وسلام والمنصور وجابر والمھدی والامین وامیر العصب کلھم صالح ولا یوجد مثلہ یعنی بروایت عبد اللہ بن عمر بارہ خلفا ان حضرات سے مراد ہے حضرت ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان۔ معاویہ۔ یزید بن معاویہ۔ سفاح۔ سلام۔ منصور۔ جابر۔ مہدی۔ امین۔ امیر العصب۔ اور انہین سب صالح تھے جن کا مثل نہین پایا جاتا۔ انتہی۔

مؤلف حقیر کہتا ہے کہ فہرست ہذا سے براہ مزید عنایت علی مرتضیٰ کا نام بھی خارج کر دیا گیا اور معاویہ اور اون کے خلف ناخلف کا نام خلفاے برحق مین شامل ہوا۔ اسیطرح استیعاب ابن عبد البر مین معاویہ کو امام صدق و خلیفہ حق لکھا ہے۔ اور حسب تفصیل بالا یزید بھی داخل خلفاے اثنا عشر کر لیا گیا مگر یہ کوئی تعجب کی بات نہین کیونکہ ملا علی قاری یون تحریر فرماتے ہین کہ ان الرضاء بقتل الحسین لیس بکفر لما سبق من ان قتلہ لا یوجب الخروج عن الایمان بل ھو فسق یعنی قتل حسین پر یزید کا راضی ہونا کفر نہین ہے کیونکہ امام مظلوم کا قتل ایمان سے خارج نہین کرتا ہے بلکہ یہ فقط فسق ہے۔ ولا ینعزل الامام بالفسق یعنے اور نہین معزول ہوتا امام فسق سے (کذا فی شرح العقاید النسفی وشرح المقاصد) پھر ملا علی قاری فرماتے ہین۔ انہ کان مسلما ولم یثبت عنہ ما یخرجہ عن کونہ مومنا یعنے بتحقیق یزید مسلمان تھا اور اوس سے کوئی بات ایسی نہین ہوئی جس سے وہ مومن نہ سمجھا جاے۔ انتہی ۱۲۔

سے فرمایا تھا کہ جیسے بنی اسرائیل کے بارہ نقیب تھے اسیطرح میرے بھی بارہ نقیب ہون گے۔ اور جسطرح خدا نے فرمایا ہے کہ من قوم موسی امة یھدون بالحق وبہ یعدلون وقطعناھم اثنتی عشرۃ اسباطا امما (یعنی موسی کی قوم مین سے ایک گروہ ہے کہ ہدایت کرتے ہین وہ لوگ طرف حق کے اور اوسی حق کے ساتھ عدالت کرتے ہین اور کردیا ہمنے اونھین بنی اسرائیل مین سے بارہ سبطون کو گروہ گروہ) اوسیطرح ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت مین ایمہ اثنا عشر ہوئے۔ **دیکھو** حضرت سید الشہدا کے حق مین رسول خدا نے فرمایا ہی کہ حسین ع‌۵ سبط من الاسباط یعنی حسین ایک سبط ہے اسباط مین سے۔

امام ؂ محی السنۃ بغوی لکھتے ہین۔ الاسباط یعنی اولاد یعقوب علیہ السلام وھم اثنا عشر سبطا واحدھم سبط ومنہ قیل للحسن والحسین رضی اللہ عنہما سبطا رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم **یعنی** اسباط بنی اسرائیل سے مراد اولاد ع‌۵ یعقوب ہین جو بارہ تھے جن مین سے ہر ایک کا لقب سبط ہے۔ اور اسیوجہ سے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کو سبط رسول اللہ کہا جاتا ہے۔ انتہی۔

؂ تفسیر معالم التنزیل ۱۲

پس صفات اور تعداد مین اسباط بنی اسرائیل اور ایمہ اہلبیت برابر ہین فرق یہی ہے کہ اونکا لقب نبی ہوتا تھا اور انکا لقب امام ہوتا آیا۔ جن مین سے پہلے امام حضرت علیؑ۔ دوسرے امام حسنؑ۔ تیسرے امام حسینؑ۔ چوتھے امام زین العابدینؑ پانچوین امام محمد باقرؑ۔ چھٹے امام جعفر صادقؑ۔ ساتوین امام موسی کاظمؑ۔ آٹھوین امام علی بن موسی رضاؑ۔ نوین امام محمد تقیؑ دسوین امام علی نقیؑ۔ گیارہوین امام حسن عسکریؑ۔ بارہوین امام حضرت امام محمد مہدیؑ صلواۃ اللہ علیہم اجمعین ۔

ع‌۵ حسین سبط من الاسباط ای امة من الامم (قاموس) **مولف حقیر** کہتاہے کہ امت کے معنی پیشوا کے بھی ہین کما قال اللہ تعالی ان ابراھیم کان امة قانتا للہ حنیفا یعنے ابراہیم تھا۔ پیشوا۔ خدا کا فرمانبردار راہ راست کی طرف رجوع کرنے والا۔ ۱۲

ع‌۵ اخرج ابن جریر عن ابن جریج قال قال ابن عباس الاسباط بنو یعقوب کانوا اثنا عشر رجلا کل واحد منھم سبطا امة من الناس (مبہمات القرآن سیوطی)

فرید الدین عطارؒ ۵ زمشرق تا بمغرب گر امام است ✲ علی و آل او ما را تمام است۔

اب ذرہ تعداد اثنا عشر کے نکات ملاحظہ فرمایئے لا الہ الا اللہ کے حروف بارہ ہین۔ محمد رسول اللہ کے حروف بارہ ہین۔ اسباط بنی اسرائیل بارہ ہین۔ قبایل بنی اسمٰعیل بارہ ہین۔ حضرات حواریون بارہ ہین۔ ایمہ اہلبیت بارہ ہین۔ انسان کے معصومیت کے سال بارہ ہین۔ ہر دن کی ساعتین بارہ ہین ہر رات کی ساعتین بارہ ہین۔ سال کے مہینے بارہ ہین۔ بروج آسمانی بارہ ہین۔ اور جسطرح خداوند عالم نے بروج وکواکب کو اپنی قدرت بالغہ سے انتظام عالم کا ایک خاص اثر عطا کیا ہے اسیطرح (اونہین بروج کی مطابقت تعداد سے) مصالح عالم کو ایمہ اثنا عشر علیہم السلام کی ذوات عالیات سے بھی متعلق فرمایا۔ ایک نکتہ لطیف اسمین اور بھی ہے وہ یہ کہ جسطرح بارہ بروج فلکی مین سب سے پہلا برج حمل ہے اسیطرح بارہ امامون مین پہلے امام حضرت علی علیہ السلام ہین۔ اور جسطرح بارہوان برج آسمانی حوت ہے اوسیطرح بارہوین امام حضرت امام محمد مہدی علیہ السلام ہین اور جسطرح موافق مضمون حدیث زمین کو مع اون چیزون کے جو زمین پر ہین ایک حوت اوٹھائے ہوئے ہے اسیطرح زمانہ بہ فیض وجود باجود حضرت امام مہدی علیہ السلام قائم ہے۔ اور یہ بات کسقدر حدیث ذیل کی تائید کرتی ہے۔

عن علیؑ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم النجوم امان لاھل السماء اذا ذھبت النجوم ذھبوا واھل بیتی امان لاھل الارض فاذا ذھب اھل بیتی ذھب اھل الارض **ترجمہ** حضرت علی سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ نجوم (ستارے) اہل آسمان کے لیے امان ہین جب ستارے جاتے رہین گے وہ بھی جاتے رہینگے (یعنی نہ رہینگے) اور میرے

---

۵ قال الشیخ الاکبر محی الدین ابن عربی الاثنی عشر قطبا الذین یدور علیھم عالم من ماانھم وھذا القطب ھو نائب الحق تعالی یعنے بارہ قطب وہ ہین کہ جنپر دور کرتا ہے اونکے زمانے کا عالم۔ اور یہ قطب حقتعالے کے نائب ہین (فتوحات مکیہ) **مولف** کہتا ہے کہ مطلب ان سے ایمہ اثنا عشری ہو سکتے ہین چاہے شیخ الاکبر اونکا لقب قطب مقرر فرمائین چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے بھی ایمہ اثنا عشر کو قطب کہا ہے۔ اور اپنے وصیت نامے مین تحریر فرماتے ہین کہ فقیر کو معلوم ہوا ہے کہ ایمہ اثنا عشر رضی اللہ عنہم اقطاب نسبتی ہوئے ہین۔ وذھب قوم الی ان قطب الاولیاء فی کل زمان لایکون الا من اھل البیت یعنے ایک گروہ کا اتفاق اس بات پر ہے کہ ہر زمانے کے قطب ولی اہلبیت ہی مین سے ہوتے ہین (نور الابصار)

اہلبیت امان ہین اہل زمین کیواسطے پس جب میرے اہلبیت جاتے رہین گے اہل زمین بھی جاتے رہین گے (یعنی نہ رہینگے)

محاسن حب و قبایح بغض اہل بیت و دیگر مراتب و فضائل ایشان علیہم السلام

ذخائر العقبی

عن جابر بن عبد الله قال كان لآل النبي صلى الله عليه وآله وسلم خادمة يقال لها بريرة فقال لها رجل
يا بريرة غطي شفيعاتك فان محمد لا يغني عنك من الله شيئا فاخبرت ذلك النبي صلى الله عليه وآله وسلم
فخرج يجر رداءه محمرة وجنتاه وكنا معشر الانصار نعرف غضبه بجر ردائه وحمرة وجنته فاخذنا السلاح ثم
اتيناه فقلنا يا رسول الله مرنا بما شئت والذي بعثك بالحق لو امرتنا بقتل اباءنا وامهاتنا واولادنا
لمضينا لقولك فيهم ثم صعد على المنبر وقال ايها الناس من انا قالوا انت رسول الله قال نعم ولكن انسبوني قالوا
انت محمد بن عبد الله بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف قال نعم ثم قال انا سيد ولد آدم وانا اول من
ينفض التراب عن راسه وانا اول من يدخل الجنة وانا صاحب لواء الحمد وانا قاعد في ظل الرحمن يوم
لا ظل الا ظله ولا فخر ما بال اقوام يزعمون ان رحمي لا تنفع لقرابتي بل تنفع حاو حكم وهما قبيلتين من اليمن
اني لاشفع فاشفع حتى ان من اشفع له ليشفع فيشفع حتى ان ابليس ليتطاول طمعا في الشفاعة

ترجمہ جابر ابن عبد اللہ سے مروی ہے کہ اونھون نے کہا کہ آل نبی کی ایک خادمہ تھی کہ اوسکو لوگ بریرہ کہتے تھے اوس سے ایک
شخص نے کہا کہ اے بریرہ اپنی شفاعت کرنیوالیون کو چھپا رکھ اس سبب سے کہ محمد تجھکو اللہ سے کسی بات مین نہین بچا سکتے اونسنے
آکے آنحضرت سے کہدیا آپ باہر تشریف لائے ایسی حالت مین کہ ردائے مبارک اپنی زمین پر کھینچتے تھے اور دونون رخسار
مبارک آپکے سرخ تھے اور ہم گروہ انصار آپکے غضب کو انھین دونون علامتون سے پہچانتے تھے پس ہمنے اپنے ہتھیار لیے
اور حضرت کے پاس آکے کہا یا رسول اللہ جو کچھ چاہیے ہمکو حکم فرمایئے قسم ہے خدا کی کہ جسنے آپکو بحق مبعوث کیا ہے اگر آپ
ہمکو ہمارے باپ ور مان اور اولاد کے قتل کا حکم دیجیگا تو ہم اوسکو بلا تامل بجا لائینگے بعد اوسکے حضرت منبر پر تشریف لیگئے اور فرمایا

کہ ایہا الناس مین کون ہون سبنے کہا کہ آپ خدا کے رسول ہین آپنے فرمایا یہ سچ ہی لیکن یہ بتاؤ کہ میرا نسب کیا ہے سبنے
کہا کہ آپ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف ہین آپنے فرمایا کہ صحیح ہے بعد اوسکے فرمایا کہ مین کل اولاد
آدم کا سردار ہون اور مین پہلا وہ شخص ہون کہ قبر مین سے اوٹھونگا اور خاک کو اپنے سر سے جھاڑونگا۔ اور مین سب سے
پہلے بہشت مین داخل ہونگا اور مین صاحب لواے حمد ہون اور مین خداے رحمان کے سایہ مین بیٹھنے والا ہون جسدن
کہ سواے اوسکے سایہ کے اور کوئی سایہ نہوگا اور مین ان باتون کا کچھ فخر نہین کرتا ہون کیا حال ہی اون قومونکا کہ جو گمان
کرتی ہین کہ میرا رحم بسبب میری قرابت کے نفع نہ بخشیگا اور حا اور حکم کہ جو دو قبیلے یمن مین سے ہین فائدہ بخشین گے
مین البتہ شفاعت کرونگا بعد اوسکے پھر شفاعت کرونگا یہانتک کہ جس شخص کی مین شفاعت کرونگا وہ مقبول ہوگا اور لوگونکی
شفاعت کریگا یہانتک نوبت پہونچیگی کہ ابلیس کو بھی طمع پیدا ہوگی کہ شاید اوسکی بھی شفاعت کیجاے۔

وعن[۱] ابن عباس مرفوعا لو ان رجلا صفن بین الرکن والمقام فصلی وصام ثم لقی الله تعالی وهو مبغض
لاهل بیت محمد دخل النار **ترجمہ** ابن عباس سے مروی ہی کہ اگر کوئی شخص کھڑا رہے درمیان رکن و مقام کے
اور نماز پڑہے اور روزہ رکھے بعد اوسکے ملاقات کرے اللہ تعالیٰ سے درانحالیکہ وہ دشمن اہلبیت ہو تو دوزخ مین داخل ہوگا۔

وعن[۲] علی مرفوعا ان الله تعالی حرم الجنة علی من ظلم اهل بیتی او قاتلهم او اغار علیهم او سبهم **ترجمہ**
علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا حضرت پیغمبر خدا نے کہ اللہ تعالے نے بہشت کو حرام کیا ہے اوس شخص پر کہ جو میرے
اہلبیت پر ظلم کرے یا اونسے لڑے یا اونکو لوٹے یا اونکو قیدی بناے۔

وعن[۳] علی کرم الله وجهه قال خرج رسول الله صلی الله علیه واله وسلم مغضبا حتی استوی علی المنبر فحمد الله واثنی
علیه ثم قال ما بال رجال یؤذوننی فی اهل بیتی والذی نفسی بیده لا یؤمن عبد حتی یحبنی ولا یحبنی حتی یحب ذریتی
ترجمہ حضرت علی سے مروی ہے کہ باہر تشریف لائے جناب رسول خدا درانحالیکہ غضبناک تھے یہانتک کہ منبر پر تشریف

[۱] ذخائر العقبی و ینابیع ۱۳۲ [۲] ذخائر العقبی و ینابیع ۱۳۲ ابن حبان ۱۲۰
ف عن علی ان رسول الله صلعم لما نزلت ہذہ الآیۃ الا بذکر الله تطمئن القلوب قال ذلک من احب الله و رسوله و اہل بیتی صادقا غیر کاذب ۱۲ (ابن مردویہ)

لیگئے پس حمد و ثنا کی اللہ تعالیٰ کی پھر یہ فرمایا کہ کیا حال ہے اون لوگونکا کہ جو مجھکو میرے اہلبیت کے باب مین اذیت دیتے ہین قسم ہی اوسکی جسکے اختیار مین میری جان ہی کہ اوسکا کوئی بندہ مومن نہین ہوتا جبتک کہ مجھسے محبت نکرے اور مجھسے محبت نہین کرتا جبتک کہ میری اولاد سے محبت نکرے۔

وعن[۱] العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ما بال اقوام یتحدثون فاذا راوا الرجل من اہل بیتی قطعوا حدیثہم والذی نفسی بیدہ لا یدخل قلب امرئ الایمان حتی یحبہم للہ ولقرابتہم منی۔ ترجمہ۔ عباس رضی اللہ عنہ بن عبد المطلب سے مروی ہی کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ کیا حال ہی اون قومون کا کہ باتین کرتی ہین اور جب کسی شخص کو میرے اہلبیت سے دیکھتی ہین تو چپ ہو جاتی ہین قسم ہے اوسکی کہ میرا نفس جسکے قبضہ قدرت مین ہے کہ نہین داخل ہوتا کسی شخص کے دل مین ایمان جبتک کہ وہ شخص اہلبیت کو خالصاً للہ اور میری قرابت کے سبب سے دوست نرکھے۔

وعن[۲] عبد المطلب بن ربیعۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واللہ لا یدخل قلب امرئ ایمان حتی یحبکم اللہ ولقرابتی ترجمہ عبد المطلب بن ربیعہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا نے کہ واللہ کسی شخص کے دل مین ایمان نہین داخل ہوتا جبتک کہ وہ تم لوگون کو خالصاً للہ اور میری قرابت کے سبب سے دوست نہ رکھے۔ (یہ خطاب آنحضرت کا اہلبیت کیطرف ہے)

(فائدہ[۳]) القبرۃ طیر صغیر علی راسہ تاج یقول فی صیاحہ اللہم العن مبغض آل محمد ترجمہ قُبرہ ایک چھوٹی سی چڑیا ہے جسکے سر پر تاج ہوتا ہے وہ اپنی آواز مین کہتی ہے کہ خداوندا لعنت کر دشمن آل محمد پر۔

قال[۴] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشتد غضب اللہ علی من اذانی فی عترتی ترجمہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ شدید ہوا غضب اللہ کا اوس شخص پر کہ جو مجھکو میری عترت کی بابت اذیت پہونچائے۔

[۱] ابن ماجہ و رویانی وطبرانی فی الکبیر و ابن عساکر فی تاریخہ ۱۲

[۲] احمد حنبل و ترمذی ۱۲

[۳] ونزہتہ المجالس وتفسیر عالم التنزیل ومناقب مرتضوی علامہ کشفی ترمذی ۱۲

[۴] فردوس دیلمی ۱۲

وقال[۱۱] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من اذانی فی اھل بیتی فقد اذی اللہ ترجمہ اور فرمایا جناب رسولؐ خدا نے کہ جو شخص مجھکو اذیت دے میرے اہلبیت کے معاملہ مین پس اوسنے اللہ کو اذیت دی۔

وقال[۱۲] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من ابغض اھل البیت فھو منافق ترجمہ اور فرمایا جناب رسولؐ خدا نے کہ جو شخص اہلبیت سے بغض رکھے وہ منافق ہے۔

وقال[۱۳] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ویح الفراخ فراخ آل محمد من خلیفۃ مستخلف مترف اور فرمایا جناب رسولؐ خدا نے کہ افسوس ہے بچون پر آل محمد کے ایسے خلیفہ سے کہ جو مالدار کو خلیفہ کر جاے۔

وعن[۱۴] ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والذی نفسی بیدہ لایبغضنا اھل البیت احد الا اکبہ اللہ فی النار ترجمہ اور ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسولؐ خدا نے کہ قسم ہے اوس خدا کی کہ میرا نفس اوسکے قبضہ قدرت مین ہی کہ نہین دشمن رکھتا ہے ہم اہلبیت کو کوئی شخص مگر اللہ اوسکو مُنھ کے بھل آتش دوزخ مین ڈالتا ہے۔

وقال[۱۵] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لایومن عبد حتی اکون احب الیہ من نفسہ وتکون عترتی احب الیہ من عترتہ واھلی احب الیہ من اھلہ وذاتی احب الیہ من ذاتہ ترجمہ اور فرمایا جناب رسولؐ خدا نے کہ نہین ایمان والا ہوتا ہے کوئی بندہ جبتک کہ مین اوسکے نزدیک اوسکے نفس سی زیادہ عزیز نہون اور عترت میری اوسکی عترت سے اور اہل میری اوسکی اہل سے اور ذات میری اوسکی ذات سے زیادہ عزیز نہو۔

وقال[۱۶] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من مات علی حب آل محمدؐ مات شہیدا۔ الا ومن مات علی حب آل محمد مات مومنا مستکمل الایمان الا ومن مات علی حب آل محمدؐ بشرہ ملک الموت بالجنۃ ثم منکر ونکیر الا ومن مات علی حب آل محمد یزف الی الجنۃ کما تزف العروس الی بیت زوجھا الا ومن مات علی حب آل محمدؐ جعل اللہ قبرہ مزار

[۱۱] مسند احمد حنبل ۱۲
[۱۲] دیلمی ۱۲
[۱۳] دیلمی و کنوز الحقائق
[۱۴] مناوی ۱۲
ابن حبان و حاکم ۱۲
[۱۵] طبرانی۔ بیہقی۔ دیلمی۔ ابن حبان ۱۲
[۱۶] تفسیر کشاف وغیرہ ۱۲

ملائکۃ الرحمۃ وفتح لہ فی قبرہ بابان الی الجنۃ الاومن مات علی بغض آل محمدؐ مات کافرا لم یشم رائحۃ الجنۃ

وجاء یوم القیامۃ آیس من رحمۃ اللہ تعالی ترجمہ اور فرمایا جناب رسولؐ خدا نے کہ جو شخص دوستی آل محمدؐ پر مرا وہ شہید

مرا اور آگاہ ہو کہ جو شخص دوستی آل محمدؐ پر مرا وہ مومن کامل الایمان مرا آگاہ ہو کہ جو شخص دوستی آل محمدؐ پر مرا بشارت

دیتے ہین اوسکو ملک الموت اور منکر و نکیر جنت کی آگاہ ہو جو شخص کہ دوستی آل محمدؐ پر مرا تو اوسکو جنت کیطرف اسطرح آراستہ

کرکے لیجائین گے کہ جسطرح دولہن کو دولہا کے گھر لیجاتے ہین آگاہ ہو کہ جو شخص دوستی آل محمدؐ پر مرا اللہ تعالے اوسکی

قبر کو زیارتگاہ فرشتہ ہاے رحمت کے بنائیگا اور اوسکی قبر مین جنت کیطرف دو دروازے کھولجائین گے آگاہ ہو کہ جو شخص

دشمنی آل محمدؐ پر مرا وہ کافر مرا بہشت کی خوشبو کو نہ سونگھنے پائیگا اور قیامت کے روز اللہ کی رحمت سے مایوس ہوگا۔

وعن[۵۱] ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال خیرکم خیرکم لاھلی من بعدی ترجمہ ابوہریرہ

سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسولؐ خدا نے کہ تم مین سے وہ شخص بہتر ہے کہ جو میرے بعد میرے اہل کے لیے بہتر ہو۔

وعن[۵۲] ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا شجرۃ وفاطمۃ حملہا وعلی لقاحہا والحسن والحسین

ثمارھا ومحبونا اھل البیت ورقہا وکلنا فی الجنۃ حقا حقا ترجمہ اور ابن عباسؓ نے جناب رسول خدا سے روایت

کی ہے کہ مین درخت ہون اور فاطمہؑ اوسکا حمل ہے اور علیؑ اوسکا باعث حمل ہے اور حسنؑ اور حسینؑ اوسکے پھل ہین اور

محب ہم اہلبیت کے اوسکے پتے ہین اور ہم سب داخل جنت ہونگے بیشک و شبہہ۔

وقال[۵۳] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اثبتکم علی الصراط اشدکم حبا لاھل بیتی ترجمہ اور فرمایا جناب

رسولؐ خدا نے کہ تم مین سے صراط پر سب سے زیادہ وہ ثابت قدم رہیگا کہ جو میرے اہلبیت کو سب سے زیادہ دوست رکھتا ہو۔

وقال[۵۴] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعتی لامتی من احب اھل بیتی ترجمہ اور فرمایا جناب رسولخدا

نے کہ میری شفاعت میری امت مین سے اوس شخص کے لیے ہے کہ جو میرے اہلبیت کو دوست رکھتا ہو۔

[۵۱] حاکم۔۱۲
[۵۲] نزہتہ المجالس۔۱۲
[۵۳] کنوز الحقایق
شادی بحوالہ طبرانی۔۱۲
[۵۴] خطیب بغدادی۔۱۲

فلا تعدل لاهل البیت خلقا ؎ ۱ | فاهل البیت هم اهل السیادة

نہ برابر کر تو اہلبیت سے کسی مخلوق کو | اس لیے کہ اہلبیت اہل سیادہ ہین

فبغضهم من الانسان خسر | حقیقی وحبهم عبادة

پس بغض اونکا انسانکی لیے خسارہ ہے فی الواقع | اور محبت اون کی عبادت ہے

عن ؎ ۲ ابن مسعود رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم انا اهل البیت اختار الله لنا الاخرة علی الدنیا

ترجمہ ابن مسعود سے منقول ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ ہم اہلبیت کے لیے اللہ نے آخرت کو دنیا پر اختیار کیا ہے۔

وقال ؎ ۳ رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم الدنیا لا تنبغی لمحمد ولا لآل محمد ترجمہ اور فرمایا جناب رسولؐ خدا نے کہ دنیا محمدؐ اور آل محمدؐ کے لایق نہین ہے۔

وقال ؎ ۴ رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اصبروا آل یسین فان موعدکم الجنة ترجمہ اور فرمایا جناب رسولؐ خدا نے کہ صبر کرو اے آل یسین ؎ کہ تمہارا وعدہ جنت ہے۔

وقال ؎ ۵ رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم نحن اهل بیت لا یقاس بنا احد ترجمہ اور فرمایا جناب رسولؐ خدا نے کہ ہم ایسے اہلبیت ہین کہ ہمارے اوپر اور کسی دوسرے کا قیاس نہین ہوسکتا۔ (یعنے ہم اہلبیت کے ساتھ کسی دوسرے کو قیاس نکرنا چاہیے)

عن ؎ ۶ مهران مولی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم انه قال قال رسول الله صلعم انا آل محمد لا تحل لنا الصدقة

ترجمہ مہران سے مروی ہے کہ فرمایا رسولؐ اللہ نے کہ ہم آل محمدؐ کے لیے صدقہ حلال نہین ہے۔

روی ؎ ۷ عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال لا تصلوا علی الصلوة البترا قالوا وما الصلوة البترا یا رسول الله قال تقولون اللهم صل علی محمد وتمسکون بل قولوا اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد ترجمہ مروی ہے جناب رسالتمآب سے کہ فرمایا آپنے کہ میرے اوپر درود ابتر نہ بھیجو

ع ؎ آل یسین یعنی آل محمدؐ ۱۲

ؔ ۱ فتوحات مکیہ شیخ الاکبر ۱۲ ؔ ۲ مسند الفردوس ۱۲ ؔ ۳ فردوس دیلمی ۱۲ ؔ ۴ کنوز الحقائق بحوالہ طبرانی ۱۲ ؔ ۵ دیلمی ۱۲ ؔ ۶ سنن نسائی واحمد بن حنبل وطحاوی وابن حجر فی صواعق محرقہ ۱۲ ؔ ۷ جواہر العقدین صواعق محرقہ وینابیع ۱۲ وشفاء المعقول ۱۲

ؔ یعنی تمہاری وعدہ گاہ۔

لوگون نے پوچھا کہ درود ابتر کیا چیز ہے یا رسول خدا فرمایا کہ اللھم صل علی محمد کہکے چُپ ہورہو بلکہ کہو۔ اللھم صل علی محمد و علی آل محمد

و قال[۲] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللھم اھل بیتی وانا مستودعھم کل مومن **ترجمہ** اور فرمایا جناب رسول خدا نے کہ بار خدایا مین اپنے اہلبیت کو تجھے سپرد کرتا ہون اور اونکو ہر مومن کے لیے ودیعت چھوڑتا ہون۔

و اخرج[۳] ابو الشیخ من جملۃ حدیث طویل۔ یا ایھا الناس ان الفضل والشرف والمنزلۃ والولایۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ذریتہ فلا تذھبن بکم الاباطیل **ترجمہ** اور ابو الشیخ نے ایک حدیث طویل مین اس مضمون کو بیان کیا ہے کہ ایھا الناس تحقیق بزرگی اور شرف اور منزلت اور ولایت واسطے رسول خدا اور اونکی ذریت کے ہے پس تمکو امور باطلہ راہ حق سے نہ بہکائین۔

و عن[۴] عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایھا الناس انی فرط لکم وانی اوصیکم بعترتی خیرا موعدکم الحوض **ترجمہ** عبد الرحمن بن عوف سے مروی ہی کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ ایھا الناس مین تم سے پہلے جانیوالا ہون اور مین تمسے اپنے اہلبیت کے باب مین نیکی کرنیکی وصیت کرتا ہون اور تمہارے وعدہ کا مقام حوض کوثر ہے۔

و عن[۵] ابی ذر قال قال رسول اللہ ان مثل اھل بیتی فیکم مثل سفینۃ نوح من رکبھا نجا و من تخلف عنھا ھلک وان مثل اھل بیتی فیکم مثل باب حطۃ فی بنی اسرائیل من دخلہ غفر لہ **ترجمہ** ابو ذر نے جناب رسول خدا سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا کہ میرے اہلبیت تم مین مثل کشتی نوح کے ہین جو کوئی اوسپر سوار ہوا اوسنے نجات پائی اور جو علحدہ ہوا وہ ہلاک ہوگیا اور نیز میرے اہلبیت کی مثال تم مین مثل باب حطہ بنی اسرائیل کے ہی جو شخص کہ اوسمین داخل ہوا بخشدیا گیا **قطعہ**۔

باغ[۶] جہان بہار جمال محمد ست ✤ ختم رسل صفات کمال محمد ست ✤ ای غرقہ گناہ ز طوفان غم مترس ✤ کشتی نوح عصمت آل محمد ست

عن[۷] ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن کلمات التی تلقی آدم من ربہ فتاب علیہ قال سأله بحق محمد و علی و فاطمۃ و حسن و حسین **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ جو

[۳] ابن عساکر ۱۲ [۳] صواعق محرقہ ۱۲ [۴] حاکم ۱۲ [۴] طبرانی۔ ابو یعلی۔ احمد بن حنبل و [۵] ترمذی و سیوطی ۱۲ مناقب السادات ۱۲ [۶] ابن المغازلی و ینابیع و ذخائر العقبی ۱۲ عن علی ابن ابیطالب قال انما مثلنا فی ہذہ الامۃ کسفینۃ نوح و کباب حطۃ فی بنی اسرائیل ۱۲ مسند ابن ابی شیبہ و تفسیر در منثور

کلمات حضرت آدم نے اپنے پروردگار سے سیکھے ہین اور اوسکے سبب سے خدا نے اونکی توبہ قبول کی وہ یہ تھے کہ سوال کیا تھا حضرت آدم نے اپنے رب سے بحق محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ۔

ف تزیینۃ المجالس ۱۲

وقال[ع] جعفر الصادق فی قوله تعالی فتلقی آدم من ربه کلمات ـ کان آدم وحواء جالسین فجاءهما جبرئیل واتی بهما الی قصر من ذهب وفضة شرفاته من زمرد اخضر فیه سریر من یاقوتة حمراء وعلی السریر قبة من نور فیه صورة علی راسها تاج وفی اذنها قرطان من لؤلؤ وفی عنقها طوق من نور فقال آدمؑ ما هذه الصورة قال فاطمة والتاج ابوها والطوق زوجها والقرطان الحسن والحسین فرفع آدمؑ راسه الی القبة فوجد خمسة اسماء مکتوبة من نور انا المحمود وهذا احمد وانا الاعلی وهذا علی وانا الفاطر وهذه فاطمة وانا المحسن وهذا الحسن ومنی الاحسان وهذا الحسین فقال جبرئیل یا آدم احفظ هذه الاسماء فانك تحتاج الیها فلما هبط آدم بکی ثلث مائة عام ثم دعا بهذه الاسماء وقال یا رب بحق محمدؐ وعلیؑ وفاطمةؑ وحسنؑ وحسینؑ یا محمود یا علی یا فاطر یا محسن اغفر لی وتقبل توبتی فاوحی الله الیه یا آدم لو سألتنی فی جمیع ذریتك لغفرت لهم **ترجمہ** اور فرمایا حضرت امام جعفر صادقؑ نے فتلقی آدم من ربه کلمات کی تفسیر مین کہ حضرت آدم اور حضرت حوّا ایکدن بیٹھے ہوے تھے کہ حضرت جبرئیل اونکے پاس آئے اور دونونکو ایک قصر کیطرف لیگئے جو سونے اور چاندی سے بنا ہوا تھا اور اوسکے کنگرے زمرد سبز کے تھے اور اوسمین یاقوت سُرخ کا ایک تخت تھا اور اوس تخت کے اوپر نور کا ایک قُبہ تھا اور اوس قبہ مین ایک صورت تھی اوسکے سر پر ایک تاج تھا اور دونون کانون مین موتیون کے دو گوشوارے تھے اور گردن مین نور کا ایک طوق تھا حضرت آدمؑ نے پوچھا کہ یہ کیسی صورت ہے حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ فاطمہؑ کی اور یہ تاج اوسکے باپ ہین اور طوق اوسکے شوہر ہین اور دونون گوشوارے حسن و حسین ہین ـ حضرت آدمؑ نے اپنا سر اوٹھا کے قبے کیطرف دیکھا تو اوسمین پانچ نام نور سے لکھے ہوے پاے

ع ترجمہ اس آیت کا یہ ہے کہ سیکھے آدم نے اپنے پروردگار سے چند کلمے ۔۱۲

کہ مین محمودؐ ہون اور یہ محمدؐ ہے اور مین اعلیٰ ہون اور یہ علیؑ ہے اور مین فاطر ہون اور یہ فاطمہؑ ہے اور مین محسن ہون اور یہ حسنؑ ہے اور میرے طرف سے احسان ہے اور یہ حسینؑ ہے، پس حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ اے آدمؑ اِن نامون کو یاد رکھو کہ تمکو انکی ضرورت ہوگی چنانچہ جب حضرت آدمؑ بہشت سے زمین پر آئے تو تین سو برس تک رویا کیے بعد اوسکے اِنھین اسماء مبارکہ کے واسطے سے دعا مانگی اور کہا کہ بحق محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ اے محمودؐ اے اعلیٰ اے فاطر اے محسن میری گناہ بخشدے اور میری توبہ قبول کر پس اللہ تعالے نے اونکی طرف وحی کی کہ اے آدمؑ اگر تو اپنی کل اولاد کے لیے سوال کرتا تو مین سب کو بخش دیتا۔

لہ فتوحات مکیہ، و تفسیر در منثور و فردوس دیلمی"

وعن علیؑ رضی اللہ عنہ انہ قال قلت یارسول اللہ صلعم اخبرنی عن قولہ تعالی فتلقی آدم من ربہ کلمات فتاب علیہ ماھولاء الکلمات فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ تعالی اھبط آدم علیہ السلام بارض الھند وحوا بجدۃ والحیۃ باصفھان بیسان ولم یکن فی الجنۃ احسن من الحیۃ والطاؤس وکان للحیۃ قوائم کقوائم البعیر فلما دخل ابلیس لعنہ اللہ جوفھا اغوی آدم علیہ الصلوۃ والسلام وخدعہ فغضب اللہ تعالی علی الحیۃ فالقی عنھا قوائمھا وقال جعلت رزقك من التراب وجعلتك تمشین علی بطنك لارحم اللہ من رحمك وغضب اللہ تعالی علی الطاؤس فمسخ رجلیہ لانہ کان دلیلا لابلیس علی الشجرۃ فمکث آدم علیہ الصلوۃ والسلام بارض الھند مائۃ سنۃ لا یرفع راسہ الی السماء یبکی علی خطیئتہ وقد جلس جلسۃ الحزین فبعث اللہ تعالی الیہ جبرئیل علیہ السلام فقال السلام علیك یا آدم۔ اللہ عز وجل یقرئك السلام ویقول لك الم اخلقك بیدی وانفخ فیك من روحی الم اسجد الیك ملائکتی الم ازوجك حواء امتی ماھذا البکاء قال یاجبرئیل ومایمنعنی من البکاء وقد اخرجت من جوار ربی قال لہ جبرئیل علیہ السلام یا آدم تکلم بھولاء الکلمات فان اللہ تعالی غافر ذنبك وقابل توبتك قال فماھی قال قل اللھم انی اسئلك بحق محمدؐ وآل محمد

سبحانک اللھم وبحمدک عملت سوء وظلمت نفسی فاغفرلی فانہ لایغفر الذنوب الا انت فارحمنی وانت خیر الراحمین سبحانک اللھم وبحمدک

لا الہ الا انت عملت سوء وظلمت نفسی فتب علی انک انت التواب الرحیم سبحانک وبحمدک لا الہ الا انت عملت سوء وظلمت نفسی فاغفرلی وانت خیر

الغافرین ترجمہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ مین نے جناب رسولخدا سے پوچھا کہ آیہ فتلقی آدم من ربہ کلمات فتاب علیہ مین

کلمات سے کیا مراد ہی پس فرمایا جناب رسولؐ خدا نے کہ تحقیق اللہ تعالے نے حضرت آدمؑ کو سب سے پہلے زمین ہندوستان مین اوتار دیا

اور حضرت حواؑ کو جدے مین اور سانپ کو اصفہان مین۔ اور بہشت مین سانپ ور طاؤس سے زیادہ کوئی خوبصورت نہ تھا

اور سانپ کے پانوٗن اونٹ کے پانوٗن کے برابر تھے جب ابلیس لعین نے اوسکے پیٹ مین داخل ہو کر حضرت آدمؑ کو اغوا کیا اور فریب دیا

تو اللہ تعالے سانپ پر غضبناک ہوا اور اوسکے پاؤن کو اوس سے دور کر دیا اور فرمایا کہ مینے تیری روزی کو مٹی مین قرار دیا

اور تجھکو ایسا کر دیا کہ تو اپنے پیٹ کے بل چلے جو کوئی تجھپر رحم کرے اوسپر اللہ نہ رحم کرے اور طاؤس پر غضبناک ہو کر اوسکے

پانوٗن کو بدصورت کر دیا اسلیے کہ اوسنے ابلیس کو شجرۂ ممنوعہ بتلا دیا تھا پس حضرت آدمؑ زمین ہند مین سو برس اسطرح

رہے کہ اپنے سر کو آسمان کیطرف نہین اوٹھاتے تھے اور اپنی خطا پر روتے تھے اور نہایت حزین وغمناک بیٹھے رہتے تو اللہ تعالے

نے حضرت جبرئیلؑ کو اونکے پاس بھیجا اور اونھون نے آکر کہا کہ السلام علیک یا آدمؑ اللہ عزوجل تجھکو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہی

کہ کیا مینے تجھکو اپنی ید قدرت سے نہین پیدا کیا اور تجھمین اپنی روح کو نہین پھونکا کیا مینے تیری طرف اپنے فرشتونکو سجدہ

کرنیکا حکم نہین دیا کیا مینے تجھکو حوا اپنی کنیز کے ساتھ تزویج نہین کیا تو کیون روتا ہے حضرت آدمؑ نے کہا کہ اے جبرئیل مین

کیونکر رونے سے باز رہ سکتا ہون حالانکہ مین اپنے پروردگار کے جوار رحمت سے نکالا گیا حضرت جبرئیل نے اوسسے کہا

کہ اے آدمؑ تم ان کلمات کو کہو اللہ تعالے تمہارے گناہ کا بخشنے والا اور تمہاری توبہ کا قبول کرنیوالا ہے حضرت آدمؑ نے

پوچھا کہ وہ کون سے کلمات ہین حضرت جبرئیل نے کہا کہ کہو بار خدایا مین سوال کرتا ہون تجھسے بحق محمدؐ وآل محمدؐ خداوندا

مین تیری تسبیح کرتا ہون اور تیری حمد کرتا ہون مینے عمل بد کیا اور اپنے نفس پر ظلم کیا پس تو مجھکو بخشدے اسلیے کہ سوای تیرے

عن ابن عباس قال سالت رسول اللہ صلعم عن الکلمات التی تلقاها آدم من ربہ فتاب علیہ قال سال بحق محمد وعلی وفاطمہ والحسن والحسین الا تبت علیہ فتاب علیہ (ابن النجار)

کوئی گناہ کا بخشنے والا نہین ہی اور مجھپر رحم کر تو خیر الراحمین ہے۔ بار خدایا مین تیری تسبیح اور تیری حمد کرتا ہون سوا تیرے کوئی دوسرا معبود نہین ہے مین نے عمل بد کیا اور اپنے نفس پر ظلم کیا پس میری توبہ قبول کر اسلیے کہ تو توبہ قبول کرنیوالا رحیم ہے۔ تسبیح کرتا ہون مین تیری اور حمد کرتا ہون تیری سوا تیرے کوئی معبود نہین ہی مین نے عمل بد کیا اور اپنے نفس پر ظلم کیا پس مجھکو بخشدے درانحالیکہ تو سب بخشنے والون سے بہتر ہے۔

و فی تفسیر[۱] قوله تعالیٰ اهدنا الصراط المستقیم قال مسلم بن حیان سمعت ابا بریدة یقول صراط محمد و آله

ترجمہ اهدنا الصراط المستقیم کی تفسیر مین مسلم بن حیان نے کہا ہی کہ مین نے ابو بریدہ سے سُنا کہ وہ کہتا تھا کہ صراط مستقیم سے مراد صراط محمدؐ و آل محمدؐ ہے۔

و عن[۲] الاعمش عن ابی وائل قال قرأت فی مصحف عبد الله بن مسعود ان[ع۱] الله اصطفیٰ آدمؑ و نوحاؑ و آل ابراهیم و آل عمران و آل محمد علی العالمین ترجمہ اعمش نے ابو وائل سے روایت کی ہی کہ اوسنے کہا کہ مین نے مصحف عبد اللہ بن مسعود مین اسطرح پڑہا ہے کہ آیت مذکورہ بالا مین بعد آل عمران کے و آل محمدؐ[ع۲] کا لفظ بھی تھا۔

حضرت[۳] امام موسیٰ رضا سلام اللہ علیہ علیٰ سائر اہلبیت النبوۃ سے ایک شخص نے عرض کیا کہ یا حضرت مجھے کچھ کلمات زیارت اہلبیت علیہم السلام کے تعلیم فرمایئے ارشاد کیا کہ تو یہ پڑہا کر۔ السلام علیکم یا اهل بیت الرسالة۔ و مختلف الملائکة و مهبط الوحی و خزائن العلم و منتهی الحلم و معدن الرحمة و اصول الکرم و قادة الامم و عناصر الابرار و دعائم الاخیار و ابواب الایمان و امناء الرحمن و سلالة خاتم النبیین و عترة صفوة المرسلین و رحمة الله و برکاته السلام علی ائمة الهدی و مصابیح الدجی و اعلام التقی و ذوی الحجی و النهی و رحمة الله و برکاته السلام علی

---

[۱] تفسیر امام ثعلبی و در تفسیر معالم التنزیل محی السنۃ ۱۲

[۲] تفسیر امام ثعلبی ۱۲

[۳] جذب القلوب مولوی عبد الحق صاحب محدث دہلوی ۱۲

ع۱ ترجمہ اس آیت کا یہ ہی کہ بتحقیق برگزیدہ کیا اللہ تعالےٰ نے آدمؑ اور نوحؑ اور آل ابراہیمؑ اور آل عمران اور آل محمدؐ کو سارے عالمون پر۔ ۱۲

ع۲ مولف کہتا ہے کہ خداوند عالمین نے جسطرح آل ابراہیم کو پسندیدہ فرمایا ہے اسیطرح آل محمدؐ کو بھی برگزیدہ کیا ہی اور یہی وجہ ہی کہ نماز و نین جو درود پڑہا جاتا ہے اوسمین آل محمدؐ کو آل ابراہیم سے مشابہت دی گئی ہے۔ علامہ زمخشری آیہ لا ینال عہدی الظالمین کی تفسیر مین لکھتے ہین۔ ای من کان ظالما من ذریتک

محال رحمة الله وساكن برکة الله ومعادن حکمة الله وحفظة سر الله وحملة کتاب الله وورثة رسول الله ورحمة الله وبرکاته السلام علی الدعاة الی حکم الله والادلاء علی مرضاة الله والمظهرین لامر الله ونهیه ومخلصین فی توحید الله ورحمة الله وبرکاته انی مستشفع بکم ومقدمکم امام طلبی وارادتی ومسئلتی وحاجتی اشهد الله انی مومن بسرکم وعلانیتکم وانی ابرأ الی الله تعالی من عدو محمد وال محمد من الجن والانس صلی الله علی محمد واله الطیبین الطاهرین وسلم تسلیما کثیرا کثیرا یعنی سلام ہو تمہارے اوپر اے اہل بیت رسالت کے اور مقام پے درپے نازل ہونے فرشتونکے۔ اور جگہ نازل ہونے وحی کے۔ اور علم الٰہی کے خازن۔ اور حکمتون کی انتہا۔ اور رحمت کی کان۔ اور کرم کے اصول۔ اور امتونکے رہبر۔ اور نیکوکارونکے عنصر۔ اور نیکیونکے ستون۔ اور ایمان کے دروازے۔ اور خدا کے امین۔ اور اولاد خاتم النبین کے خلاصہ۔ اور برگزیدہ مرسلین کی عترت تمہارے اوپر رحمتین خدا کی ہون اور برکتین اوسکی سلام ہو راہ ہدایت کے امامون پر۔ اور تاریکی کے چراغون پر۔ اور پرہیزگاری کی نشانون پر۔ اور صاحبان عقل و دانش پر۔ اور رحمتین اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہو رحمت خدا کے مقامون پر۔ اور برکت خدا تعالےٰ مین رہنے والون پر۔ اور حکمت حق تعالےٰ کے معدنون پر۔ اور اسرار خدا کے حفاظت کرنیوالون پر۔ اور کتاب خدا کے حاملون پر۔ اور رسول خدا کے وارثون پر۔ اور رحمتین اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہو حکم خدا کیطرف بلانیوالون پر اور خوشنودی خدا کے دوست رکھنے والون پر۔ اور امر و نہی خدا کی ظاہر کرنے والون پر۔ اور خدا کی توحید خالص کرنے والون پر۔ اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی بتحقیق کہ مین بسبب تمہارے طلب شفاعت کرنے والا ہون اور اپنی طلب ارادے اور سوال اور حاجت کے آگے خدا کی درگاہ مین تمکو پیش کرنے والا ہون مین اللہ کو گواہ کرتا ہون کہ تمہارے باطن و ظاہر پر ایمان لایا ہون اور مین بیزاری کرتا ہون خدا کیطرف محمد و آل محمد کے دشمنون سے خواہ جنون سے ہون یا آدمیون سے درود بھیجے اللہ محمد اور انکی آل پاک و پاکیزہ پر اور بہت بہت سلام۔

قال امام الشافعی

امام شافعی صاحب فرماتے ہین

آل النبی ذریعتی — وہم الیہ وسیلتی

آل نبی میرے لیے ذریعہ ہین — اور وہی لوگ طرف اللہ کی میرے لیے وسیلہ ہین

ارجو بہم اعطا غدا — بیدی الیمین صحیفتی

مین بسبب انھین لوگونکی امید رکھتا ہون — کہ قیامت مین میرے دہنے ہاتھ مین نامۂ اعمال ملیگا

سلہ نور الابصار و صواعق محرقہ وغیرہ ۱۲

مطلب دوم در مناقب مختصہ جناب امیر علیہ السلام

اشعار حکیم سنائی رحمۃ اللہ علیہ

نائب کردگار حیدر بود — صاحب ذوالفقار حیدر بود
عالمے بود ہمچو لوح استاخ — عالمے بود ہمچو روح فراخ

یعنی اُستاد ۱۲

آنکہ در شرع تاج دین او بود — زانکہ در دین حق گزین او بود
آن فدا کرد در رہِ تسلیم — ہم پدر ہم پسر چو ابراہیم

باغ سنت باسرِ نو کردہ — ہرچہ خود رستہ بود خو کردہ
فخر از آل صخر بر بودہ — رستخیزے بہ نقد بنمودہ

ای وروکردہ ۱۲ — لقب ابوسفیان ۱۲

مر نبی را وصی و ہم داماد — جان پیغمبر از جانش شاد
خواندہ در دین و ملک مختارش — ہم در علم و ہم عملدارش

آمد از سدرہ جبرئیل امین — لا فتے کردم ورا تلقین
نائب مصطفے بروز غدیر — کرد بر شرع خود مر او را امیر

قابل راز حق رزانت او — مہبطِ وحی حق امانت او
نفس نفسش کشندہ تنزیل — جان جانش چشندہ تاویل

عرضہ کردہ بران جمال و سرشت — ہفتہ ہفت روز ہشت بہشت
جسمہا چشمہا ز دیدارش — سمعہا شمعہا ز گفتارش

تا بدان حد شدہ مکرم بود — لو کشف مر ورا مسلم بود
عالم علم بود بحر ہنر — بود چشم و چراغ پیغمبر

راز دار خدای پیغمبر | راز دار پیمبرش حیدر
حیدری کش خدا خواند شیر | کے زدی بر معاویہ شمشیر
شیر روباہ را نیازارد | لیک صد گور زندہ نگذارد
مصطفےٰ را برای جان و تنش | زر برای کلاہ و پیرہنش
نام او کردہ در روایت علم | علی از علم و بوتراب از حلم
از پے سائلی بیکد و رغیف | سورۂ ھل اتٰی ورا تشریف
نان ۱۲ | خلعت ۱۲
مرتضای کہ کردیزدانش | ہمرہ جان مصطفےٰ جانش
ہر دو یک قبلہ و خرد شان دو | ہر دو یک روح کالبد شان دو
ہر دو یک دُر زیک صدف بودند | ہر دو پیرایۂ شرف بودند
دو روندہ چو اختر و گردون | دو برادر چو موسیٰ و ہارون
در خیبر بکندہ شوے بتول | در دین را بدو سپرد رسول
قوت حسرتش زفوت نماز | چرخ را داشتہ زگشتن باز
روح را در قعود و اد کرد | در رکوع و سجود جود او کرد

مختصر ذکر ولادت باسعادت جناب امیر علیہ السلام

ولد[1] رضی اللہ عنہ بمکۃ داخل البیت الحرام علی قول یوم الجمعۃ ثالث عشر رجب سنۃ ثلاثین من عام الفیل ولم یولد فی البیت الحرام قبلہ احد سواہ **ترجمہ** پیدا ہوے حضرت علی رضی اللہ عنہ مکے مین کعبہ کے اندر بنا بر ایک قول کے جمعہ کے دن ستر ہوین کو رجب کی جبکہ عام الفیل سے تیس ۳۰ برس گزر چکے تھے۔ اور سواے حضرت علی کے کوئی دوسرا شخص آپ سے پیشتر کعبے کے اندر پیدا نہین ہوا۔

و[2] من کرامات علی رضی اللہ عنہ انہ کان رضیعا فی مہدہ فقصدتہ حیۃ فانحدر من مہدہ فقتلہا فتعجبت امہ من ذلک فسمعت ہاتفا یقول ھذا حیدرۃ انحدر من مہدہ الی عدوہ فقتلہ **ترجمہ** اور کرامات علیؑ سے ایک یہ بات ہے کہ آپ زمانہ رضاعت مین اپنے گہوارے مین تھے ناگاہ ایک سانپ آپکی طرف آیا آپ گہوارے سے اوسکی طرف متوجہ ہوے اور اوسکو مار ڈالا۔ آپکی والدہ کو اس بات کا نہایت تعجب ہوا بعد اوسکے اونہون نے ہاتف غیب کو یہ کہتے ہوے سُنا کہ یہ حیدر یعنی شیر ہے اپنے دشمن کیطرف متوجہ ہوا اور اوسکو قتل کیا۔

[1] فصول المہمہ وجامع المناقب مولوی رحمت اللہ لکھنوی ۳۲ و حاشیہ ازالۃ الخفاء [illegible]
[2] نزہۃ المجالس بحوالہ ابن الجوزی ۱۲

ومن[1] کراماته رضی الله عنه انه کان یعترض فی بطن امه فیمنعها من السجود للصنم اذا ارادت ذلک حکاه النسفی

ترجمہ اور آپکی کرامات سے ایک یہ بات ہی کہ جب آپ شکم مادر مین تھے اور وہ بتون کے آگے سجدہ کرنیکا ارادہ کرتی

تھین تو آپ مانع ہوتے تھے اِس خبر کو نسفی نے بیان کیا ہے۔

امه[2] فاطمة بنت اسد بن هاشم بن عبد مناف تجتمع مع ابی طالب فی هاشم جد النبی صلی الله علیه وآله وسلم

اسلمت وهاجرت مع النبی صلی الله علیه وآله وسلم نقل انها کانت اذا ارادت ان تسجد لصنم وعلی رضی الله

عنه فی بطنها لم یمکنها یضع رجله علی بطنها ویلصق ظهره بظهرها ویمنعها من ذلک ولذلک یقال عند ذکره

کرم الله وجهه ای عزوال یسجد لصنم وهی اول هاشمیة وولدت هاشمیا **ترجمہ** آنجناب کی ماں

فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف ہین اور ابوطالب کے ساتھ ہاشم مین اونکے نسب کی شاخ ملتی ہی کہ جو جناب رسولخدا

کے بھی اجداد مین سے تھے۔ فاطمہ بنت اسد مسلمان ہوئین اور آنحضرت کے ساتھ اونہون نے ہجرت کی منقول ہی کہ جب

حضرت علیؑ اونکے شکم مبارک مین تھے اور وہ کسی بُت کے آگے سجدہ کرنیکا ارادہ کرتی تھین تو حضرت اونکو سجدہ نکرنے دیتے

تھے اپنے پانوٗن کو اونکے پیٹ مین بھڑا دیتے اور اپنی پیٹھ کو اونکی پیٹھ مین ملا دیتے تھے اسی سبب سے آپکا نام لینے کے

وقت کہا جاتا ہی کرم الله وجهه کہ آپنے کبھی کسی بُت کو سجدہ نہین کیا اور حضرت فاطمہ بنت اسد پہلی وہ زن ہاشمیہ

ہین کہ جن سے مرد ہاشمی یعنی حضرت علیؑ پیدا ہوے۔

ولما[3] ماتت کفنها صلی الله علیه وآله وسلم بقمیصه لانها کانت عنده بمنزلة امه وامر صلعم اسامة بن زید وابا ایوب

الانصاری وعمر بن الخطاب وغلاما اسود فحفروا قبرها بالبقیع فلما بلغوا لحدها حفره رسول الله صلعم بیده واخرج

ترابه فلما فرغ اضطجع فیه وقال اللهم اغفر لامی فاطمة بنت اسد ولقنها حجتها ووسع علیها مدخلها

بحق نبیک محمد والانبیاء الذین من قبلی فانک ارحم الراحمین فقیل یا رسول الله رایناک صنعت

[1] تزئینۃ المجالس ۱۲
[2] نور الابصار امام شبلنجی و جامع المناقب مولوی حبیب اللہ لکھنوی ۱۲
[3] نور الابصار شبلنجی ابن نبوہ و فصول المہمہ وغیرہ ۱۲

شیئا لم تکن صنعتها باحد قبلها فقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم البستها قمیصی لتلبس من ثیاب الجنة واضطجعت فی قبرها لیخفف عنها من ضغطة القبر لانها کانت من احسن خلق اللہ تعالی صنعا الی بعد ابی طالب

ترجمہ اور جسوقت کہ فاطمہ بنت اسد کا انتقال ہوا تو جناب رسول خدا آپنے پیراہن مبارک سے اونکو کفن دیا اسلیے کہ وہ اونکو مثل اپنی والدہ کے سمجھتے تھے اور آپکے حکم سے اسامہ بن زید اور ابو ایوب انصاری اور حضرت عمر بن خطاب اور ایک غلام حبشی نے بقیع مین اونکی قبر کھودی اور جب لحد بنانے کے مقام پر پہونچے تو اوسکو حضرت نے اپنے ہاتھ سے کھودا اور اوسکی مٹی کو نکالا جب فراغت پائی تو آپ وسمین لیٹ رہے اور یہ فرمایا کہ بار خدایا تو میری مان فاطمہ بنت اسد کو بخشدے اور اوسکی حجت اوسکو سکھادے اور اوسکی قبر کو اوسکے اوپر کشادہ کر بحق اپنے نبی محمد اور بحق اون انبیا کے جو مجھسے پیشتر گذرے ہین اسلیے کہ تو ارحم الراحمین ہے پس لوگون نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ہمنے آپکو ایسی بات کرتے ہوے دیکھا کہ اس سے پیشتر اور کسی کے ساتھ یہ بات آپنے نہین کی تھی آنحضرت نے فرمایا کہ مین نے اپنا پیراہن اسواسطے اوسکو پہنایا ہے کہ وہ جنت کے حلے پہنے اور قبر مین اسواسطے لیٹا ہون کہ فشار قبر کی اوس سے تخفیف ہو اس لیے کہ اوسنے تمام مخلوقات سے میرے ساتھ زیادہ نیکی کی ہے بعد ابو طالب کے۔

مولانا شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رسالہ جذب القلوب الی دیار المحبوب مین لکھتے ہین کہ جب فاطمہ بنت اسد کا انتقال ہوا تو آنحضرت تشریف لائے اور اونکے سرہانے بیٹھکر فرمایا امی بعد امی یعنی میری مان بعد میری مان کے اور اونکی بہت تعریف کی اور اونکے جنازہ کا پایہ اپنے دوش اقدس پر رکھا اور قبر تک کبھی اگلا اور کبھی پچھلا پایہ لیتے چلے گئے۔ حضرت عباس سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بعد ابو طالب کے فاطمہ بنت اسد کا ایسا کوئی میرے ساتھ دلسے نیکی کرنیوالا نتھا۔

مولف کہتا ہے کہ آنحضرت کا یہ فرمانا کہ بعد ابو طالب کے فاطمہ بنت اسد کا ایسا میرے ساتھ دلسے محبت کرنیوالا نتھا ثابت کرتا ہے۔

کرتا ہی کہ ابوطالب کو آنحضرت سب سے زیادہ اپنا محب تصور فرماتے تھے اور یہ بات ظاہر ہی کہ آنحضرت کا محب خالص قطعی جنتی اور مومن ہے۔

معتبر[۱] روایتون مین آیا ہے کہ جب حضرت عبدالمطلب نے وفات پائی تو جناب رسول خدا کو اختیار دیا گیا کہ اپنے اعمام مین سے ایک شخص کو اپنی کفالت کے لیے پسند کرین آنحضرت نے ابوطالب کو پسند کیا چنانچہ ابوطالب نے آنحضرت کی محافظت قبل از نبوت وبعد از نبوت باقصی الغایة واحسن الوجوہ ادا کی اور بغیر آنحضرت کے کھانا نہین کھاتے تھے آنحضرت کا بستر اپنے پہلو مین بچھاتے تھے۔ گھر کے اندر اور باہر آنحضرت کے ساتھ رہتے تھے۔ ابوطالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح مین بہت شعر کہے ہین از انجملہ ایک یہ ہے۔

شعر وشق لہ من اسمہ لیجلہ + فذو العرش محمود وھذا احمد +

یعنی اور مشتق کیا اللہ نے نام کو واسطے حضرت رسولخدا کی اپنے نام سے تاکہ جلال کردے اِس نام کو اونکو اوپس صاحب عرش محمود ہی اور یہ محمد ہی۔

ایک مرتبہ[۲] جب مکہ مین قحط شدید واقع ہوا تھا اور ببرکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مینھ برسا تب بھی ابوطالب نے ایک قصیدہ آنحضرت کی شان مین کہا تھا اور بقول مورخ ابن اسحٰق اوس قصیدہ مین اسّی سے زیادہ شعر تھے جسکا ایک شعر یہ ہے۔ **شعر**

[۳] وابیض یستسقی الغمام بوجھہ ثمال الیتامے وعصمة للارامل

یعنی جناب محمد مصطفٰے نہایت خوبصورت اور روشن اور منور ہین کہ آپکی ذات پاک کے واسطہ سے ابر سے مینھ طلب کیا جاتا ہی اور آپ یتیمون کے فریادرس ہین اور بیوہ عورتون کے پشت پناہ۔

اِس قصیدہ مین کفار قریش کی مذمت اور اطاعت آنحضرت کی ترغیب ہے۔ ابن التبیین کہتا ہی کہ یہ اشعار اسبات پر دلالت کرتے ہین کہ ابوطالب بحیرہ راہب کے اخبار سے آنحضرت کی نبوت کو قبل از بعثت جانتے تھے اور ابوطالب کی معرفت نبوت محمدیہ کا حال کثرت سے اخبار مین آیا ہے۔ انتہی۔

مدارج النبوت ومعارج النبوة وتاریخ ابن اسحٰق ودلائل النبوة وتاریخ ابن اثیر وغیرہم مین بصراحت مرقوم ہی کہ ابوطالب کی وفات کیوقت

[۱] مدارج النبوة و روضة الاحباب ۱۲
[۲] مدارج النبوة ۱۲
[۳] ومن شعر ابی طالب رضی اللہ عنہ ودعوتنی وعلمت انک صادق ولقد صدقت وکنت ثم امینا ولقد علمت بان دین محمد من خیر ادیان البریة دینا والله لن یصلوا الیک بجمعھم حتی اوسد فی التراب دفینا (تاریخ ابو الفداء و تاریخ ابن الوردی)

حضرت عباسؓ نے ابوطالب کو کلمہ پڑہتے ہوئے سنا اور جناب سالتمآب صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے عرض کیا کہ اسلم عمک یارسول اللہ یعنی اسلام لائے چچا آپکے اے رسول اللہ ۔ آنحضرت یہ سُنکر نہایت مسرور اور خوشحال ہوے ۔ انتہی ۔

ومانقله القرطبی فی کتابه المسمی بالاعلام عن صدق محبة ابی طالب لسیدنا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال کان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قد خرج الی الکعبة یوما واراد ان یصلی فلما دخل فی الصلوة قال ابوجهل لعنه الله من یقوم الی هذا الرجل فیفسد علیه صلاته فقام عبد الله بن الزبعری واخذ فرثا ودما فلطخ به وجه النبی صلی الله علیه وآله وسلم فانفتل النبی صلی الله علیه وآله وسلم من صلاته واتی الی ابی طالب عمه وقال یا عم الاتری ما فعل بی فقال له ابوطالب من فعل بک هذا فقال النبی صلی الله علیه وآله وسلم عبد الله بن الزبعری فقام ابوطالب فوضع سیفه علی عاتقه ومشی حتی اتی القوم فلما رأوه قد اقبل نهضوا فقال ابوطالب والله ان قام رجل جللته بسیفی هذا ثم قال یا بنی من الفاعل بک هذا فقال عبد الله بن الزبعری فاخذ ابوطالب فرثا ودما فلطخ وجوههم ولحاهم وثیابهم واساء لهم القول **ترجمہ** اور قرطبی نے اپنی کتاب علام مین آنحضرت کے ساتھ ابوطالب کی سچی محبت کا ذکر اسطرح پر کیا ہے کہ ایکدن جناب رسولِ خدا کعبے کیطرف تشریف لیگئے اور اوسمین نماز پڑہنے کا ارادہ کیا پس جب آپ نے نماز شروع کی تو ابوجہل ملعون نے کہا کہ کون شخص اوٹھتا ہے اِس مرد کیطرف کہ اسکی نماز کو فاسد کردے یہ سُنکر عبداللہ بن زبعری اوٹھا اور نعوذ باللہ لید اور خون لیکر آنحضرت کے مل دیا حضرت وہانسے اپنے چچا ابوطالب کے پاس آئے اور کہا کہ اے چچا کیا نہین دیکھتے ہو کہ میرے ساتھ کیا کیا گیا ہی ابوطالب نے پوچھا کس شخص نے گستاخی کی ہی آپنے فرمایا کہ عبداللہ بن زبعری نے پس حضرت ابوطالب اوٹھے اور اپنی تلوار کو اپنے کندہے پر رکھکر اون لوگونکے پاس آئے جب اون لوگون نے ابوطالب کو دیکھا تو اونکی طرف متوجہ ہوے ابوطالب نے کہا کہ واللہ اگر کوئی شخص اوٹھیگا تومین اسی تلوار سے اوسکو قتل کرونگا بعدہ آنحضرت سے پوچھا کہ اے میرے بیٹے کس نے تمہارے ساتھ یہ گستاخی کی ہے

ثمرات الاوراق امام تقی الدین الحموی ۱۳۰

آپنے عبداللہ بن زبعری کا نام لیا حضرت ابوطالب نے لید وخون لیکے اون سب لوگون کے چہرون - داڑھیون اور کپڑون مین مل دیا اور اونکو بہت سخت وسُست کہا۔

وقال الواقدی قال علی رضی اللہ عنہ لما توفی ابوطالب اخبرت رسول اللہ صلعم فبکی بکاء شدیدا ثم قال اذھب فغسلہ وکفنہ وواره واستغفر اللہ لہ ورحمہ وجعل رسول اللہ صلعم یستغفر لہ ایاما لایخرج من بیتہ وقال ابن عباس عارض رسول اللہ صلعم وقال وصلتک رحما وجزاک اللہ یا عم خیرا ترجمہ

اور واقدی کہتے ہین کہ فرمایا حضرت علیؑ نے کہ جسوقت ابوطالبؑ نے وفات پائی اور جناب رسولؐ خدا کو اسکی خبر پہونچی تو آپ بہت روئے بعد اوسکے آپ تشریف لیگئے اور اونکو غسل دیا اور کفن پہنایا اور قبر مین چھپایا اور اونکے لیے خدا سے بخشش طلب کی اور اون پر ترحم کیا اور حضرت رسولؐ خدا بہت دنتک اونکے واسطے استغفار کیا کیے اور اپنے گھر سے باہر تشریف نہین لاے - عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہین کہ جناب رسولؐ خدا نے ابوطالبؑ کے باب مین فرمایا کہ مین تمسے صلہ رحم بجالایا اور اے چچا اللہ تعالےٰ تمکو جزائے خیر دے۵ے۔

فقال العباس انک ترجو لہ
قال ای واللہ انی لارجو لہ

۵ے تذکرہ خواص
الامہ سبط ابن جوزی ص۳۰

اسم والقاب امیر علیہ السلام جناب

بروایات کثیرہ ثابت ہوا ہے کہ امیر کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی رکھا اور حضرت شاہ نظام الدین (اولیا) اپنی ملفوظات مین فرماتے ہین کہ علیؑ نام رکھا ہوا پروردگار عالم کا ہی - یہ بات باتفاق ثابت ہی کہ قبل اسکے نہ کسی نے کسیکا یہ نام رکھا اور نہ کوئی واقف تھا لطف یہ کہ زمانہ جاہلیت مین بھی آپکا نام علیؑ تھا اور بعد اسلام کی بھی یہی نام رہا اور کیونکر نرہتا کہ آپ قبل از بعثت بھی محفوظ اور معصوم تہی پس جبکہ عقاید کا انقلاب نہوا تو نام کا تغیر کیون ہونے لگا تھا۔

ع۵ے مولف کہتا ہی کہ ابن جوزی محدث نے اپنے تذکرہ مین تیرہ شعر وںکا ایک مرثیہ بھی ابن سعد سے نقل کیا ہی جسکو حضرت ابوطالب کی وفات مین جناب امیر نے تصنیف فرمایا تھا ۲۰

القاب آپکے کتب معتبرہ مین بکثرت موجود ہین جن مین سے چند اِس مقام پر لکھے جاتے ہین - مرتضیٰ - اسد اللہ الغالب - حیدر - وصی[عہ] - امیر المومنین - امام المتقین - یعسوب المومنین[عہ] - سید العرب - امام البررہ - قاتل الفجرہ - ذو القرنین قسیم النار والجنۃ - بیضۃ البلد - امیر النحل[سہ] - ابن عم رسول - زوج بتول - سیف اللہ المسلول - اخو الرسول المقبول - الیّا[للعہ] - ہادی - مہتدی - رضی - شریف - امین - ذو الاذن الواعیہ[صہ] - یعسوب الامۃ و الدین - کرار غیر فرار - صدیق الاکبر - فاروق - کنیتین آپکی - ابو الحسن - ابو السبطین - ابو الریحانتین - اور ابو تراب - زیادہ مشہور و معروف ہین -

روی[لہ] انہ اخو رسول اللہ صلعم بالمواخاۃ وصھرہ علی فاطمۃ واحد العلماء الربانیین والشجعان المشہورین والخطباء المعروفین واحد من جمع القرآن وعرضہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **ترجمہ** مروی ہے کہ جناب امیرؑ بھائی رسول خدا کے ہین بسبب مواخات کے (یعنے جناب رسولؐ خدا نے صحابہ مین سے ہر ایک کو دوسرے کا بھائی اور حضرت علیؑ کو اپنا بھائی قرار دیا تھا) اور جناب امیرؑ داماد آنحضرتؐ کے ہین بسبب شوہر ہونے فاطمہ علیہا السلام کے اور علمائے ربانی مین سے ایک شخص ہین اور مشہور بہادرون اور مشہور خطبہ کہنے والون مین سے ہین اور ایک وہ شخص ہین کہ جنھون نے قرآن جمع کرکے اوسکو جناب رسولؐ خدا کے سامنے پڑھا تھا -

وبالجملۃ[لہ] فتعداد فضائلہ ومناقبہ ومکانتہ فی العلم والفہم والاستقامۃ والشجاعۃ والشہامۃ والفراسۃ الصادقۃ والکرامات الخارقۃ وشدتہ فی نصر الاسلام ورسوخ قدمہ فی الایمان وسخایہ وصدقتہ مع ضیق الحال وشفقتہ علی المسلمین وزھدہ وتواضعہ وتحملہ وتفاصیل ذلک باب واسع یحتمل مجلدات ولذلک قال[سہ] الامام احمد بن حنبل والقاضی اسمعیل بن اسحق وابو علی النیسابوری والنسائی لم یرد فی

[لہ] ابن عساکر و تاریخ الخلفاء سیوطی و نور الابصار وغیرہم ۱۲

[لہ] نور الابصار ۱۲

[سہ] استیعاب ابن عبد البر و اصابہ ابن حجر و نور الابصار و فتح الباری ۱۲

[عہ] وصی آنکہ باو وصیت کردہ باشد و نیز کنایہ از حضرت علی کرم اللہ وجہہ (غیاث اللغات) [عہ] یعسوب بمعنی امیر زنبوران شہد کہ ہمہ زنبوران تابع او باشند و مجازاً سر گروہ قوم و یعسوب المومنین لقب حضرت علی کرم اللہ وجہہ (غیاث اللغات) [سہ] امیر نحل لقب حضرت علی کرم اللہ وجہہ (غیاث اللغات) [للعہ] الیا لغت سریانی بمعنی صدیق اکبر و لقب علی کرم اللہ وجہہ (غیاث اللغات) [صہ] آیہ وتعیہا اذن واعیہ آپ ہی کی شان مین ہے ۱۲

فضل احد من الصحابة بالاسانید الحسان ما روی فی فضل علی بن ابی طالب **ترجمہ**

اور بالجملہ آپکے فضائل اور مناقب اور آپکا مرتبہ علم وفہم اور آپکی ثابت قدمی اور شجاعت اور بزرگی اور فراست صادقہ

اور کرامات خارج ازطاقت بشری - اور آپکی شدت مدد اسلام مین - اور ثابت قدمی راہ ایمان مین اور آپکی سخاوت اور

صدقہ دینا باوصف عسرت وتنگی کے اور آپکی شفقت مسلمانون پر - اور آپکا زہد اور تواضع اور حلم اِن سب کی تعداد اور

تفصیل کے لیے ایک باب وسیع چاہیے جسکی گنجایش کے لیے بڑی بڑی جلدونکی ضرورت ہو اور اسی سبب سے امام احمد بن حنبل اور قاضی

اسمٰعیل بن اسحٰق اور ابو علی نیشاپوری اور امام نسائی نے لکھا ہو کہ کسی صحابہ کی فضیلت مین اسقدر احادیث اسناد حسنہ کے

ساتھ وارد نہین ہوئین جسقدر کہ علیؑ ابن ابیطالب کی فضیلت مین وارد ہوئی ہین - انتہی -

وقال العلامة بن اثیر الجزری کان لعلی من السوابق ما لوان سابقة منها بین الخلائق لوسعتهم خیرا - وله

فی ھذا اخبار کثیرة نقتصر علی ھذا منها ولو ذکرنا ما سأله الصحابة مثل عمر وغیره رضی الله عنهم

لاطلنا **ترجمہ** اور علامہ ابن اثیر جزری کہتے ہین کہ حضرت علیؑ کو ایسی سبقتین حاصل ہین کہ اگر اونمین سے

ایک سبقت تمام خلائق کے لیے ہوتی تو اون سب کو خیر وبرکت سے گھیر لیتی اور اس باب مین بہت سی حدیثین ہین ہم اسیقدر

پر اکتفا کرتے ہین اور اگر ہم اون باتونکا ذکر کرین کہ جو صحابہ مثل حضرت عمر وغیرہ کے آپسے سوال کرتے تھے تو بہت طول ہو جاے -

وقال ابن الجوزی وفضائل علی علیه السلام اظهر من الشمس والقمر واکثر من الحصی والمدر وقد روی مجاهد

فسئل رجل ابن عباس فقال ما اکثر فضائل علی بن ابی طالب وانی لاظنها ثلاثة الاف فقال له ابن عباس

هی الی الثلاثین الف اقرب من ثلثة الاف ثم قال ابن عباس لو ان الشجر اقلام والبحور مداد

والانس والجن کتاب ما احصوا فضائل امیر المومنین علیه السلام **ترجمہ** ابن جوزی نے کہا ہو کہ فضائل

علی علیہ السلام کے آفتاب اور ماہتاب سے زیادہ روشن اور مشہور اور زمین کے سنگریزون سے زیادہ کثیر ہین - اور مجاہد نے

روایت کی ہی کہ ایک شخص نے ابن عباسؓ سے پوچھا کہ علیؑ ابن ابیطالب کے کسقدر فضائل ہین مین تو جانتا ہون کہ تین ہزار
فضیلتون سے کم نہون گی ابن عباسؓ نے جواب مین کہا کہ اگر تیس ہزار کہتا تو تین ہزار سے بہتر ہوتا بعدہ ابن عباس نے
کہا کہ اگر تمام دنیا کے درخت قلم بن جائین اور سب دریا روشنائی ہو جائین اور تمام انس وجن لکھنے والے ہون تب بھی
امیر المومنین علی علیہ السلام کی فضیلتون کا احصا نہین کرسکتے۔

ثبوت سبقت اسلامی جناب امیر علیہ السلام

[1] خصائص نسائی

[1] عن یحیی بن عفیف قال جئت فی الجاهلیة الی مکة فنزلت علی العباس بن عبد المطلب
رضی الله عنه فلما ارتفعت الشمس وحلقت فی السماء وانا انظر الی الکعبة اقبل شاب فرمی ببصره الی
السماء ثم استقبل الکعبة فقام مستقبلها فلم یلبث حتی جاء غلام فقام عن یمینه فلم یلبث حتی جاءت
امرأة فقامت خلفهما فرکع الشاب فرکع الغلام والمرأة فرفع الشاب فرفع الغلام والمرأة فخر الشاب ساجدا
فسجدا معه فقلت یا عباس امر عظیم فقال تدری من هذا الشاب فقلت لا فقال محمد بن عبد الله
بن عبد المطلب هذا ابن اخی هل تدری من هذا الغلام فقلت لا فقال هذا علی بن ابی طالب بن
عبد المطلب هذا ابن اخی هل تدری من هذه المرأة التی خلفهما فقلت لا قال هذه خدیجة بنت
خویلد زوجة ابن اخی هذا حدثنی ان ربه رب السموات والارض امره بهذا الدین الذی هو علیه والله
ما علی الارض کلها احد علی هذا الدین غیر هولاء الثلثة **ترجمہ** اور یحیی بن عفیف نے عفیف
اپنے باپ سے روایت کی ہی کہ اونسے کہا کہ مین ایکدن زمانہ جاہلیت مین مکے مین آیا اور عباس بن عبد المطلب کے پاس اوترا
جب آفتاب بلند ہوا مین اوسوقت کعبے کیطرف دیکھ رہا تھا اتنے مین ایک جوان آیا اور اونسے آسمان کیطرف دیکھا بعد اوسکے

کعبے کیطرف مُنھ کیا اور اوسکے سامنے کھڑا ہوا تھوڑی دیر کے بعد ایک لڑکا آیا اور اوس جوان کی دہنی طرف کھڑا ہوا بعد اوسکے ایک عورت آئی اور اون دونون کی پیچھے کھڑی ہوئی پس اوس جوان نے رکوع کیا اور اوسکے ساتھ اوس لڑکے اور عورت نے بھی رکوع کیا بعدہ جوان نے سر اوٹھایا لڑکے اور عورت نے بھی سر اوٹھایا پھر جوان نے سجدہ کیا اون دونون نے بھی اوسکے ساتھ سجدہ کیا پس مین نے کہا کہ اے عباس یہ تو ایک امر عظیم ہی اونھون نے کہا کہ تم جانتے بھی ہو کہ یہ جوان کون ہے مین نے کہا کہ نہین اونھون نے کہا کہ یہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب میرا بھتیجا ہی اور یہ بھی جانتے ہو کہ یہ لڑکا کون ہی مین نے کہا کہ نہین اونھون نے کہا کہ یہ علی ابن ابیطالب بن عبدالمطلب میرا بھتیجا ہی اور یہ بھی جانتے ہو کہ یہ عورت کون ہی جو ان دونون کے پیچھے ہے مین نے کہا کہ نہین اونھون نے کہا کہ یہ خدیجہ بنت خویلد میرے بھتیجے کی زوجہ ہی اور یہ میرا بھتیجا یعنے جناب رسول خدا صلعم) کہتا ہے کہ اوسکا پروردگار کہ جو پروردگار آسمانون اور زمینون کا ہی اوسنے اوسکو اس دین کا حکم دیا ہی کہ جس دین پر وہ اب ہے اور قسم خدا کی روے زمین پر سوا ے ان تین آدمیون کے کوئی شخص اس دین پر نہین ہے۔

عن[۱] عباد بن عبد الله قال قال علی رضی الله عنه انا عبد الله واخو رسول الله وانا الصدیق الاکبر لایقول ذلك بعدی (او غیری) الا کاذب صلیت قبل الناس سبع سنین **ترجمہ** عباد ابن عبداللہ سے روایت ہی کہ فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ مین عبد خدا ہون اور بھائی رسول اللہ کا ہون اور مین صدیق اکبر ہون جو کوئی شخص کہ میرے بعد (یا میرے سوا) اس بات کو کہے وہ جھوٹا ہی مین نے سب آدمیون سے سات برس پیشتر نماز پڑہی ہے۔

عن[۲] عبد الله بن ابی الهذیل عن علی رضی الله عنه قال ما اعرف احدا من هذه الامة عبد الله تعالی بعد نبی صلعم غیری عبدت الله قبل ان یعبده احد من هذه الامة تسع سنین **ترجمہ** عبداللہ بن ابی الہذیل نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ آپنے فرمایا کہ مین اس اُمت مین سے سوا اپنے اور کسی شخص کو نہین پہچانتا کہ اوسنے بعد نبی کے اللہ تعالے کی عبادت کی ہو مین نے اس امت کی ہر شخص سے نو برس پیشتر اللہ تعالے کی عبادت کی ہے۔

ف

[۱] خصائص نسائی ص ۱۲ و ریاض ... جلد ۲ ص ۱۵۸

[۲] خصائص نسائی ۱۲

ف / عن سلمة بن کہیل قال سمعت حبة العرنی قال سمعت علیا یقول انا اول رجل صلی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ۱۲ (مسند امام احمد حنبل)

وقال[۱] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول من صلی معی علے **ترجمہ** فرمایا جناب رسولؐ خدا نے کہ پہلی جس شخص نے میرے ساتھ نماز پڑہی وہ علیؑ ہے۔

وقال[۲] العلامۃ بن اثیر الجزری کنیۃ ابو الحسن وابو السبطین اخو رسول اللہ وھو اول الناسؑ اسلاما فی قول کثیر من العلماء **ترجمہ** علامہ ابن اثیر جزری نے کہا ہے کہ کنیت آپکی ابو الحسن اور ابو السبطین اور اخو رسول اللہ ہے اور اکثر علما کا یہی قول ہے کہ آپ سب آدمیوں سے اسلام مین مقدم ہین۔

عن[۳] علی قال لم اعلم احدا من ھذہ الامۃ عبد اللہ قبلی لقد عبدتہ قبل ان یعبدہ احد منھم خمس سنین او سبع سنین **ترجمہ** حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپنے فرمایا کہ مین اس امت مین سے کسی شخص کو نہین جانتا کہ اوسنے مجھسے پہلے خدا کی عبادت کی ہو تحقیق کہ مینے اوسکی عبادت کی اس امت کے ہر شخص سے پانچ برس یا سات برس پیشتر۔

مرفوعاً[۴] عن سلمان الفارسی عن النبی صلعم قال اول ھذہ الامۃ ورودا علی نبیھا الحوض اولھا اسلاما علے بن ابی طالب **ترجمہ** سلمانؓ فارسی سے روایت ہے کہ پہلا شخص اس امت مین کا جو اپنے نبیؐ کے پاس حوض کوثر پر وارد ہوگا علی بن ابیطالب ہے کہ وہ سب سے پہلے اسلام لایا۔ع

عن[۵] ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لقد صلت الملائکۃ علیؐ وعلی علی سبع سنین وذالک انہ لم یصل معی رجل غیرہ **ترجمہ** ابو ایوب انصاری سے منقول ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے فرمایا کہ بتحقیق فرشتے درود بھیجتے تھے میرا اوپر اور علیؑ کے اوپر سات برس تک اس سبب سے کہ کوئی شخص سواے علیؑ کے میرے ساتھ نماز پڑہنے والا نتھا۔

عن[۶] ابی بریدۃ عن ابیہ قال خدیجۃ اول من اسلم مع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم علی وقال ابوذر والمقداد وخباب وجابر وابو سعید الخدری وغیرھم ان علیا اول من اسلم بعد خدیجۃ **ترجمہ** ابو بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ سب سے پہلی حضرت خدیجہ رسولخدا صلعم کے ساتھ اسلام لائین بعد اوسکے حضرت علیؑ اور ابوذر اور مقداد اور

جناب اور جابر اور ابوسعید خدری وغیرہ سب یہی کہتے ہین کہ حضرت علیؑ بعد حضرت خدیجہ کے سب سے پہلے اسلام لائے ہین۔

وعن الحسن وغیرہ قال اول من اسلم علی بعد خدیجة وھو ابن خمس وعشرة سنة ترجمہ اور حسن
وغیرہ سے روایت ہو کہ بعد خدیجہ کے حضرت علیؑ سب سے پہلے اسلام لائے اور وہ پندرہ برس کے تھے۔

وفی تفسیر والسابقون السابقون اولئک المقربون فی جنات النعیم عن ابن عباس قال نزلت فی حزقیل مومن
آل فرعون وحبیب النجار الذی ذکر فی یٰسین وعلی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ وکل رجل منھم سابق امتہ وعلی
افضلھم سبقا ترجمہ یعنی آیہ والسابقون السابقون اولئک المقربون فی جنات النعیم کی تفسیر مین
ابن عباس سے مروی ہو کہ یہ آیت حزقیل مومن آل فرعون اور حبیب نجار (جنکا ذکر سورہ یٰسین مین ہے) اور علیؑ ابن ابیطالب کے
باب مین نازل ہوئی ہو اور ہر ایک شخص اونمین سے اپنی امت مین سابق تھا اور حضرت علیؑ اون سب سے سبقت مین افضل ہین۔

وقال ابن عباس السابقون یوشع بن نون سبق الی موسی ومومن آل یٰسین سبق الی عیسی وعلی بن
ابی طالب کرم اللہ وجھہ سبق الی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ترجمہ اور ابن عباس نے
کہا کہ سابقین مین سے ایک یوشع بن نون ہین کہ اونہون نے حضرت موسیٰ کیطرف سبقت کی اور دوسرے مومن آل
یٰسین ہین کہ اونہون نے حضرت عیسےٰ کی طرف سبقت کی اور تیسرے علیؑ ابن ابیطالب ہین کہ اونہون نے محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سبقت کی۔

وسئل محمد بن کعب القرظی عن اول من اسلم علی او ابوبکر قال سبحان اللہ علی اولھما اسلاما
ترجمہ محمد بن کعب قرظی سے کسی شخص نے پوچھا کہ پہلے علیؑ اسلام لائے ہین یا ابوبکرؓ اونہون جواب دیا کہ سبحان اللہ علیؑ
ہی تو کل امت سے پہلے اسلام لائے ہین۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لقد صلت الملائکة علیّ وعلی علی بن ابی طالب لانا کنا نصلی

لیس معنا احد ترجمہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ تحقیق ملائکہ مجہپر اور علی ابن ابیطالب پر درود بھیجتے تھے اسلیے کہ ہم دونون آدمی نماز پڑہتے تھے اور ہمارے ساتھ اور کوئی نہ تھا۔

اولیات جناب امیر علیہ السلام

مخفی نرہے کہ بروایات صحیحہ جناب امیر[1] علیہ السلام پہلے وہ شخص ہین جو ہاشمی باپ اور ہاشمی مان سے پیدا ہوے۔ اور پہلی[2] خلیفہ ہین بنی ہاشم مین سے۔ اور پہلے[3] وہ شخص ہین کہ اسلام لائے بعد خدیجہ رض کے بقول اصح وارجح۔ اور پہلے[4] وہ شخص ہین کہ روبروے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کفار پر تلوار کھینچی۔ اور پہلے[5] وہ شخص ہین کہ جنگ بدر مین کافر کو مارا۔ اور پہلے[6] وہ شخص ہین کہ جن سے نکث بیعت کی گئی۔ اور پہلے[7] وہ شخص ہین کہ باغیون کے ساتھ محاربہ کیا۔ اور پہلے[8] وہ شخص ہین کہ سلونی عمادون العرش فرمایا۔ اور پہلے[9] وہ شخص ہین کہ مسئلہ عائلہ کا استخراج کیا۔ اور پہلے[10] وہ شخص ہین کہ جنہون نے درباب خنثاے مُشکل فتوے دیا۔ اور پہلے[11] وہ شخص ہین جنہون نے روبروے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فیصلہ کیا اور آنحضرت نے فیصلہ اونکا مسلم رکھا۔ اور پہلے[12] وہ شخص ہین کہ فرزند اونکے خلیفہ ہوئے اونکے بعد۔ اور پہلے[13] وہ شخص ہین جنہون نے کلام عرب مین صرف ونحو کے اصول پیدا کیے۔ اور پہلے[14] وہ شخص ہین کہ اپنے نفس کو راہ خدا مین بیچا۔ اور پہلے[15] وہ شخص ہین کہ روز قیامت روبروے خداوند تعالے دوزانو بیٹھکر جھگڑین گے۔ اور پہلے[16] وہ شخص ہین کہ حوض کوثر پر وارد ہون گے۔ اور پہلے[17] وہ شخص ہین کہ قیامت کے دن رسول خدا سے مصافحہ کرین گے۔ اور پہلے[18] وہ شخص ہین کہ جنکی نعش مبارک ایک قبر سے دوسری قبر مین نقل کی گئی۔ اور پہلے[19] وہ شخص ہین کہ امت محمدیہ مین سب سے پہلے قیامت کو اوٹھین گے۔

فیوض باطنی ومعاجزہ وکرامات جناب امیر علیہ السلام

ملفوظات[1] حضرت نظام الدین اولیا رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

ہے کہ جن لڑائیون مین انبیاے پیشین درماندہ ہوتے تھے یا کوئی قلعہ فتح نہوتا تھا تو حق تعالےٰ صورت امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی پیدا کرتا تھا پس وہ حصار فتح ہوجاتا تھا اور حضرت داؤد علیہ السلام زرہ بنانے کے لیے جب لوہا ہاتھ مین لیتے تھے اور وہ کسیطرح نرم نہوتا تو حضرت علی مرتضیٰ کا نام مبارک زبان فیض ترجمان پر لاتے اللہ تعالےٰ اُس نام مبارک کی برکت سے لوہے کو موم کردیتا ایک دن حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب امیرؑ اور سلمان فارسی کو ہمراہ لیکر جنگل کیطرف تشریف لیگئے۔ جناب امیر علیہ السلام کا معمول تھا کہ آپ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی ساتھ مزاح فرمایا کرتے چنانچہ اوسوقت بھی آپنے مزاحاً سلمان فارسی کو چند نازک کنکریان مارین۔ سلمانؓ فارسی نے جناب امیرؑ سے مخاطب ہوکر کہا کہ آپ مجھے کنکریان مارتے ہین اور شرم نہین کرتے کہ مینے آپکو گود مین کھلایا ہے آپنے فرمایا کہ اے سلمان اوس سے پہلے کی بات تو تمکو یاد ہی نہین کہ مینے صحرا مین تمکو پنجۂ شیر سے چھوڑایا تھا حضرت سلمانؓ نے آپ کے اِس قول کو تسلیم کیا۔ جسکا اصل واقعہ یہ ہو کہ ایکبار بحالت مسافرت کسی جنگل مین سلمان فارسی پر ایک شیر حملہ کیا چاہتا تھا ناگہان صورت حضرت مرتضیٰؑ پیدا ہوئی اور شیر خونخوار کو مار کر سلمان کو پنجۂ شیر سے رہائی دی۔ انتہی۔

قاضی ثناء اللہ صاحب اپنی کتاب سیف المسلول مین لکھتے ہین منصب عالی ولایت وقت ظہور آدم علیہ السلام سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لیے مقرر تھا حتی کہ قبل از انتشار عنصری حضرت امیرؑ کے بھی امم سابقہ مین جو شخص درجۂ ولایت کو پہونچتا تھا وہ بتوسط روح پاک آنجناب کے پہونچتا تھا۔ انتہی۔

عرفجہ[۱] ابن مازن سے روایت ہے کہ مجھکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک خط دیا اور کہا کہ اِسکو والی شام کے پاس پہونچا کر تین دن کو اندر جواب لا۔ چونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اوسوقت اپنے کامون مین مشغول تھے مجھکو اس امر کے کہنے کی جرأت نہوئی کہ تین دن مین یہ مسافت بعیدہ کیونکر قطع کرونگا۔ چنانچہ مین حضرت عباس بن عبد المطلب کے پاس گیا کہ وہ حضرت عمر سے اِس باب مین کچھ کہین اوسوقت حضرت عباس اور حضرت علی مرتضیٰ اور حضرات حسنینؑ

[۱] فتح الشام واقدی ۱۳

مسجد نبوی مین قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے جب مین نے حضرت عباس سے اپنا مطلب بیان کیا تو اونہون نے حضرت علیؓ سے کہا کہ آپ حضرت عمرؓ سے کہکر عرفجہ کو کچھہ مہلت مناسب دلا دیجئے حضرت علی نے کہا کہ مین نہین چاہتا کہ اونکا ممنون ہون البتہ خدا سے دعا کرونگا کہ عرفجہ کو تین دنکے اندر شام مین پہونچادے اور واپس لائے خدا ہر بات پر قادر ہے جب مین یہ دعا کرون تم سب آمین کہو پس آپنے دعا کی اور عرفجہ سے کہا کہ جا عرفجہ روانہ ہوا اور تیسرے دن صبح کیوقت واپس آکر خط کا جواب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیا اونہون نے کہا کہ تجھکو مین نے تین دن ہوئے کہ شام کو بھیجا تھا یہ جواب تو کہان سے اتنی جلد لایا اوسنے سارا قصہ بیان کیا چنانچہ بعد تفتیش معلوم ہوا کہ وہ سچا ہے - انتہی -

دخل علی رضی اللہ عنہ مدینۃ فوجد فیہا منجما یدعی معرفۃ الغیب وعندہ خلق کثیر فقال لہ علی رضی اللہ عنہ انت فی ضیافتی فاعطاہ رغیفا واخذ علی رضی اللہ عنہ رغیفا وقال کل واحد منا یثرد رغیفہ فی ہذا الطعام ثم قال لہ میز رغیفک من رغیفی فقال لا اعلم فقال رغیفا ثردتہ بیدک عجزت عن معرفتہ فکیف تدعی الغیب فقال یا امیر المومنین انت تعرف رغیفک قال لا ولکن اسال اللہ اللہم ان یمیزہ فارتفع رغیفہ فاکل منہ نحو ثلاثۃ آلاف رجل من اہل تلک المدینۃ **ترجمہ** روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام ایک شہر مین تشریف لیگئے وہان آپ نے ایک منجم کو پایا کہ وہ علم غیب کا دعوے کرتا تھا اور اوسکے پاس بہت سے لوگ جمع تھے پس حضرت نے اوس سے فرمایا کہ تو آج میری ضیافت مین ہے جب کھانا آیا تو آپنے اوسکو ایک روٹی دی اور ایک خود لی اور کہا کہ ہم دونون آدمی اپنی اپنی روٹی توڑ کر اس کھانے مین ملا دین پس جب ایسا کیا گیا تو آپنے اوس منجم سے فرمایا کہ اپنی روٹی کو میری روٹی سے علحدہ کردے اوسنے کہا کہ مین اب نہین پہچان سکتا آپنے فرمایا کہ جس روٹی کو تونے اپنے ہاتھ سے توڑکے ملایا ہے تو اوسکو پہچانتا نہین پھر علم غیب کا کیونکر دعوے کرتا ہے اوسنے کہا کہ یا امیر المومنین کیا تم اپنی روٹی کو پہچانتے ہو آپنے فرمایا کہ نہین لیکن مین اللہ

اپنے معبود سے سوال کرتا ہون کہ وہ مجھے بتلادے بعد اوسکے آپنے اپنی روٹی آستین سے نکال لی اور اُس شہر کے تین ہزار آدمیون نے اوسمین سے کھایا۔

قال رجل لعلی رضی اللہ عنہ انی ارید السفر و اخاف من السبع فدفع الیہ خاتمہ وقال قل لہ اذا جاءک ھذا خاتم علی بن ابی طالب فسافر الرجل فلقیہ السبع فی طریقہ فقال لہ یاسبع ھذا خاتم امیر المومنین علی بن ابی طالب فلما رأی خاتم علی بن ابی طالب رفع السبع راسہ الی السماء وھمھم ثم الی الارض کذلک ثم الی المشرق کذلک ثم الی المغرب کذلک ثم ذھب مھرولا فلما رجعت من السفر اخبرت علیا بذلک فقال انہ یقول وحق من رفعھا وحق من وضعھا وحق من غلبھا لا اسکن ببلاد یشکونی فیھا لعلی بن ابی طالب **ترجمہ**

روایت ہے کہ ایک شخص نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میرا سفر کرنیکا ارادہ ہی اور مین درندون سے ڈرتا ہون آپ نے ایک انگوٹھی اوسکو عطا کی اور فرمایا کہ جب تیرے پاس درندہ آے تو اوس سے کہدینا کہ یہ انگوٹھی علیؑ ابن ابیطالب کی ہی بعد اسکے اوس شخص نے سفر کیا پس درندے سے راستے مین ملاقات ہوئی اوس شخص نے اوس سے کہا کہ اے درندے یہ انگوٹھی امیر المومنین علیؑ ابن ابیطالب کی ہی پس جسوقت اوس درندے نے انگوٹھی علیؑ ابن ابیطالب کی دیکھی تو اپنے سر کو آسمان کیطرف بلند کیا اور ھمھمہ[۵] کیا بعد اوسکے زمین کیطرف متوجہ ہوکے اسیطرح کیا بعد اوسکے مشرق کیطرف بعد اوسکے مغرب کیطرف بعد اوسکے زور سے بھاگا وہ شخص کہتا ہی کہ جب مین سفر سے پھرا تو مین نے حضرت علی علیہ السلام سے یہ سب کیفیت بیان کی آپنے فرمایا کہ وہ درندہ کہتا تھا قسم ہے اوسکی کہ جسنے آسمان کو بلند کیا اور زمین کو بچھایا اور آفتاب کو مشرق سے طالع اور مغرب مین غروب کیا مین ایسے شہر مین نہین رہ سکتا کہ جہان علی ابن ابیطالب

ع۵ بانگ کردن شیر درندہ ۱۲ (غیاث و منتخب)

ملہ نزہۃ المجالس ۳۰

علیہ السلام سے لوگ میری شکایت کرین۔

روی ان فاطمة رضی اللہ تعالی عنہا قالت یارسول اللہ ان علیا ینام لیلة الجمعة وھی فضیلة فقال ان اللہ تصدق علیہ بنومہ لیلة الجمعة وانہ یخلق من روحہ طیرا اخضرا یسرح فی طرق السماء فما فیہا موضع شبر الا وفیہ لروح علی رکعة او سجدة قال النسفی فلذلک قال علی رضی اللہ عنہ سلونی عن طرق السموات فانی اعلم بہا من طرق الارض فجاء جبرئیل فی صورة رجل فقال ان کنت صادقا فاخبرنی این جبرئیل فنظر الی السماء یمینا وشمالا ثم الی الارض کذلک فقال ما وجدتہ فی السماء والارض ولعلہ انت **ترجمہ** مروی ہی کہ فاطمہ علیہا السلام نے اپنے والد ماجد سے کہا کہ یارسول خدا علی شب جمعہ کو سوتے ہین حالانکہ اِس راتکے جاگنے مین فضیلت ہی آنحضرت نے جواب مین فرمایا کہ اللہ تعالے نے علیؑ کو شب جمعہ کے سونیکے عوض مین یہ بات عطا فرمائی ہی کہ اونکی روح سے ایک سبز طایر پیدا کرتا ہی اور وہ آسمان کے سب رستون مین پھرتا ہے اور وہان کوئی مقام بقدر ایک بالشت کے بھی باقی نہین ہے کہ جہان روح علیؑ کی رکوع یا سجدہ نکرتی ہو نسفی کہتا ہے کہ اِسی سبب سے حضرت علیؑ نے فرمایا ہی کہ سوال کرو مجھسے آسمانون کے رستونسے اِسلیے کہ مین زمین کے رستون سے زیادہ اونکو جانتا ہون چنانچہ ایکدن حضرت جبرئیلؑ آدمی کی صورت مین حضرت علیؑ کے پاس آئے اور اونسے کہا کہ اگر تم اپنے قول مین سچے ہو تو مجھسے بتاؤ کہ اِسوقت جبرئیل کہان ہین پس حضرت علی علیہ السلام نے آسمان کی داہنی اور بائین طرف نظر کی بعد ازان اسیطرح زمین کیطرف دیکھا پھر فرمایا کہ مین نے جبرئیل کو اسوقت نہ آسمان مین پایا اور نہ زمین مین شاید تمہین جبرئیل ہو۔

ارسل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیا الی قوم کفار لھم نخل کثیر فکذبوہ فقال یا نخل اخرج عنھم فقد طغوا فصار النخل فافتقر القوم واشتدت بھم الحاجة الی النخل لان رزقھم کان منہ فارسلوا الی النبی

ربع نسخہ ... مجالس ...

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان ارسل الینا رسولک فارسل الیھم فاسلموا فقال یا نحل اقبل بحق من ارسلنی

الیک فرجع کلہ وقیل انہ کان فی غزاۃ فقوی الکفار علیہ وکان لھم نحل کثیر فاوحی اللہ الیہ اخرج لنصرۃ

علی بن ابی طالب فخرج وسار یلسع القوم حتی اھلکھم اللہ عز وجل **ترجمہ** روایت ہی کہ ایکمرتبہ

جناب رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ کو ایک قوم کفار کیطرف بھیجا اونکی یہان شہد کی مکھیان بہت تھین اون لوگون نے حضرت کا کہنا

نہ مانا پس آپنے فرمایا کہ اے شہد کی مکھیون ان لوگون کی یہانسے چلی جاؤ اسلیے کہ یہ لوگ سرکشی کرتے ہین پس وہ سب مکھیان

چلی گئین اور وہ قوم فقیر ہوگئی اور مکھیون کیطرف اونکو نہایت حاجت ہوئی اسلیے کہ اونھین کے شہد پر اونکا رزق موقوف

تھا بعد ازان لوگون نے جناب رسولؐ خدا کی پاس کہلا بھیجا کہ آپ اپنی قاصد کو ہمارے پاس بھیجدیجیے آنحضرت نے حضرت علیؑ کو اونکے

پاس پھر بھیجدیا چنانچہ وہ سب لوگ اسلام لائے پس حضرت علیؑ نے فرمایا کہ اے شہد کی مکھیو تمکو قسم ہی اوس شخص کی کہ جس نے

مجھکو تمھارے پاس بھیجا ہے کہ تم پھر چلی آؤ۔ پس وہ سب کی سب پھر چلی آئین۔ اور بعض روایات مین ہے کہ حضرت علیؑ ایک

لڑائی مین تھے اور وہانکے کافر نہایت قوی تھے اور اونکے یہان شہد کی مکھیان بہت تھین پس اللہ تعالےٰ نے اون مکھیونکو

حکم کیا کہ حضرت علیؑ ابن ابیطالب کی مدد کرین چنانچہ وہ مکھیان نکلین اور کافرونکو کاٹنا شروع کیا یہانتک کہ اون سبکو اللہ تعالےٰ نے ہلاک کردیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ ایکدن حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی سلام اللہ علیہ کا ہاتھ پکڑے ہوے

مدینہ منورہ کی بعض باغات کیجانب گذرے ناگہان ایک کہجور کی درخت سی آواز آئی کہ ھذا محمد سید الانبیاء وھذا علی

سید الاولیاء ابو الائمۃ الطاھرین **یعنی** یہ محمدؐ سردار نبیون کے ہین اور یہ علیؑ ولیون کے سردار اور ائمہ طاہرین کی باپ ہین۔

پھر آگے بڑہے تو ایک دوسرے درخت سے آواز آئی کہ ھذا محمد رسول اللہ وھذا علی سیف اللہ **یعنی**

یہ محمد رسول خدا کے ہین اور یہ علیؑ ہین تلوار اللہ کی۔

اسیوجہ سے اُس کہجور کا نام صیحانی ہوا کیونکہ صیحہ لغت عرب مین آواز کو کہتے ہین۔

شجاعت حضرت امیرؑ و رفاقت آنجناب باپیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قال[1] الکفوی کان علی رضی اللہ عنہ سریع الجواب بدیہی الخطاب وکان معجزۃ من معجزات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لتبحرہ فی العلم وشجاعتہ فی الحروب کان مطیعا ومنقادا ومقرا لہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ترجمہ کفوی کہتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نہایت حاضر جواب تھے اور فی البدیہہ خطبہ کہتے تھے اور جناب رسولخداؐ کے معجزات مین سے جناب امیرؑ ایک معجزہ تھے بسبب تبحر کے علم مین ۔ اور بسبب اپنی شجاعت کے لڑائیون مین ۔ اور رسولؐ خدا کے مطیع اور فرمانبردار تھے ۔ اور آپکی نبوت کا اقرار کرتے تھے (یعنی آنحضرت کی حقیت کی یہ بھی ایک دلیل ہے کہ ایسا شخص اونکا مطیع ومنقاد تھا اور اونکی نبوت کا اقرار کرتا تھا)

امیر[2] المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ وکرم وجہہ آیۃ من آیات اللہ ومعجزۃ من معجزات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومؤید بالتائید الالٰہی کاشف الکروب ومجلیہا ومثبت قواعد الاسلام ومرسیہا وہو المتقدم علی ذوی الشجاعۃ کلہم بلا مریۃ ولا خلاف روی عنہ رضی اللہ عنہ انہ قال والذی نفس ابن ابی طالب بیدہ لالف ضربۃ بالسیف اہون علی من موتہ علی فراش وقال رضی اللہ عنہ بمعاویۃ قد دعوت الناس الحرب فاوعی الناس جانبا واخرج الی لیعلم اینا المران علی قلبہ والمغطی علی بصرہ وانا ابو الحسن قاتل جدک وخالک واخیک شدخا یوم بدر وذلک السیف معی وبذلک القلب القی عدوی وقیل لہ کرم اللہ وجہہ اذا جالت الخیل فاین تطلبک قال حیث ترکتمونی ۔ وقیل لہ کیف کنت تقتل الابطال قال انی کنت القی الرجل فاقدر انی اقتلہ ویقدر ہو انی قتلتہ فاکون انا ونفسہ عونا علیہ

[1] طبقات الکفوی ۱۲

[2] مستطرف فی باب الشجاعت ۱۲

ترجمہ امیر المومنین علیؑ ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ آیات خداوندی سے ایک آیت اور معجزات رسالت پناہی سے ایک معجزہ تھے اور تائید الٰہی سے موید تھے مصیبتون کے رفع اور دفع کرنیوالے ۔ اسلام کی دیوارونکے قائم و مستحکم کرنیوالے اور بلاشک و شبہہ ہر صاحب شجاعت سے آگے بڑہجانیوالے تھے **مروی** ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ قسم ہے اوسکی کہ جسکے قبضہ قدرت مین ابن ابیطالب کی جان ہے کہ ہزار ضربین تلوار کی میرے اوپر آسان ہین اپنے بستر پر مرنے سے ۔

اور جناب امیرؑ نے (جنگ صفین[ع] مین) معاویہ سے فرمایا کہ تونے لوگونکو لڑائی کیلیے بلایا ہے تو اونکو چھوڑدے اور میریطرف نکل آتا کہ معلوم ہوجاے کہ ہم مین سے کس شخص کا دل کانپنے لگتا ہے اور کون بسبب خوف کے اپنی آنکھ کو بند کرلیتا ہے ۔ اور مین ابوالحسن ہون تیرے دادا اور تیرے ماموں اور تیرے بھائی کا بدر کے دن سر توڑ کے قتل کرنیوالا اور وہی تلوار میرے پاس ہے اور مین اپنے اس قلب قوی کی ساتھ اپنے دشمن سے ملاقات کرتا ہون ۔ اور مروی ہے کہ جس وقت جنگ مغلوبہ ہورہی تھی آپ سے لوگون نے پوچھا کہ ہم آپکو کہان تلاش کرینگے آپنے فرمایا کہ جہان تم لوگ مجھے چھوڑتے ہو (یعنے میرا قدم پیچھے نہین ہٹ سکتا) اور آپ سے لوگون نے پوچھا کہ آپ کیونکر بہادرون کو قتل کرتے ہین آپنے فرمایا کہ جب کوئی شخص

ع اشعار قیس بن سعد در صفین (مع ترجمہ اردو)

قلت لما بغی العدو علینا	حسبنا ربنا و نعم الوکیل
کہا مین نے جبکہ ہمارے دشمن نے ہمپر بغاوت کی	ہمارے لیے ہمارا رب کافی اور عمدہ وکیل ہے
وعلی امامنا و امام	لسوانا اتی بہ التنزیل
اور علی ہمارا اور ہمارے سوا اور کے بھی امام ہین	اسی پر قرآن نازل ہوا ہے
یوم قال النبی من کنت مولاہ	فھذا مولاہ خطب جلیل
جس دن نبی نے کہا کہ جس کا مین مولے ہون	علی اوسکا مولے ہے ۔ یہ خطاب بزرگ ہے
انما قالہ النبی علی الامۃ	حتما فیہ قال وقیل
سوا اسکے نہین کہ نبی نے امت سے یہ بات کو حتما کہا تھا	کہ اوس مین قیل و قال نہین ہوسکتا

از تذکرہ خواص الامۃ ابن جوزی ۱۲ ۔

میرے مقابلے مین آتا ہے تو مجھکو یقین ہوتا ہے کہ مین اوسکو قتل کرونگا اور اوس شخص کو بھی یقین ہوتا ہے کہ یہ مجھکو قتل کرینگے
پس مین اور وہ شخص خود دونون اوسکے قتل کا باعث ہوتے ہین۔

روی[ا] عن رافع مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لما اصبح الناس یوم بدر اصطفت قریش امامہا عتبۃ بن
ربیعۃ واخوہ شیبۃ وابنہ الولید فنادی عتبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ یا محمد اخرج لنا اکفاءنا من قریش
فبرز الیہم ثلثہ من شبان الانصار فقال لہم عتبۃ من انتم فانتسبوا۔ فقال لا حاجۃ لنا فی مبارزتکم انما طلبنا بنی عمنا
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم للانصار ارجعوا مواقفکم۔ ثم قال قم یا علی قم یا حمزۃ قم یا عبیدۃ قاتلوا علی حقکم الذی
بعث اللہ بہ نبیکم فقاموا فصفوا فی وجوہہم وکان علی رؤسہم البیض فلم یعرفوہم فقال عتبۃ من انتم یا ہولاء تکلموا ان کنتم
اکفاءنا قاتلنا کم فقال حمزۃ بن عبد المطلب انا حمزۃ بن عبد المطلب انا اسد اللہ واسد رسولہ فقال عتبۃ کفو کریم وقال علی
انا علی بن ابی طالب وقال عبیدۃ انا عبیدۃ بن الحرث بن عبد المطلب فقال عتبۃ لابنہ الولید قم یا ولید ابرز لعلی
فاختلفا بضربتین اخطأت ضربۃ الولید ووقعت ضربۃ علی رضی اللہ عنہ علی الید الیسری من الولید فابانتہا ثم
ثنی علیہ باخری فخر قتیلا۔ روی عن علی رضی اللہ عنہ انہ کان اذا ذکر بدرا وقتلہ الولید قال فی حدیثہ کانی انظر
الی ومیض خاتمہ فی شمالہ عند ما انبت یدہ وبہا اثر من خلوق فعلمت انہ قریب عہد بعروس

ترجمہ رافع غلام رسول خدا سے مروی ہے کہ جب بدر[ع] کی دن صبح ہوئی تو قریش نے عتبہ بن ربیعہ اور اوسکی بھائی شیبہ
اور اوسکے بیٹے ولید کو اپنے آگے کیا پس عتبہ نے جناب رسول خدا کو پکار کے کہا کہ اے محمد ہمسے لڑنے کیلیے قریش مین سے ایسے لوگون
کو بھیجو کہ جو ہمارے ہمسر ہون پس اون لوگون کیطرف تین جوان انصار مین سے نکلے عتبہ نے اونسے پوچھا کہ تم لوگ کون ہو اونہون

[ا] نور الابصار ۱۲

[ع] حضرت شاہ مردان علی مرتضی کا قول ہے کہ روز بدر ایک ایسی تند ہوا چلی کہ مثل اوسکے ندیکھی گئی تھی۔ پھر دوبارہ اسی طرح ہوا ے تیز چلی۔ پھر تیسری مرتبہ ویسی ہی باد تند اوٹھی۔ یہ تینون ہوائین کہ متعاقب آئین پہلی مین جبرئیل ایک ہزار مقرب فرشتون کے ساتھ آئے۔ دوسری مین میکائیل اور تیسری مین اسرافیل تھے (معارج النبوۃ) ۔۱۲

نے اپنا نسب بیان کیا عتبہ نے کہا کہ ہم کو تمسے لڑنیکی کچھ ضرورت نہین ہی ہمنے تواپنے بنی عم کو طلب کیا ہی پس جناب

رسول خدا نے انصار سے فرمایا کہ تم اپنے مقام پر پھر آؤ بعد اوسکے فرمایا کہ اے علیؑ اوٹھو اور اے حمزہؓ اوٹھو اور ای عبیدہؓ اوٹھو

اور اپنے حق کے اوپر لڑو کہ جس حق پر اللہ تعالےٰ نے تمھارے نبی کو مبعوث کیا ہے پس وہ لوگ کھڑے ہوے اور اون تینون

آدمیون کو مقابلے مین آئے چونکہ اونکے سرون کے اوپر خود تھے اس سبب سے کافرون نے اونکو نہ پہچانا پس عتبہ نے پوچھا کہ تم لوگ

کون ہو بتلاؤ اسلیے کہ اگر تم لوگ ہمارے ہمسر ہو توہم تمسے لڑینگے پس حضرت حمزہؓ نے کہا مین حمزہ بن عبد المطلب ہون اور مین

خدا کا شیر ہون اور اوسکے رسول کا شیر ہون عتبہ نے کہا کہ تم اچھے ہمسر ہو اور حضرت علیؑ نے فرمایا کہ مین علی ابن ابیطالب

ہون اور عبیدہؓ نے کہا کہ مین عبیدہ ابن حارث ابن عبد المطلب ہون۔ عتبہ نے اپنے بیٹے ولید سے کہا کہ اوٹھ اے ولید

اور علیؑ کا مقابلہ کر پس دونون آدمیون نے دو ضربین لگائین ولید کی ضرب تو خالی گئی اور حضرت علیؑ کی ضرب ولید کے

داہنے ہاتھ پر پڑی کہ وہ اوسکے بدن سے جدا ہو گیا بعد اوسکے آپنے دوسری تلوار ایسی ماری کہ ولید مقتول ہو کے گر پڑا

حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ جب آپ جنگ بدر اور قتل ولید یاد کرتے تھے تو فرماتے تھے کہ گویا مین اوسکے انگوٹھے کی چمک

کو دیکھ رہا ہون جو اوسکے بائین ہاتھ مین تھی اور جو اوسکے بدن سے جدا ہوا تھا اور اوس سے خوشبو آتی تھی پس مجھکو معلوم ہوا

کہ اسکی نئی نئی شادی ہوئی تھی۔

مستطرف ۱۳۰

قال مصعب بن الزبیر کان علی رضی اللہ عنہ حذرا فی الحروب شدید الروغان

لایکاد احد یتمکن منہ وکانت درعہ صدرا لاظہر لہا فقیل لہ اما تخاف ان توتی من

قبل ظہرک فقال اذا امکنت عدوی من ظہری فلا ابقے اللہ علیہ ان ابقی علے۔

ترجمہ کہا مصعب ابن زبیر نے کہ حضرت علی علیہ السلام لڑائیون مین بہت ہوشیار رہتے تھے اور اوسکی گھاتین خوب

جانتے تھے اور ممکن نہ تھا کہ کوئی شخص آپ پر زخم لگا سکے۔ آپکی زرہ فقط آگے کیلیے تھی پیچھا وسمین کچھ بھی نہ تھا لوگون نے

آپسے پوچھا کہ یاحضرت آپ اِس بات کو نہین ڈرتے کہ آپکا کوئی دشمن پیچھے سے آئے آپنے فرمایا کہ اگر مین اپنے دشمن کو پیچھے سے آنے دون تو خدا اوسکو باقی نرکھے اگر وہ مجھے اپنے قتل کے لیے باقی رکھے۔

وعن[۱] علی رضی الله عنه قال لما کانت لیلة بدر قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم من یستقی لنا من الماء فاحجم الناس قال فقمت فاحتضنت قربة ثم اتیت قلیبا بعید القعر مظلما فانحدرت فیه فاوحی الله الی جبرئیل و میکائیل تاهبوا لنصرة محمد صلی الله علیه وآله وسلم وحزبه فهبطوا من السماء لهم دوی یذهل من سمعه فلما حاذوا القلیب وقفوا وسلموا علی من عند آخرهم اکراما وتبجیلا وتعظیما **ترجمہ** حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جنگ بدر کی رات کو جناب رسولخدا نے فرمایا کہ کون ایسا ہے جو ہمارے واسطے پانی لائے یہ سنکر سب حیران کھڑے رہگئے مین اوٹھا اور ایک مشک بغل مین دبا کر ایک گہرے اور تاریک کنوئین پر آیا اور اوسمین اوترا پس حقتعالےٰ نے جبرئیل ومیکائیل علیہما السلام کو حکم دیا کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے گروہ خاص کی مدد کو آمادہ ہو چنانچہ فرشتے آسمان سے اوترے اونکے پرونکی آواز ایسی ہیبتناک تھی کہ جو سنتا تھا بدحواس ہو جاتا تھا جب اوس کنوئین کے مقابل آئے جسمین مین اوترا تھا تو وہان ٹھہر کر ہر فرشتے نے بہ تعظیم وتکریم مجھے سلام کیا اور کوئی اون فرشتوئین سے باقی نہین رہا کہ جسنے مجھے سلام نکیا ہو۔

[۱] مسند امام احمد حنبل ۱۲
[۲] نور الابصار ۱۲
[۳] سیرت ابن ہشام
دیکھو ۱۲
نور الابصار ۱۲

ومن[۲] شجاعته رضی الله عنه ما وقع علی یدیه فی غزوة بدر وکان عمره اذ ذاک سبع وعشرین سنة

ترجمہ اور آپکی شجاعت مین سے وہ کام ہین جو آپنے اپنے ہاتھ سے جنگ بدر مین کیے اور اوسوقت آپکا سن مبارک ستائیس[۲۷] برس کا تھا۔

اخبار[۳] معتبرہ مین آیا ہے کہ جنگ بدر مین ستر مشرکین مارے گئے جنمین سے جناب امیر علیہ السلام نے بلاشرکت غیر تینتیس[۳۳] آدمی قتل کیے۔

خرج[۴] النبی صلی الله علیه وآله وسلم (یوم احد) بالمسلمین فنفق النفاق بین جماعة من المسلمین من الذین خرجوا مع رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فرجع قریب من ثلثهم وبقی مع النبی صلی الله علیه وآله وسلم سبعمائة من المسلمین فالتقی الجمعان واشتد الحرب واضطرب المسلمون واستشهد حمزة وجماعة من المسلمین

وقتل من مقاتلته المشركين اثنان وعشرون رجلا نقل اصحاب المغازی ان علیا رضی الله عنه قتل منهم
سبعة طلحة بن طلحة وعبد الله بن جميل وابا الحكم بن الاخنس وسباع بن عبد العزى وابا امية بن
مغيرة وهولاء الخمسة متفق على انه رضی الله عنه قتلهم والاثنان مختلف فيهما قال ابن اسحق كان الفتح يوم
احد بصبر علی رضی الله عنه وروی الحافظ محمد بن عبد العزیز الجنابذی فی کتابه معالم العترة النبوية مرفوعا
الی قیس بن سعد عن ابیه انه سمع علیا رضی الله عنه یقول اصابتنی یوم احد ست عشرة ضربة سقطت
الی الارض فی اربع منهن فجاء رجل حسن الوجه طیب الریح واخذ بضبعی فاقامنی ثم قال اقبل علیهم
فانك فی طاعة الله ورسوله وهما عنك راضیان قال علی فاتیت النبی صلی الله علیه وآله وسلم فاخبرته
فقال یا علی اقر الله عینك ذاك جبرئیل علیه السلام وهذه الغزوة ذکرها الله تعالی فی سورة آل عمران
فی قوله واذ غدوت من اهلك تبوئ المؤمنین مقاعد للقتال والله سمیع علیم ترجمہ

روایت ہی کہ جب رسول خدا جنگ احد مین مسلمانون کو ہمراہ لیکے باہر تشریف لائے تو مسلمانون کی ایک گروہ نے (جو آپکے ساتھ
باہر آئے تھے) اپنے نفاق کو ظاہر کیا پس قریب ثلث لشکر کے پھر گیا اور آنحضرت کے ساتھ فقط سات سو مسلمان باقی
رہ گئے آخر لشکر کفار سے مقابلہ ہوا اور سخت لڑائی ہوئی مسلمانون مین اضطراب پیدا ہوا اور حضرت حمزہؑ مع ایک گروہ کے
مسلمانون میں سے شہید ہوے اور مشرکون کی دلیرون میں سے بائیس آدمی مارے گئے جن لوگون نے کہ جناب رسول خدا کے غزوات
مین کتابین لکھی ہین اون لوگون سے منقول ہی کہ حضرت علیؑ نے اونمین سے سات آدمیون کو قتل کیا - ایک طلحہ بن طلحہ
دوسرا عبد الله بن جمیل - تیسرا ابو الحکم بن اخنس - چوتھا سباع بن عبد العزی - پانچوان ابو امیہ بن مغیرہ - ان پانچون کے
باب مین سب کا اتفاق ہی کہ حضرت علی علیہ السلام نے انکو قتل کیا اور دو آدمیون مین اختلاف ہی - ابن اسحق کا قول ہی کہ
احد کی لڑائی فقط علی کے صبر وثبات کیوجہ سے فتح ہوئی اور روایت کی ہی حافظ محمد بن عبد العزیز جنابذی نے اپنی کتاب

ف عن الکلبی قال خطب عمر یوم الجمعة فقرأ آل عمران ... ان الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعان ... قال لما کان یوم احد هزمنا ففررت حتی صعدت علی الجبل فلقد رأیتنی انزو کأننی اروی حتی اجتمعنا علی الجبل فنزلت الآیة ... کنز العمال ... جریر وابن المنذر

معالم العترة النبویہ مین (مرفوعًا) قیس ابن سعد کیطرف کہ اونہون نے اپنے باپ سے روایت کی ہی کہ مین نے علیؑ کو یہ کہتے

ہوے سنا کہ احد کی لڑائی مین سولہ ضربین میرے بدن پر لگین کہ اونمین سے چار ضربون مین مین زمین پر گر پڑا اور ہر دفعہ کے

گرنے مین ایک شخص نہایت خوبصورت اور خوشبو میرے پاس آتا تھا اور میرا بازو پکڑ کے مجھکو کھڑا کر دیتا تھا بعد اوسکے

کھتا تھا کہ کافرون کے اوپر حملہ کرو اسلیے کہ تم خدا اور اوسکے رسولؐ کی اطاعت مین ہو اور وہ دونون تم سے راضی ہین

حضرت علیؑ فرماتے ہین کہ مین جناب رسولؐ خدا کے پاس آیا اور اونسے یہ کیفیت بیان کی آپنے فرمایا کہ یا علیؑ اللہ تعالے تمہاری

آنکھون کو ٹھنڈا کرے یہ جبرئیل تھے اور اس لڑائی کا ذکر اللہ تعالے نے سورہ آل عمران کی اس آیت مین فرمایا ہی۔

وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ **یعنی** یاد کر جسوقت کہ صبحکو

تو اپنے اہل وعیال سے باہر نکل کے مومنون کے لیے مقامات لڑائی کے معین کرتا تھا اور اللہ سننے والا ہی او جاننے والا ہے۔

وعن ابی رافع[1] قال لما قتل علی اصحاب الویة المشرکین یوم احد قال النبی صلی اللہ علیه واٰله وسلم علی منی وانا منه

وقال جبریل انا منکما **ترجمہ** ابو رافع سے منقول ہی کہ جب روز جنگ احد علیؑ نے کافرونکے علم بردارونکو قتل کیا

تو جناب رسولؐ خدا نے فرمایا کہ علیؑ مجھسے ہے اور مین اوس سے ہون اور حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ مین تم دونون مین سے ہون۔

وعن عکرمة[2] قال قال علی لما تخلی الناس عن رسول اللہ صلی اللہ علیه واٰله وسلم یوم احد نظرت فی القتلی فلم ارٰ

رسول اللہ صلی اللہ علیه واٰله وسلم فقلت واللہ ما کان لیفر وما اراہ فی القتلی ولکن اللہ غضب علینا

بما صنعنا فرفع نبیه فما فی خیر من ان اقاتل حتی اقتل فکسرت جفن سیفی ثم حملت علی القوم فافرجوا

الی فاذا برسول اللہ صلی اللہ علیه واٰله وسلم بینهم **ترجمہ** اور عکرمہ سے روایت ہی کہ حضرت علیؑ نے فرمایا

کہ جب لوگ احد کی لڑائی مین جناب رسولؐ خدا کو چھوڑ کے چلے گئے تو مینے لاشون مین تلاش کیا کہین آنحضرت کو نپایا پس

مینے اپنے دلمین کہا کہ واللہ ممکن نہین کہ آنحضرت بھاگ گئے ہون اور لاشونمین مین اونکو پاتا نہین شاید اللہ تعالے ہمارے اوپر

[1] مسند امام احمد حنبل ۱۲

[2] اسد الغابہ ۱۲

ولما فر الناس یوم حنین عن النبی صلعم لم یبق معه الا اربعة ثلاثة من بنی ہاشم ورجل من غیرہم علی بن ابی طالب والعباس وابو سفیان بن الحرث اخذ بالعنان وابن مسعود من جانبه الایسر ولا یقبل احد من المشرکین جہته صلعم الا قتل ۱۲ (سیرة الحلبیه)

غضبناک ہوا بسبب اوس کام کے جو ہمنے کیا اور اپنے نبی کو آسمان پر اوٹھا لیا پس بعد آنحضرت کے مجھکو دنیا مین رہنے سے کیا فائدہ مین اِسقدر لڑونگا کہ قتل کیا جاؤن چنانچہ مینے اپنی تلوار کے میان کو توڑ ڈالا اور قوم کفار پر حملہ کیا پس آخر کو لوگ میرے مقابلے سے بھاگ گئے جب رستہ کشادہ ہوا تو مین نے جناب رسول خدا کو اونکے درمیان مین دیکھا۔

وقال[۱] علی علیہ السلام اول الحرب شکوی واوسطها نجوی وآخرها بلوی الحیوان جسم نام حساس اذا ارتفع الوضیع وضع الرفیع علة الفرار فی الحرب المعصیة دلیله قوله تعالی ان الذین[ع] تولوا منکم یوم التقی الجمعان

ترجمہ اور فرمایا علی علیہ السلام نے کہ لڑائی کی پہلے بیماری اور شکایت ہی اور اوسکے درمیان مین مشورہ کرنیکی ضرورت ہوتی ہے اور اوسکے آخر مین اوسکا انجام معلوم ہوتا ہی حیوان ایک جسم ہی کہ نمو کرتا ہی اور صاحب حس ہوتا ہی جسوقت کہ کم مرتبہ بلند ہوتا ہی تو بلند مرتبہ پست ہو جاتا ہی علت بھاگنے کی لڑائی مین معصیت ہی اور دلیل اوسکی اللہ تعالےٰ کا یہ قول ہی (ترجمہ آیت) بتحقیق کہ جن لوگون نے پیٹھ پھیری تم لوگون میں سے جبکہ ملاقات کی دو لشکرون نے سوائے اسکے نہین ہے کہ لغزش دی انکو شیطان نے"

وچون[۲] رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دانست کہ نوفل بن خویلد در لشکر قریش است دعا فرمود کہ اللھم اکفنی خویلد۔ در روز بدر خویلد نعرہ می زد کہ اے معشر قریش امروز روز رفعت وعلا است چون دید کہ قوم ہزیمت گشتہ رفتند فریاد بر آورد کہ اے آل انصار از کشتن ما چہ فائدہ ما را اسیر کنید وخونبہا بستانید آخر الامر جابر بن امیہ انصاری اورا اسیر کردہ در پیش انداختہ بمنزل خود می برد ناگاہ حیدر کرار رضی اللہ عنہ او را پیش آمد وچون نوفل دید کہ علی رضی اللہ عنہ متوجہ اوست با جابر گفت کہ اے برادر انصاری بلات وعزے کہ من مردے را می بینم کہ قصد من دارد بگوے کہ این چہ کس است جابر گفت علیؑ ابن

[۱] نور الابصار ۱۲
[۲] مدارج النبوۃ ۱۲

ع[۱] واضح ہو کہ یہ آیت جنگ احد مین مسلمانون کے فرار کے متعلق نازل ہوئی۔ مدارج النبوۃ مین مذکور ہی کہ احد کے دن جب منافقانے گریز کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکارنا شروع کیا یا ایھا الناس انی رسول اللہ علیکم قد وعدنی النصر فالی این الفرار یعنے "اے لوگو مین اللہ کا رسول ہون تمہارے اوپر اور اللہ نے مجھسے فتح کا وعدہ کیا ہے پس تم کہان بھاگے جاتے ہو"۔ یہ آواز لوگ سنتے تھے اور قطعًا کھڑے نہین ہوتے تھے۔ اسیطرح جنگ حنین مین بھی یارون نے گریز کی تھی اور باوجودیکہ آنحضرت پکارتے جاتے تھے کہ الی این ایھا الناس یعنے "اے لوگو کہان بھاگے جاتے ہو"۔ لیکن شدت تعجیل سے کوئی پیچھے پھر کر بھی نہ دیکھتا تھا۔ ۱۲ (مدارج النبوۃ)

ابیطالب است رضی اللہ عنہ نوفل گفت واللہ کہ در کشتن قوم خود ہیچ کس را ازین شخص سریع تر ندیدم درین اثنا مرتضی رضی اللہ

عنہ بر سر او رسیدہ تیغ بجانب نوفل انداخت شمشیر وی بر سر نوفل محکم شد انگاہ امیر تیغ خود را از سر او جدا ساختہ بر ساق او زد

چنانکہ قلم شد و بضرب دیگر مہم او را تمام ساخت و چون بمجلس شریف نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسید از آنحضرت صلعم شنید کہ

میگفت ہیچکس از حال نوفل خویلد خبرے دارد علی رضی اللہ عنہ گفت کہ من او را کشتم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکبیر گفت و

فرمود الحمد للہ الذی اجاب دعائی وگویند کہ از لشکر مخالفان ہفتاد نفر کشتہ گشتند و ہفتاد نفر اسیر گشتند و

ازین جملہ سی وشش کس را مرتضیٰ علی رضی اللہ عنہ بقتل رسانید۔

ترجمہ یعنی جب رسول خدا نے جانا کہ نوفل بن خویلد لشکر قریش مین ہی تو دعا فرمائی کہ بار خدایا خویلد کو مجھسے کفایت کر

(یعنے خویلد قتل کیا جاے) جنگ بدر کے روز خویلد نعرہ مارتا تھا کہ اے گروہ قریش آجکا دن رفعت اور بلندی کا ہی جب

اوسنے اپنی قوم کو دیکھا کہ بھاگی جاتی ہی تو چلانے لگا کہ اے گروہ انصار ہمارے مارنے سے کیا فائدہ ہمکو گرفتار کرو اور خونبہا

لیلو آخر کو جابر بن امیہ انصاری نے اوسکو گرفتار کیا اور اپنے مقام مین لاتا تھا ناگاہ حیدر کرار سامنے آئے جب نوفل نے

دیکھا کہ علیؑ اوسکی طرف متوجہ ہین تو جابر سے کہا کہ اے برادر انصاری قسم ہی لات وعزی کی کہ مین اس شخص کو دیکھتا ہون

کہ ہیر مارنیکا قصد رکھتا ہے بتا یہ کون شخص ہے جابر نے کہا کہ یہ علیؑ ابن ابیطالب ہین نوفل نے کہا کہ واللہ مین نے اپنی قوم کے

قتل کرنے مین اس شخص سے زیادہ تیز کسیکو نہین دیکھا۔ اس اثنا مین جناب مرتضیؑ اوسکے سر پر پہونچگئے اور نوفل کو تلوار

ماری وہ اوسکے سر پر پڑی بعد اوسکے حضرت امیرؑ نے اپنی تلوار اوسکے سر سے علیحدہ کرکے اوسکی پنڈلی پر ماری چنانچہ وہ قلم

ہوگئی پھر ایک ضرب ایسی لگائی کہ اوسکا کام تمام ہوگیا۔ جب مجلس شریف نبوی مین پہونچے تو آنحضرت کو یہ کہتے ہوئے سُنا

کہ کوئی شخص نوفل بن خویلد کے حال سے بھی واقف ہی علیؑ نے کہا کہ مین نے تو اوسے مار ڈالا رسول خدا نے تکبیر کہی اور فرمایا

کہ شکر ہے خدا کا کہ اوسنے میری دعا قبول کی۔ کہتے ہین کہ مخالفون کے لشکر مین سے ستر آدمی مارے گئے اور ستر آدمی گرفتار ہوئے

اوسمین سے چھتیس آدمیون کو مرتضیٰ علیؑ نے قتل کیا۔

عنؑ بریدة قال حاضرنا خیبر فاخذ اللواء ابوبکر رضی الله عنه فلم یفتح له ثم اخذ عمر رضی الله عنه من الغد

فرجع ولم یفتح له واصاب الناس شدة وجهد فقال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم انی دافع اللواء غدا الی

رجلؑ یحبه الله حتی یفتح الله علی یدیه فبتنا طیبة انفسنا ان یفتح غدا فلما رسول الله صلی الله علیه وآله

وسلم الفجر قام قائما فدعا باللواء والناس علی مصافهم ثم دعا علیا فاخذ رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم

الرایة فهزه ثم قال من یاخذها بحقها فقال فلان انا فقال امط فجاء آخر فقال انا فقال امط ففعل ذلک

مرار الجماعة ثم قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم والذی کرم وجه محمد لاعطینها رجلا

لم یهزم هاک یا علی فانطلق بها ففتح الله خیبر علی یدیه قال فبرز الیه من خیبر مرحب وهو

یرتجز ویقول ؎ قد علمت خیبر انی مرحب ÷ شاکی السلاح بطل مجرب ÷ اذا اللیوث اقبلت تلهب ÷

اطعن احیانا وحینا اضرب ÷ فاجابه علیؑ وقال ؎ انا الذی سمتنی امی حیدره ÷ کلیث

غابات کریه المنظره ÷ عبل الذراعین شدید القصره ÷ اضرب بالسیف وجوه الکفره ÷ ثم ضرب

بالسیف راس مرحب ففلقه ثم قال علی وجئت براس مرحب الی بین یدی رسول الله صلی الله علیه

وآله وسلم فسر بذلک ودعا لی وذکر احمد بن حنبل فی الفضائل ایضا انهم سمعوا تکبیرا من السماء

فی ذلک الیوم وقائلا یقول لا سیف الا ذوالفقار ولا فتی الا علیؑ فاستاذن

حسان بن ثابت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ان ینشد شعرا فاذن له فقال ؎

جبریل نادی معلنا ÷ والنقع لیس بمنجلی ÷ والمسلمون قد احدقوا

حول النبی المرسل ÷ لا سیف الا ذوالفقار ÷ ولا فتی الا علیؑ

له مسند احمد حنبل [illegible]

عه وفی حدیث ابی هریرة عند مسلم نحوه وفیه قال عمر ما احببت الامارة الا ذلک الیوم (اصابه)

ف عن جابر بن سمرة قالوا یا رسول الله من یحمل رایتک یوم القیامة قال من عسی ان یحملها یوم القیامة الا من کان یحملها فی الدنیا علی بن ابی طالب (عینی شرح صحیح بخاری)

ترجمہ - بریدہ سے مروی ہے کہ جنگ خیبر مین جب ہملوگ حاضر ہوے تو حضرت ابو بکر نے علم لیا لیکن قلعہ فتح نہوا دوسر

صبحکو حضرت عمر نے علم لیا اور بے نیل مرام واپس آئے اور قلعہ فتح نہو سکا اِسبات سے لوگونکو بہت مشقت اور پریشانی ہوئی

پس آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ مین کل صبحکو یہ نشان ایسے شخص کو دونگا جسے خدا دوست رکھتا ہی تا کہ اللہ تعالےٰ اوسکے ہاتھون پر

فتح عنایت فرمائے - راوی کہتا ہی کہ ہملوگونے ساری رات خوشی مین کاٹی کہ صبحکو فتح ہوگی پس جب رسول اللہ صلعم نے نماز

صبح کی پڑہی تو کھڑے ہوکر نشان طلب کیا اوسوقت لوگ لڑائی کی صفون مین تھے آنحضرتؐ نے علی مرتضیٰؑ کو بلایا اور

نشان کو اپنے دست مبارک مین لیکر خوب ہلا کر فرمایا کہ اِس نشان کو اِسکے حق کی ساتھ کون لیتا ہی ایک نے کہا مین لیتا ہون

فرمایا علیحدہ رہ پھر دوسرے نے کہا کہ مجھے دیجیئے آپنے فرمایا علیحدہ رہ چنانچہ بہت سے آدمیون کو آپنے یہی جواب دیا پھر فرمایا کہ

قسم ہے اوس ذات کی جسنے روے محمدؐ کو بزرگی دی ہی مین یہ نشان اوس شخص کو دونگا جو لڑائی سے نہ بھاگا ہو پھر فرمایا کہ

اے علیؑ تم اِس نشان کو لو چنانچہ حضرت علیؑ نے اوس نشان کو لیا اور اللہ تعالے نے اونکے ہاتھون پر فتح دیؑ - راوی

کہتا ہے کہ اہل خیبر سے مرحب نام ایک شخص حضرت علیؑ کیطرف یہ رجز پڑھتا ہوا آگے بڑہا کہ مَین مرحب ہون ہتھیار بند اور

پہلوان ہون آزمودہ کار جب شیر مقابلے کو آتے ہین تو لڑائی کی آگ بھڑکتی ہے - اوسوقت مین کبھی نیزہ لگاتا ہون اور

ع ۵ عینی - شرح صحیح بخاری وغیرہ کتب معتبرہ مین لکھا ہی کہ جب خیبر کو جناب علی مرتضےٰؑ نے فتح کیا تو حسب اجازت حضرت رسولخداؐ کی حسان بن ثابت نے یہ اشعار جناب امیرؑ کی شان مین موزون کرکے پڑھے

وکان علی ارمد العین یبتغی ۔۔۔ دواء فلما یحسن مداویا

علیؑ کو آشوب چشم تھا اور آپ تلاش کرتے تھے دوا کو پس جس وقت کہ کوئی اچھا دوا کرنے والا آپ نے نپایا

حباہ رسول اللہ منہ بتفلہ ۔۔۔ فبورک مرقیا وبورک راقیا

باز رکھا اون کو رسول خدا نے اوس آشوب سے بسبب اپنی لعاب دہن کے پس مبارک تھا وہ کہ جسپر افسون کیا گیا اور مبارک تھا افسون کرنیوالا

وقال ساعطی الرایۃ الیوم صارما ۔۔۔ فذاک محب للرسول مواتیا

اور فرمایا نبیؐ نے کہ مین عنقریب آج ایسے بہادر او شیر کو نشان عطا کرونگا جو رسول کو دوست رکھنے والا اور اوس سے موافقت کرنیوالا ہے

یحب النبی والالہ یحبہ ۔۔۔ فیفتح ہا تیک الحصون التوالیا

دوست رکھتا ہی وہ شخص نبیؐ کو اور اللہ اوس شخص کو دوست رکھتا ہی پس فتح کریگا وہ اس مقام مین سب قلعونکو جو پے درپے ہین

فاقضی بہا دون البریۃ کلہا ۔۔۔ علیا وسماہ الوزیر المواخیا

پس خاص کیا رسول خدا نے اِس صفت کو علاوہ سب خلق کے فقط علیؑ کو اور اونکا نام رکھا وزیر اور بھائی

کبھی تلوار سے مارتا ہون۔ حضرت علیؑ نے اوسکے جواب مین فرمایا کہ مین وہ شخص ہون کہ میری مان نے میرا نام حیدر رکھا۔
مین مثل شیر نیستان کے مہیب صورت ہون میرے بازو چوڑے ہین اور گردن سخت ہی مین کافرونکے منھ پر تلوار مارتا ہون یہ فرماکر
مرحب کے سر پر ایسی تلوار ماری کہ دو ٹکڑے ہوگیا۔ حضرت علیؑ فرماتے ہین کہ مین نے مرحب کے سر کو لاکر جناب رسولؐ خدا کے سامنے
رکھدیا آپ بہت خوش ہوے اور میرے لیے دعا فرمائی۔ امام احمد حنبل فضائل مین یہ بھی ذکر کرتے ہین کہ اوسدن لوگون نے
آسمان سے تکبیر کی آوازین سنین اور کسی کو یہ کہتے سنا کہ ذوالفقار کے سوا کوئی تلوار نہین اور علیؑ کے سوا کوئی جوانمرد نہین
چنانچہ حسان بن ثابت نے باجازت آنحضرت صلعم چند اشعار موزون کیے جنکا ترجمہ یہ ہے۔ کہ جبرئیلؑ نے ظاہر ہوکر باواز
بلند پکارا جبکہ ہنوز گرد و غبار لڑائی کا دفع نہین ہوا تھا اور مسلمان نبی مرسل کے گرداگرد کھڑے ہوے تھے کہ ذوالفقار کے
سوا کوئی تلوار نہین ہے اور علیؑ کے سوا کوئی جوانمرد نہین۔

و[۱] اعطاه النبی صلی الله علیه وآله وسلم اللواء فی مواطن کثیرة سیما یوم خیبر واخبر رسول الله صلی الله علیه
وسلم ان الفتح یکون علی یدیه وقال جابر بن عبد الله ان علیا حمل یومئذ باب حصنها علی ظهره
حتی صعد المسلمون علیه ففتحوها **ترجمہ** اور عطا فرمایا علی مرتضیٰؑ کو جناب رسولؐ خدا نے اپنا نشان بہت
سے مقامات مین خصوصاً جنگ خیبر مین۔ اور خبر دی آنحضرت نے کہ قلعہ اوسکے ہاتھ سے فتح ہوگا۔ اور جابر بن عبد اللہ سے مروی ہی کہ
تحقیق علیؑ اوسدن قلعہ کے دروازے کو اپنی پیٹھ پر اوٹھائے ہوے تھے اور سب مسلمان اوسی پر چڑھ کے خندق سے پار اوترتے تھے بعد اوسکے قلعہ کو فتح کرلیا۔

ونقل[۲] است کہ از وادی حنین شخصے از مشرکان ابو جرول نام بر شترے سوار رو بمسلمانان نہاد و او شجاع و سفاک و بیباک بود کہ
ہیچکس از مبارزان عرب پای در میدان ننہادی و در برابر او دست جرأت از آستین جلادت بیرون نیاوردے۔ ابو جرول
از سر تہور و غرور رجزے می خواند و مبارزے می طلبید و اصحاب کرام رضوان الله تعالیٰ علیہم اجمعین در محاربہ آن کافر متکبر
توقف می نمودند کہ ناگاہ شیر بیشہ ہیجا امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ متوجہ ابو جرول شد و بزخم تیغ آبدار دمار از آن

[۱] صواعق محرقہ و تاریخ الخلفاء
[۲] معارج النبوۃ ۱۲

خاکسار برآورد و بسجنیش فرستاد اہل اسلام از ملاحظہ این صورت مستظہر و قوی دل گشتند و مشرکان خوار و نگونسار شدند

ترجمہ یعنی نقل ہے کہ میدان حنین مین مشرکین مین سے ایک شخص جسکا ابوجرول نام تھا اونٹ پہ سوار ہوکے مسلمانون

کیطرف آیا اور وہ ایسا بہادر اور خونریز اور بیباک تھا کہ کوئی شخص عرب کی پہلوانون مین سے اوسکا مقابلہ نہین کرسکتا تھا

اَبوجرول نہایت غصے اور غرور سے رجز پڑہتا تھا اور اپنا مقابل طلب کرتا تھا اور اصحاب کرام اوس کافر سے لڑنہین

تامل کرتے تھے کہ ناگاہ شیر بیشہ جنگ امیر المومنین علی مرتضیٰؑ ابوجرول کیطرف متوجہ ہوے اور ایک ہی ضرب تیغ مین اوسکو قتل

کرکے دوزخ مین پہونچادیا اہل اسلام اِس امر کو دیکھ کے نہایت قوی دل ہوے اور مشرک خوار و ذلیل ہوگئے۔ انتہی۔

ناقلان[ل] آثار سلف چنین گفتہ اند کہ در حدیبیہ بعد از تعداد و شروط صلح چون قلم و دوات و سائر ادوات کتابت مرتب

گشت حضرت مقدس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس بن خولی انصاری را طلبداشت تا بکتابت عہدنامہ قیام نماید۔

سہیل گفت ای محمدؐ این کتاب را پسر عم تو علیؑ ابن ابیطالب نویسد بنابر التماس سہیل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی را رضی

اللہ عنہ بفرمود بنویس بسم اللہ الرحمن الرحیم سہیل گفت بخدا سوگند کہ ما رحمن را نمی شناسیم کہ چہ کس است

بنویس کہ باسمک اللھم مسلمانان گفتند کہ ما بغیر از بسم اللہ الرحمن الرحیم چیزے دیگر نمی نویسیم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرمود ای علیؑ بنویس باسمک اللھم امیر المومنین بفرمودہ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمل فرمود بعد ازان

فرمود کہ بنویس کہ ھذا ما قضی علیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیؑ آنرا بنوشت سہیل گفت

ما برسالت تو اعتراف نداریم و اگر میدانستیم کہ تو رسولؐ خدائی ترا از دیار و خانہ او کے منع میکردیم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم فرمود کہ ای علیؑ لفظ رسول را حک ساز و بجاے او ابن عبد اللہ ثبت کن و چون خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت

امیر را رضی اللہ عنہ بحک لفظ رسول دلالت فرمود علیؑ گفت واللہ کہ من وصف رسالت ترا محو نگردانم و بروایتے سہیل

عمرو گفت ای علیؑ رسولؐ اللہ را محو کن و گرنہ من ازین مصالحہ بیزارم امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ صحیفہ را از دست بینداخت

ل معارج النبوۃ ومدارج النبوت ۲

و بعد از آن دست بشمشیر برد تا مشرکان را ازین حکومت معزول کند حضرت صلی الله علیه و آله و سلم فرمود بگذار ای علی امیر

فرمود که یا رسول الله مرا مراعات ادب و تعظیم جانب تو مانع می آید که من این کلمه را محو کنم رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم آن

صحیفه را گرفته لفظ رسول الله را خود محو کرد و علی مرتضی را فرمود که در سلک تحریر آرد و از مسلمانان ابوبکر ابن ابی قحافه و

عمر بن الخطاب و عبد الرحمن بن عوف و سعد بن ابی وقاص و عثمان بن عفان و ابو عبیده بن الجراح و محمد بن مسلمه و ابو جندل

بن سهیل رضی الله عنهم اسامی شریفه ایشان را درین صحیفه ثبت نمودند و از کفار حویطب بن عبد العزی و مکرز بن حفص و

جمعی دیگر شهادت خود بر آنجا نوشتند و بنو خزاعه در عهد پیغمبرے آمدند و بنو بکر توسل بقریش جستند و چون از تحریر صلحنامه

فارغ شد یاران بغایت اندوهناک و محزون گشتند و مقصود ایشان بود که همدران سال نتیجه خواب پیغمبر صلی الله علیه و آله

و سلم ظاهر گردد و فتح مکه میسر شود و مسلمانان شادکام مسجد حرام در آیند و شرائط زیارت کعبه قیام نمایند در خاطر بعضے از

اهل اسلام شبهه ها آمد که مناسب عقیده ایشان بود حضرت عمر بن الخطاب رضی الله عنه میفرماید که در آمد دران روز در

دل من شکے و امر عظیم و مراجعت کردم با حضرت صلی الله علیه و آله و سلم که هرگز مثل آن نکرده بودم و رفتم به نزد رسول و گفتم

که آیا تو پیغمبر بر حق نیستی فرمود بلی هستم گفتم نه ما بر حقیم و مخالفان بر باطل گفت بلی گفتم پس چرا این همه مذلت و حقارت کشیم

و باین طور صلح نموده باز گردیم آنحضرت فرمود ای پسر خطاب بدرستیکه من فرستاده خدا ایم و نافرمانی وی نمیکنم و وے

ناصر و معین من است و گفت که شما را فراموش شد که در روز احد راه گریز پیش گرفته بودید و من شما را می خواندم و هیچیک

از شما را بمن مجال التفات نبوده و فراموش کردید روز احزاب را که دشمنان از اعلی و اسفل متوجه بودند و آنچه وعده

خدا ایتعالی بود بانجاز پیوست بعد از ان حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم رو بجانب علی آورده فرمود که یا علی ترا مثل

این واقعه رو خواهد نمود و شمه ازین واقعه آنکه در لشکر صفین که میان امیر المومنین و معاویه مدت مقابله و مقاتله بعد

و دراز کشید عاقبت منجر بصلح قرار یافت و چون عهدنامه می نوشتند کاتب نوشت که این کتابت مصالحه امیر المومنین

علی است رضی اللہ عنہ معاویہ گفت لفظ امیر المومنین محو سازو بنویس کہ علی ابن ابیطالب من اگر میدانستم کہ علی امیر المومنین
است باوی مقاتلہ نمیکردم و متابعت اومی نمودم امیر المومنین علی گفت رضی اللہ عنہ کہ صدق رسول اللہ بعد از ان
کاتب را گفت کہ ہمچنانکہ معاویہ میگوید بنویس - **ترجمہ** راویان اخبار شیعین نے اسطرح بیان کیا ہی کہ حدیبیہ مین بعد
شمار ہونے شرائط صلح کے جب قلم دوات اور سب سامان لکھنے کا اکھٹا ہوا تو حضرت مقدس نبوی نے اوس بن خولی انصاری
کو بلایا کہ عہدنامے کو لکھے سہیل نے کہا کہ ای محمدؐ اس عہدنامے کو تیرے چچا کا بیٹا علی ابن ابیطالب لکھے پس انحضرت نے علیؑ
کو فرمایا کہ لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سہیل نے کہا کہ خدا کی قسم ہم رحمان کو نہین پہچانتے کہ کون شخص ہے لکھو کہ باسمک اللہم
مسلمانون نے کہا کہ ہم بغیر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے دوسری چیز نہین لکھتے جناب رسولؐ خدا نے فرمایا کہ اے علی لکھدو باسمک اللہم
امیر المومنین نے حضرت سید المرسلین کے فرمانے پر عمل کیا بعد اوسکے انحضرت نے فرمایا کہ لکھو کہ منظور کیا اس صلحنامہ کو محمدؐ رسول اللہ
نے جب علیؑ نے اوسکو لکھا سہیل نے کہا کہ ہم تو تمہاری رسالت کا اقرار ہی نہین کرتے اور اگر ہم جانتے کہ تم رسولؐ خدا
ہو تو تمکو تمہارے شہر اور خانہ خدا سے کیون باز رکھتے انحضرت نے فرمایا کہ اے علی لفظ رسول کو چھیل ڈالو اور بجا اوسکے
ابن عبد اللہ لکھدو جب سرور عالمؐ نے حضرت امیرؑ کو لفظ رسول کے چھیلنے کا حکم فرمایا تو علی نے کہا کہ واللہ مین آپکے وصف
رسالت کو محو نکرونگا اور ایک روایت مین ہی کہ سہیل عمرو نے کہا کہ ای علی لفظ رسول اللہ کو مٹا ڈالو ورنہ مین اس
مصالحہ سے بیزار ہون امیر المومنین علیؑ نے کاغذ کو اپنے ہاتھ سے پھیکدیا اور اپنی تلوار کیطرف ہاتھ لیگئے تا کہ شر کو نکو
اس حکومت سے باز رکھین انحضرت نے فرمایا کہ چھوڑ دو اے علی حضرت امیر نے فرمایا کہ یا رسول اللہ مجھکو آپکی رعایت ادب
و تعظیم مانع ہوتی ہے کہ مین اس کلمے کو محو کرون رسولؐ خدا نے اوس کاغذ کو لیکے لفظ رسول اللہ کو خود محو کر دیا
اور علی مرتضیٰ کو فرمایا کہ لکھین اور مسلمانون مین سے ابو بکر ابن ابو قحافہ اور عمر بن خطاب اور عبد الرحمٰن بن عوف و سعد بن
ابی وقاص اور عثمان بن عفان اور ابو عبیدہ بن جراح اور محمد بن مسلمہ اور ابو جندل بن سہیل رضی اللہ عنہم ان سب کے

نام اِس صلحنامہ مین لکھے گئے اور کفار کیطرف سے خویطب بن عبد العزی اور مکرز بن حفص اور ایک ورگروہ نے اپنی گواہیان
اوسپر لکھین اور بنو خزاعہ آنحضرت کے عہد مین داخل ہوے اور بنو بکر قریش کیطرف ہوے اور بعد تحریر صلحنامہ صحابہ نہایت
اندوہناک ور محزون ہوے اور مقصود اونکا یہ تھا کہ اوسی سال نتیجہ جناب رسول خدا کے خواب کا ظاہر ہو جاے اور فتح مکہ
میسر ہو اور مسلمان بخوشی تمام مسجد حرام مین داخل ہون اور زیارت کعبہ کے شرائط بجا لاوین لہذا بعض اہل اسلام کے
دلمین ایسے شبہے آئے کہ اونکے عقیدے کے مناسب نہ تھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ میرے دلمین اوس روز
بہت بڑا شک پیدا ہوا اور مین نے آنحضرت سے ایسی مراجعت کی کہ ہرگز مثل اوسکے کبھی نہ کی تھی اور مین آپکے پاس گیا اور
کہا کہ کیا تم پیغمبر برحق نہین ہو حضرت نے فرمایا کہ ہان مین بیشک پیغمبر برحق ہون مین نے کہا کہ کیا ایسا نہین ہے کہ ہم حق پر
ہین اور ہمارے مخالف باطل پر آنحضرت نے کہا کہ ہان ایسا ہی ہے مین نے کہا کہ پھر کیا وجہ ہے کہ ہم یہ سب ذلت وحقارت
اوٹھائین اور اِسطرح صلح کرین آنحضرت نے فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے بدرستیکہ مین خدا کا بھیجا ہوا ہون اور اوسکی نافرمانی
نہین کرتا اور وہ میرا مددگار و معین ہے اور فرمایا کہ تمکو بھول گیا کہ احد کی لڑائی مین بھاگے اور مین نے تمکو بلایا اور کسی
شخص نے تم مین سے میری طرف التفات بھی نہ کیا اور تم بھول گئے جنگ احزاب کو کہ دشمن ہر طرف سے متوجہ تھے اور جو کچھ کہ
وعدہ خدا یتعالے کا تھا وہ وفا ہوا بعد ازان حضرت رسالت پناہ نے علی کیطرف روے مبارک کرکے فرمایا کہ یا علی تم کو
بھی ایسا ہی واقعہ پیش آویگا اور تھوڑا سا بیان اُس واقعہ کا یہ ہے کہ جب جنگ صفین مین امیر المومنین علی اور معاویہ سے
ایک مدت تک مقابلہ رہا اور لڑائی کو بہت عرصہ ہوا اور آخر کو صلح قرار پائی تو جب عہدنامہ لکھنے لگے تو کاتب نے
لکھا کہ یہ کتابت مصالحہ امیر المومنین علی کی ہے معاویہ نے کہا کہ لفظ امیر المومنین کو محو کردو اور لکھو کہ ابن ابیطالب
اگر مین جانتا کہ علی امیر المومنین ہے تو اوس سے نہ لڑتا اور اوسکی اطاعت کرتا ۔ امیر المومنین نے کہا کہ سچ کہا تھا
رسول خدا نے بعد اوسکے کاتب کو کہا کہ جسطرح معاویہ کہتا ہے اسیطرح لکھدے ۔

نقل است که در ایام محاصره طائف حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی امیر المومنین ابن ابی طالب را رضی اللہ عنہ با جمعے از صحاب

مقرر فرمودہ کہ در اطراف آن دیار سیر نمایند و ہر بتخانہ کہ بہ بینند ویران کنند و بتان را بشکنند شاہ مردان رضی اللہ عنہ

چون از لشکر اسلام بیرون رفتہ در راہ بطائفہ از خثعم ملاقات کردہ از مبارزان و دلاوران ایشان شخصے کہ بزور بازوے

خود اعتماد کلی داشت در میدان درآمدہ مبارز طلبید ہیچکس از اہل اسلام را یارائے آن نبود کہ بآن مشرک در مقام مقابلہ

درآید عاقبت الامر امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ آہنگ محاربہ او کردہ ہر چند ابو العاص ابن الربیع داماد حضرت رسالت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفت کہ سزاوار نیست کہ امیر لشکر با وجود دیگران ابتداء جنگ کند شاہ مردان و شیر یزدان از منع او

ممنوع نشد و گفت چون دیگرے در معرض نیاید ضرورتاً خود باین امر قیام نمایم فاما اگر چنانچہ من درین محاربہ بقتل رسم

معارج النبوۃ

تو باین لشکر امیر باشی آنگاہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ بآن مخالف در میدان درآمد و بشمشیر آبدار آن غدار بیدار را

را بدار البوار فرستاد و بتان ہوازن و ثقیف را کہ دران نواحی یافت ہمہ آن را بشکست و حضرت رسول صلی اللہ

علیہ وسلم بر در حصار طائف انتظار قدوم شاہ مردان می بردو آن سلطان الاولیا یعنی علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بخدمت

سید الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسید چون چشم مبارک آن سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر روے امیر المومنین حیدر کرم اللہ

افتاد تکبیر گفت و با وی خلوت ساختہ تنہا راز گفتن آغاز نہاد جابر رضی اللہ عنہ گوید کہ در ہنگام خلوت و مشاورۃ نبی

با ولی امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ با حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفت یا رسول اللہ با علیؑ راز میگوئی و با او خلوت

میکنی۔ آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ ما انتجیتہ ولکن اللہ انتجاہ من با او بخود راز نمیگویم بلکہ خدا تعالے

با او راز میگوید ترجمہ۔ نقل ہے کہ ایام محاصرہ قلعہ طائف مین جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین

علیؑ ابن ابیطالب کو ایک گروہ اصحاب کے ساتھ مقرر فرمایا کہ وہانکے اطراف مین جائین اور جس بتخانہ کو دیکھین اوسے ویران

کردین اور بتونکو توڑ ڈالین جب شاہ مردان لشکر اسلام سے باہر آئے راہ مین قبیلہ خثعم کے ایک گروہ سے ملاقات ہوئی اونکے

بہادرون مین سے ایک پہلوان کہ جو اپنی زور و قوت پر نہایت اعتماد رکھتا تھا میدان مین آیا اور مبارز طلب کیا کسی شخص کو اہل اسلام مین سے جرأت نہوئی کہ اوس سے مقابلہ کرتا آخر کو امیر المومنین علیؑ نے ارادہ لڑنیکا کیا ہر چند ابو العاص بن ربیع داماد جناب رسول خدا نے منع کیا اور کہا کہ یہ بات مناسب نہین ہے کہ اور لوگ موجود ہون اور سردار لشکر ابتداے جنگ کرے شاہ مردان اور شیر یزدان نے اوسکا کہنا نہ مانا اور فرمایا کہ جب دوسرا کوئی شخص میدان مین نہین جاتا تو خواہ مخواہ مجھکو ضرورت ہوئی کہ اس کام کو کرون اگر مین اس لڑائی مین قتل ہون تو تو اس لشکر کا سردار ہے بعد اوسکے امیر المومنینؑ اوس مخالف کے مقابلے کو میدان مین آئے اور ایک ہی تلوار مین اوس غدار کو جہنم مین پہونچا دیا اور قبیلہ ہوازن اور ثقیف کے توپونکو جہانتک اوس قرب و جوار مین پایا توڑ ڈالا اور حضرت رسولؐ خدا قلعہ طائف کے دروازے پر شاہ مردان کے واپس آنیکا انتظار کر رہے تھے کہ حضرت بادشاہ اولیا یعنے علی مرتضیٰؑ خدمت مین سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہونچے جب چشم مبارک جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت امیر المومنین حیدر پر پڑی تو تکبیر کہی اور آپکو خلوت مین لیجا کے راز کہنا شروع کیا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ نبیؐ اور ولی کی خلوت اور مشورت کیوقت حضرت عمرؓ نے جناب رسولؐ خدا سے کہا کہ یا رسولؐ خدا آپ علی سے راز کہتے ہین اور اونسے خلوت کرتے ہین آپنے جواب مین فرمایا کہ مین اوس سے راز نہین کہتا بلکہ خدا تعالےٰ اوس سے راز کہتا ہے[1]

وعن[2] عمرو بن میمون قال انی لجالس الی ابن عباس اذا تاہ رہط یقعون فی علی بن ابی طالب فرد علیہم ابن عباس وقال لما ہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لبس علی ثوبہ ونام علی فراشہ وکان المشرکون یوذون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء ابوبکر وہو نائم فحسبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فصاح یا نبی اللہ فقال لہ علی ان رسول اللہ صلعم قد انطلق نحو بئر میمون فادرکہ فانطلق ابوبکر رضی اللہ عنہ وبات الکفار یرمون علیا بالحجارۃ وہو یتضور قد لف راسہ فی الثوب الی الصباح ترجمہ

عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ مین ابن عباس کے پاس بیٹھا تھا اتنے مین ایک قوم اونکے پاس آئی جو علیؑ ابن ابیطالب کو طعن

[1] مسند احمد بن حنبل و نسائی ۱۲

کرتی تھی حضرت ابن عباسؓ نے اون لوگونکی تردید کی اور فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلعم نے ہجرت کی تو علی مرتضیٰؓ آپکے کپڑے
پہنکر آپکے بچھونے پر سوئے درانحالیکہ مشرکین آنحضرت کو ایذا دینی کی فکر مین تھے اتنے مین حضرت ابوبکر آئے اور جناب امیر کو
رسول خدا ؐ گمان کرکے ایک چیخ ماری اور کہا یا نبی اللہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ رسول خدا بیر میمون کیطرف تشریف لیگئے تم وہان اونکے
پاس جاؤ چنانچہ وہ اوسطرف چلے گئے اور یہان تمام رات کفار حضرت علی مرتضیٰ پر کنکر پھینکتے رہے مگر آپ چادر تانی صبح تک آرام فرماتے رہے۔

وعن[له] ابی رافع فی ہجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال وخلفه[عه] النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی
خلف علیا یخرج الیه باھله وامرہ ان یودی عنه امانته ووصایا من کان یوصی الیه وما کان یومن علیه من مال
فادی علی امانته کلھا وامرہ ان یضطجع علی فراشه لیلة خرج وقال ان قریشا لم یفقدونی ما
رأوك فاضطجع علی فراشه وکانت قریش تنظر الی فراش النبی صلی اللہ علیه وسلم فیرون علیه
علیا فیظنونه النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم حتی اذا اصبحوا رأوا علیه علیا فقالوا لو
خرج محمدؐ لخرج بعلی معه فحبسھم اللہ بذلك عن طلب النبی حین رأوا علیا وامر النبی صلی اللہ علیه وسلم
علیا ان یلحقه بالمدینة فخرج علی فی طلبه بعد ما اخرج الیه اھله یمشی اللیل ویکمن النھار
حتی قدم المدینة فلما بلغ النبی صلی اللہ علیه وسلم قدومه قال ادعوا الی علیا
قیل یا رسول اللہ لا یقدر ان یمشی فاتاہ النبی صلی اللہ علیه وسلم فلما رآہ اعتنقه
وبکی رحمة لما بقدمیه من الورم وکانتا تقطران دما فتفل النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم
فی یدیه ومسح بھما رجلیه ودعا له بالعافیة فلم یشتکھما حتی استشھد رضی اللہ عنه **ترجمہ**
ابو رافع سے (باب ہجرت جناب رسولؐ مین) منقول ہے کہ آنحضرت صلعم نے حضرت علیؑ کو چھوڑ دیا کہ سب اہل وعیال کو لیکے
پیچھے سے تشریف لائین اور یہ حکم دیا کہ آپ کیطرف سے امانت کو ادا کرین اور جن لوگون نے کہ آپسے کسی بات کی وصیت کی ہے

له اسد الغابہ ۱۲

عه وامر علیا ان ینام علی فراشه وان یتشح ببردہ الاخضر وان یتخلف عنه لیودی ما کان عندہ صلعم من الودائع ۱۲ (ابن الوردی)

اوسکو پورا کرین اور جس شخص نے آپکے پاس کچھ مال رکھوا دیا تھا اوسکو پھیر دین اور نیز یہ حکم کیا کہ شب ہجرت کو آپکے بچھونے پر سو رہین اور یہ فرمایا کہ جبتک قریش ہمکو میرے بچھونے پر لیٹا ہوا دیکھینگے میری تلاش نکرینگے اور قریش کا یہ حال تھا کہ جناب رسول خدا کے بچھونے کیطرف دیکھتے تھے اور حضرت علیؑ کو وسپر لیٹا ہوا پاتے تھے تو گمان کرتے تھے کہ جناب رسول خدا ہین یہانتک کہ جسوقت صبح ہوئی اور کافرون نے حضرت علیؑ کو دیکھا تو آپسمین کہنے لگے کہ اگر محمد باہر جاتے تو علیؑ کو بھی اپنے ہمراہ ضرور لیجاتے پس اللہ تعالے نے اون کافرون کو آنحضرت کی تلاش سے باز رکھا کیونکہ اونہون نے حضرت علی کو موجود پایا اور جناب رسول خدا حضرت علیؑ کو یہ حکم دیگئے تھے کہ مدینہ مین میرے پاس آوین پس حضرت علیؑ آپکے اہل و عیال کو لیکے باہر نکلے رات کو چلتے تھے اور دنکو پوشیدہ ہوجاتے تھے یہانتک کہ مدینہ منورہ مین پہونچے جسوقت کہ جناب رسول خدا نے آپکے آنیکا حال سُنا تو فرمایا کہ میرے پاس علیؑ کو بُلالاو لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ اب وہ زمین چلنے کی طاقت نہین رکھتے پس آنحضرت خود اونکے پاس تشریف لیگئے اور آپنے جب یہ ملاحظہ فرمایا کہ حضرت علیؑ کے دونون پانؤن مین ورم ہوگیا ہی اور خون ٹپک رہا ہی تو آپکو گلے سے لگا کے خوب روئے اور آب دہن مبارک اپنی ہاتھ مین لیکے حضرت علی کے دونون پانؤن مین مَل دیا اور اُنکے صحت و عافیت کی دعا فرمائی چنانچہ اوس روز سے شہادت کیوقت تک حضرت علیؑ کو پانؤ کی کوئی شکایت نہین ہوئی۔

علم و قضا و زہد و تقوای جناب امیر علیہ السلام

قال جلال الدین السیوطی - ان علیا رضی اللہ عنہ احد من جمع القرآن وعرضہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **ترجمہ** امام جلال الدین سیوطی کہتے ہین کہ بتحقیق علی رضی اللہ عنہ ایک وہ شخص ہین کہ جمع کیا قرآن کو اور پیش کیا اوسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ملاحظہ مین - انتہی۔

اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی **ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء** مین لکھتے ہین کہ احیاے علوم دینیہ

مین سے حضرت علیؑ کا ایک یہ بھی حصہ ہے کہ اونہون نے قرآن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین جمع کیا اور ترتیب

دیا تھا لیکن تقدیر مساعد اوسکی اشاعت کی نہوئی۔

و[له] عن ابن مسعود قال ان القرآن انزل علی سبعة احرف ما منها حرف الا وله ظهر وبطن وان علیا بن ابی طالب

عنده منه الظاهر والباطن **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہو کہ کہا اونہون نے کہ بالتحقیق قرآن نازل ہوا ہے

سات حرفون پر اونمین سے کوئی حرف ایسا نہین ہے کہ جسکے واسطے ظاہر و باطن نہو اور علی ابن ابیطالب کے پاس اوسکا

ظاہر و باطن موجود ہے۔

و[له] روی محمد بن سیرین عن عکرمة قال لما کان بعد بیعة ابی بکرؓ قعد علیؑ بن ابی طالب فی بیته فقیل

لابی بکر قد کره بیعتك فارسل الیه فقال اکرهت بیعتی قال لا قال ما اقعدك عنی قال رایت

کتاب الله یزاد فیه فحدثت نفسی ان لا البس ردائی الا للصلوة حتی اجمعه قال له ابو بکر فانك نعم

ما رایت قال محمد بن سیرین لعکرمة الفوه کما انزل الاول فالاول قال لو اجتمعت الانس والجن

علی ان یولفوه هذا التالیف ما استطاعوا **ترجمہ** محمد بن سیرین نے عکرمہ سے روایت

کی ہو کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے لوگون نے بیعت کی اور جناب علی علیہ السلام بعد اسکے اپنے گھر مین بیٹھ رہے (یعنی بیعت

سے تقاعد کیا) تو لوگون نے حضرت ابو بکر سے کہا کہ علی نے تمہاری بیعت سے کراہت کی پس حضرت ابو بکر نے علی مرتضیٰ کے

پاس کہلا بھیجا کہ کیا تم نے میری بیعت سے کراہت کی ہو آپنے جواب دیا کہ نہین۔ پوچھا کہ پھر تمہارے تقاعد کا مجھسے کیا سبب ہے

فرمایا کہ میری یہ راے ہوئی ہے کہ کتاب اللہ مین کچھہ زیادتی کیجائیگی۔ لہذا میرے جی مین آیا کہ اپنی ردا سوا نماز کے

اور وقت نہ اوڑہون یہان تک کہ قرآن کو جمع کرلون حضرت ابو بکر نے کہا کہ تمہاری راے بہت اچھی ہوئی۔

محمد ابن سیرین نے عکرمہ سے پوچھا کہ کیا صحابہ نے قرآن کو تالیف کیا جیسا کہ نازل ہوا تھا ایک کے بعد دوسرا عکرمہ نے کہا

[1] حلیۃ الاولیای ابونعیم و اتقان ۱۲
اتقان سیوطی وغیرہ
ابی ضونکی صریحین

[2] بحوالہ ابن ابی داؤد
تاریخ الخلفا و صواعق محرقہ
و بحر العلوم ...فی و تاریخ
الخمیس مین ... ۱۲

کہ اگر جمع ہون تمام انسان اور جن اسبات پر کہ تالیف کرین مثل اس تالیف ( ) کے تو نہین کر سکتے۔

عنؑ محمد بن الحنفیة انه قال من عنده علم الکتاب علی بن ابی طالب ترجمہ محمد بن حنیفہ سے

منقول ہے کہ آیہ من عنؑده علم الکتاب سے مراد علی ابن ابیطالب ہین۔

عنؑ عبد الله بن عطا قال کنت مع محمد الباقر رضی الله عنه فی المسجد فرأیت ابن عبد الله بن سلام

فقلت هذا ابن الذی عنده علم الکتاب قال انما ذلك علی بن ابی طالب ترجمہ عبد اللہ بن عطا

سے روایت ہی کہ مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ مسجد مین تھا پس مین نے عبد اللہ بن سلام کے بیٹے کو دیکھکر کہا کہ یہہ

اوس شخص کا بیٹا ہی جسکے پاس علم کتاب تھا حضرت امامؑ نے فرمایا کہ یہ سوا حضرت علی ابن ابیطالب کے دوسرا شخص نہین ہو سکتا۔

قالؑ ابن عباس رضی الله عنهما وهو امام المفسرین العلم عشرة اجزاء لعلی تسعة اجزاء للناس

الباقی وهو اعلمهم به وقال ایضا یشرح لنا علی رضی الله عنه نقطة الباء من بسم الله الرحمن الرحیم

لیلة فانفلق عمود الصبح وهو بعد لم یفرغ فرأیت نفسی فی جنبه کالفوارة فی جنب البحر المتحیر

وقال علی کرم الله وجهه لو ثنیت لی الوسادة وجلست علیها لحکمت لاهل التوراة بتوراتهم

ولاهل الانجیل بانجیلهم ولاهل القران بقرانهم ولهذا کانت الصحابة رضی الله عنهم

یرجعون الیه فی احکام الکتاب ویأخذون عنه الفتاوی کما قال عمر بن الخطاب

رضی الله عنه فی عدة مواطن لولا علی لهلك عمرؑ وقال صلی الله علیه وآله وسلم

اعلم امتی علی بن ابی طالب۔ انتهی ترجمہ امام المفسرین عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ علم کے دس

حصے ہین نو حصے علیؑ کے واسطے ہین اور باقی ایک حصہ اور آدمیون کیلیے ہی اور حضرت علیؑ اوس ایک حصے مین سی اون

ع۵ اس آیت کا ترجمہ یہ ہے "جسکے پاس کہ علم کتاب کا ہے"۔۱۲ ع۷ ومنها حدیث عمر علی اقضانا و اسناده صحیح (فتح الباری) ۱۲

ع۱ ثعلبی و ابو نعیم ۱۲ ع۲ ثعلبی و ابن مغازلی ۱۲ ع۳ حکیم ترمذی ابن شیح ۔ فتح المبین ۱۲ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال والله لقد اعطی علی کرم اللہ وجہہ تسعة اعشار العلم وایم الله لقد شارکهم فی العشر العاشر ۱۲ (استیعاب ابن عبد البر)

سب سے اعلم ہین اور یہ بھی ابن عباس سے منقول ہی کہ حضرت علی علیہ السلام ایک رات کو ہملوگونکے لیے بائے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے

نقطے کی شرح بیان فرماتے تھے صبح ہوگئی مگر وہ تفسیر تمام نہوئی پس مین نے اپنے تئین اونکے مقابلے مین ایسا پایا کہ جیسے ایک قوارہ دریائے

زخار کے مقابلہ مین ہوتا ہے۔ اور فرمایا حضرت علیؑ نے کہ اگر میرے لیے مسند بچھائی جائے اور مین اوسپر بیٹھون تو اہل تورات

کیلیے اونکی تورات سے حکم کرون اور اہل انجیل کیلیے اونکی انجیل سے اور اہل قرآن کیلیے اونکے قرآن سے اور یہی سبب تھا کہ صحابہ

احکام کتاب اللہ مین اونکیطرف رجوع کرتے تھے اونسی فتوے لیتے تھے جیسا کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے بہت سے مقامات مین کہا ہی کہ

اگر علی نہوتے تو عمر ہلاک ہوجاتا اور جناب رسول خدا نے فرمایا ہی کہ میری تمام امت سے علی ابن ابیطالب کو زیادہ علم ہے۔

عن[1] حمید بن عبد اللہ قال انہ ذکر عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قضاء تقضی بہ علی بن ابی طالب فاعجب

وقال الحمد للہ الذی جعل الحکمۃ فینا اھل البیت **ترجمہ** حمید ابن عبد اللہ سے مروی ہی کہ جناب

رسول خدا صلعم کے حضور مین ایک قضیہ کا ذکر ہوا جسکا فیصلہ حضرت علیؑ ابن ابیطالب نے کیا تھا آنحضرت سُنکر خوش ہوے

اور فرمایا کہ اوس خدا کا شکر ہے جسنے ہم اہلبیت کو حکمت عطا فرمائی۔

وقال[2] امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجھہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادخل لسانہ فی فمی فانفتح فی

قلبی الف باب من العلم مع کل باب الف باب وقال علی رضی اللہ عنہ لو ثنیت لی وسادۃ وجلست علیہا

لحکمت لاھل التوراۃ بتوراتھم ولاھل الانجیل بانجیلھم ولاھل القرآن بقرآنھم (قال

امام الغزالی) وھذہ المرتبۃ لا تنال بمجرد التعلم بل یتمکن فی ھذہ المرتبۃ بقوۃ

العلم اللدنی **ترجمہ** اور فرمایا امیر المومنین علیؑ نے کہ تحقیق جناب رسولؐ نے اپنی زبان مبارک کو میرے مُنہ مین

داخل کیا پس میرے دل مین ہزار دروازے علم کے کھل گئے اور ہر دروازے کی ساتھ ہزار دروازے اور تھے اور فرمایا حضرت

علیؑ نے کہ اگر میرے لیے مسند بچھائی جائے اور مین اوسپر بیٹھون تو اہل تورات کیلیے اونکی تورات کے ساتھ حکم کرون اور

اہل انجیل کیلیے انکی انجیل کے ساتھ اور اہل قران کیلیے اونکے قرآن کے ساتھ - امام غزالی کہتے ہین کہ یہ مرتبہ علم کے پڑہنے سے نہین حاصل ہوسکتا بلکہ علم لدنی کی قوت سے یہ مرتبہ ملتاہے -

عن[۱] عبد الملک بن سلیمان قال قلت لعطاء اکان فی اصحاب محمد اعلم من علی قال لا واللہ لا اعلمہ

ترجمہ عبد الملک بن سلیمان نے کہا کہ مین نے عطا سے پوچھا کہ آیا کوئی شخص اصحاب حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین علیؑ سے زیادہ عالم تھا اونہون نے کہا کہ نہین قسم بخدا وہی سب سے زیادہ عالم تھے -

عن[۲] ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا مدینۃ العلم وعلی بابہا فمن اراد العلم فلیات بابہ ترجمہ حضرت عبد اللہ ابن عباس سے مروی ہی کہ فرمایا جناب رسولخدا نے کہ مین علم کا شہر ہون اور علی اوسکا دروازہ ہی پس جو شخص کہ ارادہ کرے علم کا تو چاہیے کہ اوسکے دروازے سے داخل ہو -

عن[۳] ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ انہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان منکم من یقاتل علی تاویل القرآن کما قاتلت علی تنزیلہ قال ابوبکرؓ انا ھو یا رسول اللہ قال لا قال عمرؓ انا ھو یا رسول اللہ قال لا ولکن خاصف النعل وکان علی قد اخذ نعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یخصفہا ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہی کہ مین نے جناب رسولخدا کو یہ فرماتے ہوے سُنا کہ تم لوگون مین سے ایک وہ شخص ہے کہ تاویل قرآن پر جہاد کریگا جسطرح کہ مین اوسکی تنزیل پر جہاد کرتا تھا حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ یا رسولخدا کیا وہ شخص مین ہون آپنے فرمایا کہ نہین حضرت عمرؓ نے کہا کہ یا رسولخدا کیا وہ شخص مین ہون آپنے فرمایا کہ نہین لیکن وہ شخص کفش کا سینے والا ہی اور اوسوقت حضرت علی نعل مبارک جناب رسولخدا کو لیے ہوے تھے اور اوسکو سی رہی تھے -

عن[۴] ابی ظبیان ان عمر رضی اللہ عنہ اُتی بامرأۃ قد زنت فامر برجمہا فذھبوا لیرجموھا فرأھم علی فی الطریق فقال ما شان ھذہ فاخبروہ فخلا سبیلہا ثم جاء الی عمرؓ فقال لہ لم رددتہا فقال

لانها معتوهة قد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رفع القلم عن ثلاثة عن النائم حتی یستیقظ والصبی حتی یحتلم والمجنون حتی یفیق فقال عمر رضی الله عنه لولا علی لهلک عمر **ترجمہ** ابو ظبیان سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ایسی عورت کے سنگسار کرنیکا حکم دیا جسنے زنا کیا تھا۔ چنانچہ لوگ اوسے سنگسار کرنے کو لیچلے۔ راہ مین حضرت علیؑ نے اوسکی کیفیت دریافت فرماکر حکم دیا کہ اسے چھوڑ دو۔ پھر حضرت عمر کے پاس تشریف لائے اونہون نے پوچھا کہ ای علی اوس عورت کو کیون پھیر دیا آپنے ارشاد فرمایا کہ وہ عورت دیوانی تھی۔ اور آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ تین شخص مرفوع القلم ہین۔ ایک سویا ہو جبتک کہ بیدار نہو۔ دوسرا طفل صغیر جبتک کہ بالغ نہو۔ تیسرا مجنون جبتک کہ ہوش مین نہ آئے۔ یہ سُنکر حضرت عمرؓ نے کہا کہ اگر علیؑ نہوتے تو عمر ہلاک ہوتا۔

قال علی علیه السلام علمنی رسول الله صلی الله علیه وسلم الف باب من العلم واستنبطت من کل باب الف باب **ترجمہ** فرمایا حضرت علیؑ نے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہزار دروازے علم کے مجھکو سکھلائے اور مین نے ہر دروازے سے ہزار دروازے اور نکالے۔

وقال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اعلم امتی من بعدی علی بن ابی طالب رض **ترجمہ** اور فرمایا جناب رسولؐ خدا نے کہ بعد میرے علی ابن ابیطالب میری امتؐ مین سب سے زیادہ عالم ہے۔

روی ان رجلا تزوج بخنثی لها فرج کفرج النساء وفرج کفرج الرجال۔ واصدقها جاریة کانت له ودخل بالخنثی واصابها فحملت منه وجاءت بولد ثم ان الخنثی وطئت الجاریة التی اصدقها لها الرجل فحملت منه الجاریة بولد فاشتهرت قصتهما ورفع امرهما الی امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی الله عنه فسال عن حال الخنثی فاخبرا انها یحیض و تطأ وتوطاء وتمنی من الجانبین وقد حبلت واحبلت فصار الناس متحیر الفهام فی جوابها وکیف الطریق

تفسیر نیشاپوری و امام غزالی و حموینی ۱۲۔ کنوز الحقائق بحوالہ دیلمی ۱۲۔ سنہ فصول المہمہ و نور الابصار ۱۲

الی حکم قضائها و فصل خطابها فاستدعی علی رضی الله عنه غلامیه وامرهما ان یذهبا الی هذه
الخنثی ویعدا اضلاعها من الجانبین ان کانت متساویة فهی امرأته - وان کانت جانب الایسر انقص من
الجانب الایمن بضلع واحد فهو رجل - فذهبا الی الخنثی کما امرهما وعدا اضلاعها من الجانبین
فوجدا اضلاع الجانب الایسر انقص من اضلاع الجانب الایمن بضلع - فجاءا واخبراه بذلك
وشهدا عنده فحکم علی الخنثی بانها رجل و فرق بینها وبین زوجها ودلیل ذلك ان الله
تعالی لما خلق آدم علیه السلام وحیدا - اراد سبحانه وتعالی لاحسانه الیه ولخفی حکمته
فیه ان یجعل له زوجا من جنسه لیسکن کل واحد منهما الی صاحبه فلما نام آدم
علیه السلام خلق الله عز وجل من ضلعه القصری من جانبه الایسر حواء فانتبه
فوجدها جالسة الی جانبه کاحسن ما یکون من الصور فلذلك صار الرجل ناقصا
من جنبه الایسر عن المرأة کاملة الاضلاع من الجانبین - والاضلاع الکاملة اربعة
وعشرون ضلعا - هذا فی المرأة واما الرجل فثلاثه وعشرون ضلعا - اثنا عشر فی الایمن
واحد عشر فی الایسر وباعتبار هذه الحالة قیل للمرأة ضلع اعوج **ترجمہ**

مروی ہے کہ ایک مرد نے ایک مخنث کے ساتھ عقد کیا اور اوس مخنث کے دو عضو مخصوص تھے ایک مثل عورتوں کے اور ایک
مثل مردوں کے) اور اوسکے مہر میں اپنی ایک لونڈی دی پھر اوس مخنث کے ساتھ مثل عورتوں کے صحبت کی اور اوسکو حمل رہا
اور اوسکے یہاں لڑکا پیدا ہوا بعد اوسکے اوس مخنث نے اوس لونڈی کے ساتھ صحبت کی جسکو اوس مرد نے اسکے مہر میں
دیا تھا پس اوس لونڈی کو بھی حمل رہگیا اور اوسکے یہاں بھی لڑکا پیدا ہوا یہ خبر مشہور ہوئی اور حضرت امیر المومنین علی
ابن ابیطالب سے بھی لوگوں نے یہ قصہ بیان کیا آپنے مخنث کا حال پوچھا تو معلوم ہوا کہ مثل عورتوں کے اوسکو حیض آتا ہے -

مرد اوس سے صحبت کرتا ہی اور وہ عورت سے صحبت کرتا ہی اور اوسکے دونون مقام سے منی نکلتی ہی اور خود بھی حاملہ ہوتا

ہی اور اوس سے عورت بھی حاملہ ہوتی ہی پس لوگ نہایت حیران ہوے کہ اِسکے حکم کا کیا طریق ہوگا آیا یہ مرد و مین شمار کیا جائیگا

یا عورتو مین پس حضرت علیؑ نے اپنے دو غلامونکو طلب فرمایا اور حکم کیا کہ اوس مخنث کی پاس جائین اور اوسکے دونو طرف

کی پسلیونکو شمار کرین اگر برابر ہون تو وہ عورت ہی اور اگر بائین طرف کی ایک پسلی تعداد مین داہنی طرف سے کم ہو تو وہ

مرد ہی چنانچہ وہ دونون غلام بموجب حکم کے اوس مخنث کی پاس گئے اور اوسکی دونون طرف کی پسلیونکو گنا پس بائین

طرفکی ایک پسلی کو داہنی طرفکی پسلیونسے تعداد مین کم پایا اور آپکے پاس آکے یہ خبر بیان کی اور اِسبات پر دونون غلامون

نے گواہی دی حضرت علی نے حکم کیا کہ وہ مخنث مرد ہی اور اوسکو اوسکے شوہر سے علٰحدہ کردیا اور دلیل اسبات کی یہ ہی

کہ جب اللہ تعالےٰ نے حضرت ادم کو پیدا کیا تو اپنی حکمت بالغہ سے یہ ارادہ فرمایا کہ اونکے واسطے اونہین کی جنس سے ایک

زوجہ پیدا کرے تاکہ ایک کو دوسرے سے تسکین حاصل ہو پس جسوقت کہ حضرت آدمؑ سوگئے اللہ تعالےٰ نے اونکی بائین طرف

کی ایک چھوٹی پسلی سے حضرت حوا کو پیدا کیا جب حضرت آدمؑ بیدار ہوے تو اونھونے حضرت حوا کو اپنے پہلو مین بیٹھا ہوا

دیکھا جو کہ نہایت خوبصورت تھین پس اسی سبب سے مرد کے بائین طرف کی ایک پسلی عورت سے کم ہوتی ہی اور عورت کی

دونون طرف کی پسلیان پوری یعنی چوبیس ہوتی ہین لیکن مرد کی تیئیس پسلیان ہوتی ہین بارہ داہنی طرف اور گیارہ

بائین طرف اور اسی سبب سے عورت کو کہتے ہین کہ وہ ٹیڑہی پسلی ہے -

لہ تاریخ الخلفا جلال الدین سیوطی ۱۲

عن[لہ] ابی الاسود الدولی قال دخلت علی امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی الله عنه فرأيته مطرقا

مفكرا فقلت فيم تفكر يا امير المومنين قال اني سمعت ببلدكم هذا لحنا فاردت ان اصنع كتابا

في اصول العربية فقلت ان فعلت هذا احييتنا وبقيت فينا هذه اللغة ثم اتيته بعد ثلاث

فالقى الي صحيفة فيها بسم الله الرحمن الرحيم الكلام كلمة اسم وفعل وحرف فالاسم ما انبأ عن المسمى

والفعل ما انبأ عن حركة المسمى والحرف ما انبأ عن معنى ليس باسم ولا فعل ثم قال تتبعه وزد فيه ما

وقع لك واعلم يا ابا الاسود ان الاشيا ثلاثه ظاهر ومضمر وشئ ليس بظاهر ولا مضمر وانما يتفاضل العلماء

فی معرفة ما ليس بظاهر ولا مضمر قال ابو الاسود فجمعت منه اشياء وعرضتها عليه

فكان من ذلك حروف النصب فذكرت منها ان وان وليت ولعل وكان ولم اذكر لكن

فقال لی لم تركتها فقلت لم احسبها منها فقال بل هی منها فزدها فيها **ترجمہ**

ابو الاسود دوٗلی سے منقول ہی کہ اوسنے کہا کہ مین ایک دن امیر المومنین علی ابن ابیطالب کے پاس گیا تو مینے دیکھا کہ آپ گردن

جھکائے ہوئے کسی فکر مین ہین مینے پوچھا کہ یا امیر المومنین آپ کس باب مین فکر کر رہے ہین آپنے فرمایا کہ تمہارے اس شہر

مین لوگون کو اپنی زبان مین غلطی کرتے ہوئے سُنا لہذا مینے ارادہ کیا ہی کہ مین ایسی کتاب بناؤن کہ اوسمین زبان عربی

کے قواعد ہون مینے کہا کہ اگر آپ ایسا کیجئے تو ہملوگون کو زندہ کر لیجئے۔ اور ہم مین یہ زبان عربی باقی رہ جائے چنانچہ مین تین

روز بعد پھر آپکی خدمت مین حاضر ہوا آپنے مجھکو ایک کاغذ دیا اوسمین لکھا ہوا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم الکلام کلمہ

تین قسم پر ہی اسم اور فعل اور حرف پس اسم وہ چیز ہے کہ اپنی مسمے سے خبر دے اور فعل وہ چیز ہی کہ حرکت مسمی سے خبر دے اور حرف

وہ چیز ہے کہ ایسے معنی سے خبر دے کہ وہ نہ اسم ہو نہ فعل ہو بعد اوسکے فرمایا کہ تو اِسکا تتبع کر اور جو کچھ تجھکو مناسب معلوم ہو

اِسمین زیادہ کر دے اور آگاہ ہوا اے ابو الاسود کہ سب اشیا تین قسم پر ہین ایک ظاہر اور ایک مضمر اور ایک ایسی شے کہ

نہ وہ ظاہر ہے نہ مضمر اور علما کی فضیلت اوسی شے کے دریافت کرنیمین معلوم ہوتی ہی کہ جو نہ ظاہر ہے اور نہ مضمر ہے

ابو الاسود کہتا ہی کہ مینے اِسی قاعدے سے بہت سی چیزین نکال کی جمع کین اور حضرت کو وہ سب سنائین اور اِسمین حروف نصب

کا بھی بیان تھا مینے اونمین سے اِنَّ اور اَنَّ اور لَیتَ اور لَعَلَّ اور کاَنَّ کا ذکر کیا لٰکِنَّ کو نہ ذکر کیا آپنے فرمایا کہ تونے اوسکو کیون

چھوڑ دیا مینے کہا کہ مین اوسکو حروف ناصبہ سے نہین جانتا تھا آپنے فرمایا کہ وہ اونھین مین سے ہے اوسکو زیادہ کر دے۔

روی ان رجلا اتی به الی عمرؓ بن الخطاب رضی الله عنه وکان صدر منه انه قال لجماعة
من الناس وقد سألوه کیف اصبحت احب الفتنة واکره الحق واصدق الیهود والنصاری
واومن بما لم اره واقر بما لم یخلق فارسل عمرؓ الی علی رضی الله عنهما فلما جاءه اخبره
بمقالة الرجل فقال صدق یحب الفتنة قال الله تعالی انما اموالکم واولادکم فتنة ویکره الحق یعنی
الموت قال الله تعالی وجاءت سکرة الموت بالحق - ویصدق الیهود والنصاری قال الله تعالی وقالت الیهود لیست
النصاری علی شئ وقالت النصاری لیست الیهود علی شئ ویومن بما لم یره یومن بالله عزوجل ویقر بما لم یخلق
یعنی الساعة فقال عمر رضی الله عنه اعوذ بالله من معضلة لیس لها ابو الحسن

ک نور الابصار روایت سعید بن المسیب ۱۲

ترجمہ مروی ہے کہ ایک شخص کو حضرت عمرؓ بن خطاب کے پاس لائے جس سے یہ امر صادر ہوا تھا کہ ایک گروہ نے اوس سے
پوچھا تھا کہ تو نے آج کسطرح صبح کی (یعنی تیرا آج کیا حال ہے) اوسنے جواب مین کہا تھا کہ مین نے اسطرح صبح کی کہ فتنہ کو دوست
رکھتا ہون اور حق سے کراہت کرتا ہون اور یہود و نصاریٰ کی تصدیق کرتا ہون اور جس چیز کو نہین دیکھا ہی اوسپر
ایمان لایا ہون اور جو چیز کہ نہین پیدا ہوئی اوسکا اقرار کرتا ہون پس حضرت عمرؓ نے حضرت علی کو بلوا بھیجا جب آپ تشریف
لائے تو اوس شخص کے قول کو بیان کیا آپنے فرمایا کہ یہ شخص سچ کہتا ہی۔ دوست رکھتا ہی فتنہ کو چنانچہ اللہ تعالے نے فرمایا ہی
کہ سوا اسکے نہین ہے کہ مال تمہارے اور اولاد تمہاری فتنہ ہین۔ اور حق سے کراہت کرتا ہی یعنی موت سی چنانچہ فرمایا
ہے اللہ تعالیٰ نے کہ آئی بیہوشی موت کی ساتھ حق کے۔ اور یہود و نصاریٰ کی تصدیق کرتا ہی چنانچہ فرمایا ہی اللہ تعالیٰ
نے کہ کہتے ہین یہود کہ نہین ہین نصاریٰ اوپر کسی شے کے اور کہتے ہین نصاریٰ کہ نہین ہین یہود اوپر کسی شے کے۔ اور جس چیز کو نہین
دیکھا اوسپر ایمان لایا ہی اسکا یہ مطلب ہے کہ اللہ عزوجل پر ایمان لایا ہی۔ اور جو شے کہ نہین پیدا ہوئی اوسکا اقرار کرتا ہے
جس سے مراد قیامت ہی حضرت عمرؓ نے یہ سُنکے کہا کہ مین ایسی مشکل کی کہ جسکے دفع کرنیکے لیے ابو الحسن نہون خدا سے پناہ مانگتا ہون۔

[له] روی ان النبی صلی الله علیه وآله وسلم کان جالسا مع جماعة من الصحابة فجاء ہ خصمان فقال احدهما یا رسول الله ان لی حمارا وان لهذا بقرة وان بقرته قتلت حماری فبدأ رجل من الحاضرین فقال لا ضمان علی البهائم فقال صلعم اقض بینهما یا علی فقال علی لهما کانا مرسلین او مشدودین ام احدهما مشدودا والآخر مرسلا فقالا کان الحمار مشدودا والبقرة مرسلة وصاحبها معها فقال علی ع علی صاحب البقرة ضمان الحمار فاقر صلی الله علیه وآله وسلم حکمه وامضی قضاءہ

ترجمہ مروی ہے کہ جناب رسول خدا ایک گروہ صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہوے تھے کہ دو شخص مخاصمت کرتے ہوے آپ کے پاس آئے ایک نے اونمین سے کہا کہ یا رسول اللہ میرا ایک گدہا تھا اور اس شخص کی ایک گای تھی اور اِسکی گائے نے میرے گدہے کو مار ڈالا پس ایک شخص نے حاضرین مین سے کہا کہ جانوروںکے فعل کا کوئی ذمہ دار نہین ہوسکتا جناب رسول خدا نے فرمایا کہ یا علیؑ اِن دونون کا فیصلہ کردو پس حضرت علیؑ نے اون دونون آدمیون سے پوچہا کہ آیا وہ دونون جانور کھلے ہوے تھے یا بندہے ہوے تھے یا ایک اونمین سے بندہا ہوا تھا اور دوسرا کھلا ہوا تھا دونون نے جوابدیا کہ گدہا بندہا ہوا تھا اور گائے کھلی ہوئی تھی اور اوسکا مالک بھی اوسکے ساتھ تھا پس حضرت علیؑ نے فرمایا کہ گائے کا مالک گدہے کے نقصان کا ذمہ دار ہے چنانچہ جناب رسول خدا نے حضرت علی کے حکم کی تصدیق کی اور اونکے فیصلہ کو جاری کردیا۔

[عه] قال سعید بن منصور فی سننه حدثنا هشیم حدثنا حجاج حدثنی شیخ من فزارة سمعت علیا یقول الحمد لله الذی جعل عدونا یسألنا عما نزل به من امر دینه - ان معاویة کتب الی یسألنی عن الخنثی المشکل فکتبت الیه ان یورثه من قبل مباله **ترجمہ** سعید بن منصور نے اپنی سنن مین باسناد بیان کیا ہی کہ مین نے حضرت علی کو یہ کہتے ہوے سُنا کہ جمیع حمد ثابت ہین واسطے اللہ کے کہ جسنے ہمارے دشمن کو ایسا کردیا کہ جب اوسکے اوپر کوئی امر مشکل امور دینیہ مین سے وارد ہوتا ہے تو وہ ہم سے پوچہتا ہے تحقیق کہ معاویہ نے مجہکو ایک خط لکھا

[له] نور الابصار علامہ شبلنجی ۱۲
[عه] تاریخ الخلفا سیوطی ۱۲

خنثاے[ع] مشکل کا مسلہ پوچھا مینے اوسکے جواب مین لکہا کہ اوسکو مقام بول کی روسے میراث ملیگی (یعنی اگر عورت کیطرح پیشاب کرتاہی تو شل عورت کے میراث پائیگا اور اگر مرد کیطرح پیشاب کرتاہے تو شل مرد کے)۔

عن[۱] ربیعة قال جاء ابن التیاح الی امیر المومنین علے کرم اللہ وجہہ فقال یا امیر المومنین امتلاء بیت المال من صفراء و بیضاء فقال علے اللہ اکبر ثم قام متوکأ علے ید ابن التیاح فدخل بیت المال ثم قال علیؑ باشیاع الکوفة فنودی فی الناس فاعطی جمیع ما فی بیت المال وھو یقول یا بیضاء یا صفراء غری غیری۔ حتی لم یبق فیه درھم ولا دینار ثم امر بنضحه فصلی فیه رکعتین **ترجمہ** ربیعہ سے روایت ہی کہ ایکدن ابن التیاح نے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حضور مین حاضر ہوکر عرض کی کہ یا امیر المومنین بیت المال سونے چاندی سے بھر گیا۔ آپنے فرمایا اللہ اکبر پھر ابن التیاح کا ہاتھ پکڑکر کھڑے ہوگئے اور بیت المال مین تشریف لاکر فرمایا کہ کوفے کی شیعون کو بلاؤ چنانچہ ندا کرنے پر سب حاضر ہوے آپنے سارا مال تقسیم کردیا اور اوسوقت فرماتے تھے کہ اے سونے اور اے چاندی تم میرے سوا کسی دوسرے کو فریب دینا مین تمہارے فریب مین نہین آسکتا پس جب سب مال تقسیم ہوگیا اور ایک درہم بھی باقی نہین رہا تو آپنے وہان پانی چھڑکوا کر اوسی جگہہ دو رکعت نماز ادا فرمائی۔

عن[۲] عبد اللہ بن رزین قال دخلت علی علی یوم اضحی فقرب الی خزیرة فقلت یا امیر المؤمنین قد اکثر اللہ الخیر فقال یا ابن رزین سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وآلہ وسلم یقول لا یحل للخلیفة من مال اللہ الا قصعتان قصعه یاکلھا ھو واھله وقصعة یضعھا بین یدی الناس **ترجمہ** عبد اللہ ابن رزین سے مروی ہی کہ مین حضرت امیر المومنین علیؑ

[۱] رواہ امام احمد حنبلؒ

[۲] تفریح الاحباب

[۳] مناقب الآل والاصحاب ۱۲۰

[ع] خنثای مشکل اوس مخنث کو کہتے ہین کہ جسکا پہچاننا مشکل ہو۔ ۱۲

کی خدمت مین عیدالاضحیٰ کے دن حاضر ہوا۔ آپنے گوشت کا حلیم میرے سامنے کیا۔ مینے کہا یا امیرالمومنین اللہ تعالیٰ نے مال و متاع کو بہت زیادہ کیا ہے۔ فرمایا اے ابو رزین مینے جناب رسول خدا صلعم سے سُنا ہے کہ خلیفہ کے لیے دو پیالونکے سوا مال خدا سے حلال نہین ہے ایک تو خود اوسکے اور اوسکے اہل و عیال کیلیے اور دوسرا اوسکے مہمانون کے واسطے۔

عنؓ سوید بن غفلة قال دخلت علی علیؑ قصر الامارة وبین یدیه رغیف من شعیر وقدح من لبن والرغیف یابس تارة یکسره بیدیه وتارة برکبتیه فشق علی ذلك فقلت لجاریة له یقال لها فضة الا ترحمین هذا الشیخ وتنخلین له هذا الشعیر اما ترین نشارة علی وجهه وما یعانی منه فقالت لای شئ یوجر هو ونأثم نحن وانه عهد الینا ان لا ننخل له طعاما قط فلتفت الی وقال ما تقول لها یا ابن غفلة فاخبرته وقلت یا امیر المومنین ارفق بنفسك فقال لی ویحك یا سوید ما شبع رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم واهله من خبز بر ثلاثة حتی لقی الله تعالی وما نخل له طعام قط ولقد جعت مرة بالمدینة جوعا شدیدا فخرجت اطلب العمل فاذا بامرأة قد جعت مدرا یرید ان تبله فقاطعتها علی دلو بتمرة فمددت ستة عشر دلوا حتی مجلت یدای ثم اخذت التمر واتیت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فاخبرته فاکل منه **ترجمہ** سوید بن غفلہ سے مروی ہو کہ مین حضرت علیؑ کے پاس دارالامارہ مین حاضر ہوا آپکے سامنے جو کی روٹی اور ایک پیالہ دودہ کا رکھا تھا روٹی ایسی خشک تھی کہ کبھی آپ ہاتھو نسے اور کبھی گھٹنو سے دباکر توڑتے تھے یہ حالت دیکھکر مجھے بڑا تاسف ہوا اور آپکی لونڈی فضہ نام سے مینے کہا کہ تو اس بزرگ پر رحم نہین کرتی اور انکے لیے جو چھانکر روٹی نہین پکاتی اور یہ نہین دیکھتی کہ بھوسی اونمین لگی ہوئی ہو اور اس سخت روٹی توڑنے مین انکو کیسی مشقت ہوتی ہو فضہ نے جواب دیا کہ کیا وجہ ہو کہ اسمین حضرت علی علیہ السلام کو اجر ملے اور ہم گنہگار ہون کیونکہ اونہون نے ہمسے عہد لیا ہی کہ اونکا کھانا چھانکر کبھی نہ پکادین یہ باتین سُنکر حضرت نے میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ ای ابن غفلہ تو اس لونڈی سے کیا کہتا ہے

مین نے ساری تقریر بیان کی اور کہا اے امیر المومنین اپنے نفس پر رحم فرمایئے اور اتنی مشقت نہ اوٹھایئے آپنے فرمایا وای ہو تجھپر اے سوید رسول اللہ صلعم اور اونکی اہل نے تمام عمر کبھی تین دن برابر گیہون کی روٹی شکم سیر ہوکر نہین کھائی اور کبھی اونکے واسطے کہانا چہانکر نہین پکایا گیا ایکدفعہ مدینہ مین مین سخت گرسنہ تھا لہذا مزدوری کرنے نکلا دیکہا کہ ایک عورت مٹی کے ڈہیلون کو جمع کر کے اونھین بھگونا چاہتی ہے مین نے اوس سے فی ڈول ایک کھجور اجرت طی کی اور سولہ ڈول کھینچکر اوس مٹی کو بھگو دیا حتی کہ میرے ہاتھون مین چھالے پڑ گئے پھر مین کھجورین لیکر رسول اللہ صلعم کے پاس آیا اور سارا واقعہ کہہ سُنایا چنانچہ آنحضرت نے بھی اون کھجورون مین سے کچھ نوش فرمائین۔

عن[1] ھارون بن عنترة عن ابیہ قال دخلت علی علیؑ وھو بالخورنق وھو یرعد فی یوم بارد وعلیہ شملة فقلت یا امیر المومنین ان اللہ قد جعل لک ولاھلک نصیبا فی ھذا المال و انت تصنع بنفسک ما تصنع فقال واللہ ما ارضاکم من اموالکم او مالکم شیئا واللہ انھا لقطیفتی التی خرجت بھا من المدینة **ترجمہ** ہارون بن عنترہ نے اپنے باپسے روایت کی ہے کہ اونہون نے کہا کہ مین ایک روز ایام سرما مین حضرت علی علیہ السلام کی پاس گیا جبکہ آپ قصر خورنق مین تھے مین نے دیکھا کہ آپ شدت سرما سے کانپ رہے ہین اور فقط ایک پُرانا کپڑا اوڑہے ہوے ہین پس مین نے کہا یا امیر المومنین اللہ تعالی نے آپکے اور آپ کی اہل وعیال کے لیے اس بیت المال مین سے حصہ قرار دیا ہے اور آپ اپنے نفس کے لیے کرتے ہین جو کچھ کرتے ہین (یعنی اِسقدر تکلیف گوارا کرتے ہین) پس آپنے فرمایا کہ واللہ مین تمہارے مالون مین سے یا جو کچھ تمہارے لیے ہے اوسمین سے کسی چیز کو پسند نہین کرتا۔ واللہ یہ وہی میرا کپڑا ہے کہ جسکو مین مدینہ سے ساتھ لیکر نکلا تھا۔

عن[2] سوید بن غفلة قال دخلت علی علیؑ کرم اللہ وجھہ یوما ولیس فی دارہ سوی حصیر رث وھو جالسؒ علیہ فقلت یا امیر المؤمنین انت ملک المسلمین والحاکم علیھم وعلی بیت المال وتاتیک الوفود

[1] لہ امام احمد حنبلؒ
[2] ٢ہ نعیم بحوالہ امام ترمذیؒ

ولیس فی بیتک سوی ھذا الحصیر فقال یا سوید ان اللبیب لا یتانس فی دار النقلة واما سننا دار المقامة قد نقلنا الیھا متاعنا ونحن منقلبون الیھا عن قریب قال فابکانی واللہ کلامہ **ترجمہ** سوید بن غفلہ روایت کرتے ہین کہ مین ایکدن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس گیا آپ ایک پرانے بورئے پر لیٹے ہوے تھے اور اوس بورئے کے سوا مکان مین اور کچھہ نہ تھا مین نے عرض کی کہ یا امیر المومنین آپ مسلمانون کے بادشاہ اور حاکم ہین اور بیت المال کے مختار ہین قومونکے ایلچی آپکے پاس آیا کرتے ہین لیکن آپکے گھر مین اس پرانے بورئے کے سوا کچھہ بھی نہین ہے آپنے فرمایا کہ اے سوید عاقل سرائے سے انس نہین کرتا ہمارے سامنے ہمیشگی والا گھر ہے ہم اپنا سرمایہ اوس گھر کی طرف نقل کر چکے ہین اور عنقریب وہین کیطرف پھرنے والے ہین سوید کہتے ہین بخدا آپکے اس کلام نے مجھے رلادیا۔

[1] عن ابی خیرۃ عن شیخ لھم قال رأیت علیا کرم اللہ وجھہ وعلیہ ازار غلیظ فقلت ماھذا قال اشتریتہ بخمسۃ دراھم فمن اربحنی فیہ درھما بعتہ ایاہ قال وکان یاتزر بجباتہ ویشد وسطہ بعقال ویھنأ بعیرہ وھو یومئذ خلیفۃ **ترجمہ** ابو خیرہ اپنے شیخ سے روایت کرتے ہین کہ مین نے علی کرم اللہ وجہہ کو ایک موٹا اور گاڑھا تہبند باندہے ہوے دیکھا مین نے عرض کی کہ یا حضرت یہ کیسا تہبند ہے فرمایا کہ مینے اسی پانچ درہم کو مول لیا ہے اور اگر کوئی ایک درہم نفع دے تو بیچتا ہون راوی کہتا ہے کہ جناب امیر ایک چادر کا تہبند باندہتے اور ایک رسی سے اوسے سخت کستے اور اپنے اونٹ کو آپ کھڑے ہو کر ملتے حالانکہ اوس زمانے مین آپ خلیفہ تھے۔

[2] عن عبد اللہ بن عباس قال دخلت علیہ یوما وھو یخصف نعلہ فقلت لہ ما قیمۃ ھذا النعل التی تخصف فقال ھی واللہ احب الی من دنیاکم او امرتکم ھذہ الا ان اقیم حقا وادفع باطلا ثم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخصف نعلہ ویرقع ثوبہ ویرکب الحمار ویردف خلفہ قال ابن عباس وما کان یاکل الا من شیٔ یاتیہ من المدینۃ قال وقدم الیہ

[1] امام احمد حنبل ۳۳

[2] امام احمد حنبل ۳۳

فالوذ فلم یاکله فقلت احرام هو قال لا ولکنی اکره ان اعود نفسی ما لم تعود ما اکل منه

رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم **ترجمہ** حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ مین ایکدن حضرت

علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی جناب مین حاضر ہوا آپ اپنی جوتی سی رہے تھے مینے پوچھا کہ حضرت یہ جوتی کس قیمت کی ہے فرمایا بخدا

یہ تمہاری دنیا سے زیادہ مجھے محبوب ہے اور تمہاری اس حکومت سے زیادہ عزیز ہے مگر مین اوس سے حق کو ادا اور باطل کو دفع

کرتا ہون رسول اللہ صلعم اپنی جوتیان سیتے اور اپنے کپڑون مین پیوند لگاتے اور گدھے پر سوار ہوتے اور اپنے پیچھے دوسرے کو بھی

بٹھا لیتے تھے - ابن عباس کہتے ہین کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سوا اوس چیز کے جو کہ مدینہ سے آپکے پاس آتی اور کچھ نہ کھاتے تھے

ایکدن آپکے آگے فالودہ رکھا گیا آپنے نہ کھایا مین نے عرض کی کہ کیا یہ حرام ہے فرمایا حرام تو نہین ہے مگر مین اپنے نفس

کو ایسی چیز کا خوگر کرنا مکروہ جانتا ہون جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ کھایا ہو-

عن[1] ابن شهاب قال کان عمر بن عبد العزیز یقول ما علمنا ان احدا من هذه الامة بعد

رسول الله صلی الله علیه وسلم ازهد من علی بن ابی طالب ما وضع لبنة علی لبنة

ولا قصبة علی قصبة **ترجمہ** ابن شہاب نقل کرتے ہین کہ عمر بن عبد العزیز کہا کرتے تھے کہ ہمنے اس امت

مین جناب رسول خدا صلعم کے بعد علی ابن ابیطالب سے زاید کسی شخص کو زاہد نہین جانا اونہون نے نہ کبھی ایک اینٹ پر

دوسری اینٹ رکھی اور نہ ایک بانس پر دوسرا بانس رکھا-

عن[2] ابی اراکة قال جاء سائل الی علی فقال لبعض ولده اذهب الی امك وقل لها هات

ذالك الدرهم الذی عندك فمضی ثم عاد وقال قد قالت جناناه للدقیق فقال اذهب

واتنی به فذهب وعاد وهو معه فاخذه ورفعه الی السائل وقال لا یصدق ایمان

عبد حتی یکون بما فی ید الله اوثق منه بما فی یدیه فبینا هو یتحدث اذا مر به رجل یبیع جملا

[1] امام احمد حنبل ۱۲

[2] مفرح الاحباب ۱۲-

فاشتراه منه بمائة درهم ثم باعه بمائتين فرفع المائة الی ولده وقال اذهب بها الی امك وقل لها هذا ما وعدنا علی لسان نبیه صلی الله علیه وآله وسلم اخبارا عن ربه سبحانه وتعالی من جاء بالحسنة فله عشر امثالها۔ ترجمہ ابو اراک سے مروی ہے کہ حضرت علی کے پاس ایک سائل آیا آپنے کسی صاحبزادے سے فرمایا کہ اپنی ماں کے پاس جاکر وہ درہم مانگ لاؤ جو اونکے پاس ہیں۔ لڑکے نے واپس آکر کہا کہ وہ کہتی ہین کہ ہمنے وہ درہم آٹے کیواسطے رکھ چھوڑا ہے آپنے فرمایا کہ نہین جاکر لاؤ۔ وہ پھر گئے اور درہم لائے۔ آپنے لیکے فقیر کو دیدیا اور فرمایا کہ بندہ کا اعتقاد کبھی سچا نہین ہوتا جبتک کہ اپنے پاس کی چیز سے زیادہ اللہ کی قدرت پر بھروسہ نہو۔ راوی کہتا ہے کہ یہ باتین آپ کرہی رہے تھے کہ ایک شخص اونٹ بیچتا ہوا اودہر سے گذرا جناب امیر نے سو درہم کو ایک اونٹ اوس سے مول لیکر اوسیکو دو سو درہم کو بیچڈالا پھر نفع والے سو درہم اپنے فرزند کو دیکر فرمایا کہ لو اپنی والدہ کو دے آؤ اور کہو کہ یہ وہ چیز ہے جسکا وعدہ رسول خدا کی معرفت ہمسے کیا گیا ہے چنانچہ آنحضرت اپنے پاک اور بزرگ پروردگار کیطرف سے خبر دیتے ہین کہ جس شخص نے ایک نیکی کی تو اوسکے واسطے دس نیکیاں ہین۔

اسد الغابہ ۱۲

عن علی بن جزء قال سمعت ابا مریم السلولی یقول سمعت عمار بن یاسر یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول لعلی بن ابی طالب یا علی ان الله عز وجل قد زینك بزینة لم یتزین العباد بزینته احب الیه منها الزهد فی الدنیا فجعلك لا تنال من الدنیا شیئا ولا تنال الدنیا منك شیئا ووهب لك حب المساکین ورضوا بك اماما ورضیت بهم اتباعا فطوبی لمن احبك وصدق فیك فهم جیرانك فی دارك ورفقاؤك فی قصرك واما الذین ابغضوك وکذبوا علیك فحق علی الله ان یوقفهم موقف الکذابین یوم القیامة۔ ترجمہ علی بن جزء سے مروی ہے کہ مینے ابو مریم سلولی کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ عمار بن یاسر کہتے تھے کہ مینے جناب رسول خدا کو علی ابن ابیطالب سے

یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ یا علی تحقیق اللہ عزوجل نے تمکو ایسی زینت کے ساتھ مزین کیا ہی کہ اپنے بندون کو کسی ایسی زینت کے
ساتھ مزین نہین کیا کہ جسکو وہ اوس سے زیادہ دوست رکھتا ہو۔ وہ زینت زہد ہے دنیا مین پس اللہ تعالے نے تجھکو ایسا
کر دیا ہے کہ نہ دنیا مین سے کوئی چیز تجھکو حاصل ہوگی اور نہ دنیا کو تجھسے کوئی چیز حاصل ہوگی اور تجھکو محبت مسکینونکی عطا
فرمائی ہے اور وہ لوگ تیرے امام ہونے پر راضی ہوئے ہین اور تو اونکے تابعدار ہونے پر راضی ہوا ہے پس خوشی اور خرمی
ہے واسطے اوس شخص کے کہ تجھکو دوست رکھے اور تیری تصدیق کرے وہ لوگ تیرے گھر مین تیری ہمسائی مین اور تیرے
قصر مین تیرے رفیق ہین۔ لیکن جو لوگ تجھسے دشمنی رکھتے ہین اور تیری تکذیب کرتے ہین پس اللہ تعالی پر واجب ہے کہ اون
لوگون کو قیامت کے دن جھوٹون کے مقام مین کھڑا کرے۔

قال الامام غزالی رضی اللہ عنہ فی کتابہ وسائل الحاجات ان جبرئیل علیہ السلام اتی النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فقال الا ابشرك یا محمد قال بلی فاتی بہ جبل ابی قبیس فاذا علی ساجد قد بلت
دموعہ موضع خدیہ وھو یقول اللھم ارحم ذلی وضراعتی الیك ووحشتی من خلقك و
انسنی بك یا کریم فقال جبرئیل واللہ یا محمد انہ لفی حال باھی اللہ بہ الملائکة ولا یدعوا بھذا
الدعاء احد فی سجودہ الا خرج من ذنوبہ کما تخرج الحیة من سلخھا **ترجمہ** امام غزالی نے اپنی
کتاب وسایل الحاجات مین بیان کیا ہی کہ تحقیق حضرت جبرئیل جناب رسول خدا کے پاس آئے اور کہا کہ یا محمد کیا تمکو مین
بشارت دون آپنے فرمایا کہ ہان پس وہ آپ کو کوہ ابو قبیس پر لیگئے آپنے وہان ملاحظہ فرمایا کہ حضرت علی سجدہ مین ہین
اور آنسو اون سے آپکے دونون رخسارے تر ہین اور کہہ رہے ہین کہ بارخدایا میری ذلت پر اور میری عاجزی پر کہ جو تیری
طرف سے ہے اور میری وحشت پر کہ جو تیری خلق سے ہی رحم کر اور مجھکو اے کریم اپنے ساتھ اُنس عطا کر پس حضرت جبرئیل نے
کہا کہ واللہ اے محمد علی ایسے حال مین ہین کہ اللہ تعالی بسبب اوسکے ملائکہ سے مباہات کرتا ہے اور جو شخص کہ سجدہ مین یہ دعا کرے

وہ گناہوں سے اِسطرح نکل جاتا ہی جسطرح سانپ کیچلی سے باہر نکلتا ہے۔

مختصری از کلام معجز نظام جناب امیر علیہ السلام

قال امیر المومنین علیہ السلام

من عرف نفسہ فقد عرف ربہ یعنی جس شخص نے اپنے نفس کو پہچانا اپنے رب کو پہچانا۔ لاتنظر الی من قال وانظر الی ما قال یعنی قایل کو نہ دیکھ بلکہ اوسکے قول کو دیکھ کہ کیسا ہی۔ لاظفر مع البغی لاثناء مع الکبر لا بر مع الشح لاصحۃ مع النھم لاشرف مع سوء الادب یعنی نہین فتح ہی ساتھ بغاوت کی نہین تعریف ساتھ غرور کے نہین نیکی ہی ساتھ بخل کے نہین صحت ہی ساتھ غم کے نہین شرف ہی ساتھ بے ادبی کے۔ لا اجتناب لمحرم مع الحرص یعنی نہین پرہیز ہوسکتا حرام سے ساتھ حرص کے۔ لاراحۃ مع الحسد لاسود د مع الانتقام یعنی نہین راحت ہی ساتھ حسد کے اور نہین سرداری ہی ساتھ بدلا لینے کی۔ لامحبۃ مع المراء یعنی نہین محبت ہی ساتھ صحبت کی۔ لاصواب مع ترک المشورۃ یعنی نہین صواب راے ہی ساتھ ترک مشورہ کی۔ لاوفاء لملول یعنی کام کو پورا کرنا اوس شخص کے لیے نہین ہی کہ جو جلد ماندہ ہو جاے۔ لاکرم اعز من التقی یعنی تقوی سے زیادہ کوئی بزرگی نہین ہے۔ لاشرف اعلی من الاسلام یعنی اسلام سے اعلی کوئی شرف نہین۔ لامعقل احسن من العقل یعنی عقل سے بہتر کوئی پناہ کی جگہ نہین۔ لاشفیع انجح من التوبۃ یعنی توبہ سے زیادہ کوئی حاجت روا نہین۔ لالباس اجمل من العافیۃ یعنی کوئی لباس عافیت سے بہتر نہین۔ لاداء اعیا من الجھل یعنی جہالت سے بدتر کوئی بیماری نہین۔ لامرض اضنی من قلۃ العقل یعنی کمی عقل سے زیادہ کوئی مرض سست کرنیوالا نہین ہے۔ الناس نیام فاذا ماتوا انتبھوا یعنی لوگ سوے ہوے ہین جب مرینگے تو جاگین گے۔ اذا تم العقل نقص الکلام یعنی

[1] نور الابصار ۱۲

جب عقل کامل ہوتی ہی تو کلام کم ہو جاتا ہی (یعنی آدمی کم سخنی اختیار کرتا ہے) نعمة الجاهل کروضة علی مزبلة

یعنی دولت جاہل کی مانند اوس باغ کی ہے کہ جو گھورے پر ہو۔ قلب الاحمق فی فیه ولسان العاقل فی قلبه

یعنی احمق کا دل اوسکے مُنہ میں ہی اور زبان عاقل کی اوسکے دل میں۔ البخیل یستعجل الفقر یعنی بخیل اپنی محتاج ہونے

میں جلدی کرتا ہے۔ یعیش فی الدنیا عیشة الفقراء ویحاسب فی الاٰخرة حساب الاغنیاء یعنی بخیل

دنیا میں مثل فقیروں کی زندگی بسر کرتا ہی اور آخرت میں مثل تونگروں کے اوس سے حساب لیا جاتا ہی۔ لسان العاقل وراءة قلبه

وقلب الاحمق وراء لسانه یعنی زبان عاقل کی اوسکے قلب کے پیچھے ہی اور قلب احمق کا اوسکی زبان کے پیچھے ہی۔ العلم خیر

من المال یعنی علم مال سے بہتر ہے۔ العلم یحرسك وانت تحرس المال یعنی علم تیری حفاظت کرتا ہے اور تو

مال کی حفاظت کرتا ہے۔ العلم حاکم والمال محکوم علیه یعنی علم حاکم ہے اور مال اوسکا محکوم ہے۔ وقال رضی الله

عنه (فی صفة الدنیا) کان ماهو کائن من الدنیا لم یکن وکان ما هو کائن من الاٰخرة لم یزل ترجمہ

حضرت علی علیہ السلام نے صفت دنیا میں فرمایا ہی کہ جو چیز کہ دنیا میں موجود ہی وہ گویا نہیں ہی اور جو چیز کہ آخرت میں موجود ہے وہ

ہمیشہ کے لیے ہی۔ وکل ما هو اٰت قریب یعنی اور جو چیز کہ آنیوالی ہے وہ قریب ہے۔ لا تکون غنیا حتی تکون

عفیفا ولا تکون زاهدا حتی تکون متواضعا ولا تکون متواضعا حتی تکون حلیما یعنی تو غنی نہ ہوگا

جب تک کہ پارسا نہو اور زاہد نہوگا جبتک کہ تواضع کرنیوالا نہو۔ اور تواضع کرنیوالا نہ ہوگا جب تک کہ بردبار نہ ہو۔

قل عند کل شدة لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم تکف وقل عند کل نعمة الحمد لله تزد منها

یعنی ہر شدت کیوقت لاحول ولا قوة الا باللہ کہہ تو وہ دفع ہو جائیگی اور ہر نعمت کیوقت الحمد للہ کہہ تو وہ زیادہ ہوگی

لا شرف لبخیل ولا همة لمهین یعنی بخیل کے لیے کوئی شرف نہیں اور ضعیف وذلیل کے لیے کوئی ہمت نہیں

ولا سلامة لمن اکثر من مخالطة الناس یعنی سلامتی نہیں ہے اوس شخص کے لیے جو اکثر لوگوں کی صحبت میں ہی۔

لاكنز اغنى من القناعة يعنی کوئی خزانہ قناعت سے زیادہ غنی کرنیوالا نہین ہے۔ ولا مال اذهب للفاقة

من الرضا بالقوت یعنی اور کوئی مال احتیاج کو اسطرح دفع نہین کرسکتا کہ جسطرح روزی موجودہ کے ساتھ تسلیم و

رضا دفع کرتی ہے۔ الوحدة راحة یعنی تنہائی راحت ہے۔ العزلة عبادة یعنی گوشہ نشینی عبادت ہی۔

القناعة غنى والاقتصاد بلغة ترجمہ قناعت تونگری ہے اور میانہ روی کفایت کرنیوالی ہی امور معاش مین

العزيز لغير الله ذليل یعنی جو خدا کے سوا اور شخص کے سبب سے اپنے کو صاحب عزت سمجھے وہ حقیقت مین ذلیل ہے۔

والغنى الشره فقير یعنی اور جو امیر کہ حریص ہو وہ فقیر ہے۔ لاتعرف الناس الا بالاختبار فاختبر اهلك

وولدك فى غيبتك وصديقك من مصيبتك وذا القرابة عند فاقتك والتودد والملق عند عطلتك

لتعلم بذلك منزلتك یعنی تو آدمیونکو بغیر امتحان کے نہین پہچان سکتا پس اپنی اہل وعیال کا اپنی

غیبت مین امتحان کر اور اپنے دوست کا مصیبت کیوقت اور اپنے عزیز کا احتیاج کیوقت اور لوگونکی محبت اور چاپلوسی

کا اپنی بیکاری کیوقت تاکہ تجھے اپنے مرتبہ کا حال معلوم ہو جاے۔ الدهر يومان يوم لك ويوم عليك فان كان

لك فلا تبطر وان كان عليك فلا تضجر یعنی زمانہ مین دو دن ہین ایک تیرے فائدہ کا اور ایک تیرے

نقصان کا پس جو دن کہ تیرے فایدہ کا ہو اوسمین نافرمانی نکر اور جو دن کہ تیرے نقصان کا ہو اوسمین تو دل تنگ نہو۔

الدنيا جيفة فمن ارادها فليصبر على مخالطة الكلاب یعنی دنیا مردار ہی پس جو شخص کہ اوسکے حاصل کرنیکا

ارادہ کرے اوسکو چاہیے کہ کتون کی ہم صحبت ہونے پر صبر کرے۔ الدنيا والاخرة كالمشرق والمغرب۔ ان قربت

من احدهما بعدت من الاخر یعنی دنیا اور آخرت مثل مشرق اور مغرب کے ہین جسقدر کہ کوئی شخص ایک سمت سے

قریب ہوتا جائیگا دوسری سمت سے بعید ہوتا جائیگا۔ وعن ابن عباس رضی الله عنهما قال ما انتفعت بكلام بعد

رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كانتفاعى بكتاب كتبه الى امير المؤمنين على بن ابى طالب رضى الله عنه

فانه کتب الی اما بعد فان المرء یسوءه فوت ما لم یکن لیدرکه ویسره ادراک ما لم یکن لیفوته

فلیکن سرورک بما نلت من آخرتک ولیکن اسفک علی ما فات منها وما نلت من دنیاک

فلا تکن به فرحا وما فاتک منها فلا تاس علیه ولیکن همک لما بعد الموت والسلام **ترجمہ**

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اونہون نے کہا کہ مجھکو بعد رسول خدا کے کسی کلام سے اسقدر فائدہ حاصل

نہین ہوا کہ جیسا اوس خط سے حاصل ہوا کہ جو امیر المومنین علی ابن ابیطالب نے مجھکو لکھا تھا اونہون نے بعد حمد و نعت کے لکھا

تھا کہ آدمی کو بعض چیزونکا فوت ہونا رنج دیتا ہے حالانکہ حقیقت مین وہ اونکو پا نہین سکتا تھا اور بعض چیزونکا ملنا خوش

کرتا ہے حالانکہ وہ اوسکو ضرور ملتین پس چاہیے کہ تیری خوشی اوس چیز سے ہو کہ جو تجھکو تیری آخرت مین حاصل ہوا اور چاہیے کہ

تیرا رنج و افسوس اوس چیز پر ہو کہ جو تیری آخرت مین سے فوت ہو جائے اور جو کچھ کہ تجھکو دنیا مین حاصل ہوا اوس سے تو خوش

نہو اور جو کچھ کہ اس دنیا مین سے فوت ہو جاے اوسپر افسوس نکہ بلکہ چاہیے کہ تیری ہمت اون چیزون کے حاصل

کرنے مین مصروف رہے کہ جو بعد موت کے ملین گی والسلام۔

له مسند دارمی ۱۲

عن[له] مسلم الاعور عن حبة بن جوین قال قال علی کرم الله وجهه لو ان رجلا صام الدهر کله ثم قتل بین

الرکن والمقام لحشره الله یوم القیمة مع من یری انه کان علی هدی وقال ایضا خالطوا الناس

بالسنتکم واجسادکم وزائلوهم باعمالکم وقلوبکم فان للمرء ما اکتسب وهو یوم القیمة مع من احب **ترجمہ**

مسلم نے حبہ بن جوین سے روایت کی ہے کہ حضرت علی نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص تمام عمر روزہ رکھا اور بعد اوسکے رکن و مقام کے

بیچ مین قتل کیا جائے جب بھی اللہ تعالی اوسکو اوسی شخص کے ساتھ محشور کریگا کہ جسکو وہ اپنا ہادی جانتا ہوا اور یہ بھی آپنے

فرمایا کہ آدمیون سے اپنی زبانون اور بدنون سے میل رکھو اور اپنی اعمال سے اور دلون سے اونسے علیحدہ رہو اس لیے کہ

ہر شخص کے لیے وہی چیز ہے کہ جو اوسنے اپنے لیے کمائی ہو اور قیامت کے دن جسکو وہ دوست رکھتا ہے اوسی کے ساتھ ہوگا۔

ومن[۵۱] کلام علی مرتضی رضی الله عنه لمعاویة رضی الله عنه اما قولك انا بنو عبد مناف فکذلك نحن

ولکن لیس امیة کهاشم ولا حرب کعبد المطلب ولا ابو سفیان کابی طالب **ترجمہ**

اور حضرت علیؓ کے کلام مین سے ہے کہ جو آپنے معاویہ کو لکھا تھا کہ تو نے جو یہ کہا کہ ہم عبد مناف کی اولاد مین ہین تو یہ سچ ہے ہم بھی

اونکی اولاد مین ہین لیکن امیہ مثل ہاشم کے نہین ہے اور حرب مثل عبد المطلب کے نہین ہے اور ابو سفیان مثل ابو طالب کے نہین ہے۔

ومن[۵۲] کلامه رضی الله عنه لابنه الحسن رضی الله عنه یا بنی ابذل لصدیقك کل المودة ولا تطمئن الیه

کل الطمانینة واعطه کل المواساة ولا تفش له کل الاسرار **ترجمہ** اور آپکے کلام مین سے ہے کہ

جو آپ نے صاحبزادہ حضرت امام حسنؓ سے فرمایا کہ اے میرے بیٹے اپنے دوست کے ساتھ پوری دوستی کر لیکن اوس سے

بالکل مطمئن نہو جا اور اوسکو ہربات مین اپنے نفس کے برابر سمجھ مگر اپنے ہر بھید سے اوسکو آگاہ نکردے۔

عن[۵۳] الحسن رضی الله عنه لما حضرت ابی الوفاة اقبل یوصی فقال هذا ما اوصی به علی بن ابی طالب

اخو محمد صلی الله علیه وآله وسلم وابن عمه وصاحبه اول وصیتی انی اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا

رسوله وخیرته اختاره بعلمه وارتضاه لخلقه وان الله باعث من فی القبور وسائل الناس عن

اعمالهم عالم بما فی الصدور ثم انی اوصیك یا حسن وکفی بك وصیا بما اوصانی به رسول الله

صلی الله علیه وآله وسلم فاذا کان ذلك فالزم بیتك وابك علی خطیئتك ولا تکن الدنیا اکبر

همك واوصیك یا بنی بالصلوة عند وقتها والزکوة فی اهلها عند محلها والصمت عند التشبه

والاقتصاد والعدل فی الرضا والغضب وحسن الجوار واکرام الضیف ورحمة المجهود واصحاب البلاء

وصلة الرحم وحب المساکین ومجالستهم والتواضع فانه من افضل العبادة وذکر الموت وزهد

فی الدنیا فانك رهن موت وعرض بلاء وطریح سقم واوصیك بخشیة الله تعالی فی سر امرك

[۵۱] مستطرف ۱۰۰
[۵۲] نور الابصار ۱۰۰
[۵۳] نور الابصار ۱۰۰

وعلانیتك وانهاك عن مخالفة الشرع بالقول والفعل واذا عرض لك شئ من امر الاخرة فابدأ
به واذا عرض لك شئ من امر الدنیا فتأنه حتی تصیب رشدك فیه وایاك ومواطن التهمة
والمجلس المظنون به السوء فان قرین السوء یغیر جلیسه وكن لله یابنی عاملا وعن الخنی
زجورا وبالمعروف امرا وعن المنكر ناهیا وآخ الاخوان فی الله واحب الصالح لصلاحه
ودار الفاسق عن دینك وابغضه بقلبك وزایله باعمالك لئلا تكون مثله
وایاك والجلوس فی الطرقات ودع المماراة ومجاراة من لا عقل له واقتصد یابنی
فی معیشتك واقتصد فی عبادتك وعلیك فیها بالامر الدائم الذی تطیقه والزم الصمت به
وتسلم وقدم لنفسك تغنم وتعلم الخیر تعلم وكن ذاكرا الله تعالی علی كل حال وارحم من
اهلك الصغیر ووقر الكبیر ولا تأكل طعاما حتی تتصدق منه قبل اكله وعلیك بالصوم
فانه زكوة البدن وجنة لاهله وجاهد نفسك واحذر جلیسك واجتنب عدوك
وعلیك بمجالس الذكر واكثر من الدعاء فانی لم آلك یابنی نصحا وهذا فراق بینی وبینك
واوصیك باخیك محمد خیرا فانه ابن ابیك وقد تعلم حبی له واما اخوك الحسین فهو
شقیقك وابن امك وابیك والله الخلیفة علیكم وایاه اسأل ان یصلحكم وان یكف الطغاة
البغاة عنكم والصبر الصبر حتی یقضی الله هذا الامر ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم

ترجمہ حضرت امام حسن ؑ سے مروی ہی کہ جب میرے والد ماجد کا وقت وفات قریب ہوا تو آپ وصیت کرنے لگے اور فرمایا
کہ یہ وہ چیز ہے کہ علی ابن ابیطالب نے کہ جو جناب محمد مصطفےٰ کا بھائی اور اونکے چچا کا بیٹا اور اونکا مصاحب ہے اوسکی ساتھ وصیت
کی ہی پہلی وصیت میری یہ ہی کہ مین گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود سوا اللہ کے نہین ہے اور محمد اوسکے رسول اور برگزیدہ ہین

اپنے علم سے اوسنے اونکو رسالت کے لیے اختیار کیا اور اپنی خلق کی ہدایت کیلیے اونکو پسند کیا اور جو لوگ کہ قبروںمین ہین
اونکو اللہ تعالےٰ زندہ کریگا اور آدمیون سے اونکے اعمال کی پرسش فرمائیگا اور جو کچھ کہ لوگونکے دلونمین ہی اوسکو وہ جانتا ہی
بعد اوسکے اے حسن مین تجھکو وصیت کرتا ہون اور تو میری وصیت ادا کرنیکے لیے کافی ہی اور یہ وہ چیز ہے کہ اوسکے ساتھ
رسول خدا نے مجھکو وصیت کی ہی پس جب ایسا ہو تو اپنے گھر مین رہا کر اور اپنے گناہون پر رویا کر اور تحصیل دنیا مین اپنی
ہمت کو مصروف نکر اور اے میرے فرزند مین تجھکو وصیت کرتا ہون کہ نماز کو اوسکے وقت پر پڑہا کر اور جب زکواۃ دینے کا
محل ہو تو اوسکے مستحق کو ادا کر اور جب کوئی امر مشتبہ ہو تو اوسمین ساکت رہ اور خوشنودی اور غصہ مین میانہ روی
اور عدالت اختیار کر اور اپنے ہمسایہ کے ساتھ نیکی کر اور مہمان کا اکرام کر اور جو لوگ کہ عاجز ہون اور مصیبت مین مبتلا
ہون اونپر رحم کر اور صلہ رحم بجا لا اور مسکینون سے محبت کر اور اونکے پاس بیٹھا کر اور اونسے تواضع کیا کر اسلیے کہ یہ افضل
عبادت ہے اور موت کو یاد رکھ اور دنیا مین زہد کر اسلیے کہ تو موت سے چھوٹ نہین سکتا اور دنیا بلا کے نازل ہونیکا
مقام ہے اور بیماریون مین مبتلا ہے اور نیز مین تجھکو وصیت کرتا ہون کہ اپنے ظاہر و باطن مین اللہ تعالے سے ڈرا کر اور
ہر قول وفعل مین مخالفت شرع شریف سے منع کرتا ہون اور جب کوئی چیز امور آخرت مین سے تجھکو پیش آئے تو اوسمین جلدی
کر اور جب کوئی چیز امور دنیا مین سے تجھکو پیش آئے تو اوسمین تامل کر یہانتک کہ اپنی بہبودی کو اوسمین تحقیق کرلے اور
ایسے مقامات مین کہ اوسمین تہمت کا شبہہ ہو اور ایسی صحبتون مین کہ جن مین برائی کا گمان ہو نجایا کر اسواسطے کہ جو شخص
خود برا ہوتا ہے وہ اپنے ہم صحبت کو بھی خراب کر دیتا ہے اور اے میرے فرزند تو اپنے عمل کو اللہ تعالی کے لیے خاص اور خالص کر
اور گناہگار کو تنبیہ کر اور اچھی باتونکا حکم کیا کر اور بری باتونسے منع کیا کر اور بھائیون سے راہ خدا مین دوستی کر اور شخص
صالح کو بسبب اوسکی نیکی کے دوست رکھ اور فاسق سے مدارات کر مگر دلمین اوسکو دشمن رکھ اور اپنے اعمال مین اوس سے
علیحدہ رہ تاکہ ایسا نہو کہ تو بھی مثل اوسکے ہو جاے اور بازارونمین نہ بیٹھا کر اور بیوقوفونسے حجت نکیا کر نہ اونکی ہمسایگی

اختیار کر اور اپنی معاش مین اور عبادت مین میانہ روی اختیار کر اور عبادات مسنونہ مین سے اوس چیز کو اختیار کر کہ جسکے
ادا کرنیکی تجھکو طاقت ہو اور ہمیشہ اوسکو قائم رکھ سکے اور سکوت کو اپنے اوپر لازم کر لے کہ اوسکے سبب سے تو برائیون سے
سالم رہیگا اور نیکی کو اپنے نفس کے لیے مقدم کر تاکہ تجھکو غنیمت حاصل ہو اور ہر حال مین اللہ تعالی کو یاد کیا کر اور تیرے
عزیز و اقارب مین سے جو شخص صغیر السن ہو اوسپر رحم کر اور جو کبیر السن ہو اوسکی بزرگی کر اور جب تو کھانا کھانے لگے تو پہلے
اوسمین سے صدقہ دیدیا کر اور تجھکو روزہ رکھنا لازم ہے اسلیے کہ وہ بدن کی زکواۃ ہے اور روزہ دار کیلیے سپر ہے اور اپنے
نفس سے مجاہدہ کیا کر اور ہمنشین سے ہوشیار رہا کر اور اپنے دشمن سے پرہیز کیا کر اور تو ہمیشہ ایسی مجلسون مین بیٹھا کر جسمین ذکر
خدا ہوتا ہو اور دعا اکثر کیا کر اے فرزند مین نے تیرے نصیحت کرنیمین کچھہ کوتاہی نہین کی اور اب میرے اور تیرے درمیان
مین جدائی ہوتی ہے اور مین تیرے بھائی محمد حنفیہ کے باب مین تجھسے نیکی کی وصیت کرتا ہون اسلیے کہ وہ تیرے باپکا
بیٹا ہے اور مجھکو جو کچھہ اوس سے محبت ہے تو اوسکو جانتا ہے اور لیکن تیرا بھائی حسین پس وہ تیرا ہم بطن ہے اور تیری مان
اور باپ دونون کا بیٹا ہے اور اللہ تعالی میرے بعد تمہارا نگہبان ہے اور مین اوس سے سوال کرتا ہون کہ تمہارے
کامون کی اصلاح کرے اور سرکشون کی اور باغیون کی شر کو تمسے دفع کرے اور تجھکو صبر کرنا چاہیے یہانتک کہ اللہ تعالے
اس باب مین حکم کرے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم -

مختصری از اخبار شہادت جناب امیر علیہ السلام

عن[له] انس بن مالک قال مرض علی رضی اللہ عنہ وعندہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما فدخلت علیہ فجاء النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فنظر فی وجہہ فقال ابوبکر وعمر قد تخوفنا علیہ یا رسول اللہ فقال صلی اللہ
علیہ وسلم لا بأس علیہ ولم یموت الآن ولا یموت حتی یملأ غیظا ولم یموت الا مقتولا -

[له] نور الابصار للشبلنجی

وعن صہیب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلیؑ من اشقی الاولین یا علی قال الذی عقر

ناقة صالحؑ قال صدقت فمن اشقی الآخرین قال اللہ ورسولہ اعلم قال اشقی الآخرین الذی یضربک

علی ہذہ واشار الی یافوخہ **ترجمہ** منقول ہے انس بن مالک سے کہ ایک مرتبہ حضرت علیؑ بیمار ہوے

اور اونکے پاس حضرت ابوبکر اور حضرت عمر بیٹھے ہوئے تھے مین بھی وہان گیا بعد اوسکے رسول خدا تشریف لائے اور حضرت

علی کے بشرے کو ملاحظہ فرمایا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے کہا کہ انکی بیماری سے ہمکو خوف معلوم ہوتا ہے جناب

رسول خدا نے فرمایا کہ کچھ خوف نہین ہے یہ ابھی نہین مرینگے اور نہ مرینگے جب تک کہ غصہ مین نہ بھر جائینگے

(یعنی اس امت کی نافرمانی کے سبب سے) اور یہ نہ مرینگے مگر مقتول (یعنی شہید کیے جائینگے) اور صہیب سے روایت

ہے کہ جناب رسول خدا نے حضرت علی سے پوچھا کہ پہلی امتون مین سب سے زیادہ کون شقی تھا آپنے جواب دیا کہ جسنے

ناقہ صالحؑ کو قتل کیا تھا آنحضرت نے فرمایا کہ تمنے سچ کہا اب یہ بتاؤ کہ پچھلی امت مین سے سب سے زیادہ کون شقی ہی حضرت

علی نے جواب دیا کہ خدا اور خدا کا رسول بہتر جانتا ہے آنحضرت نے فرمایا کہ پچھلی امت مین سب سے زیادہ وہ شقی ہے

جو یا علی تیرے سر پر تلوار ماریگا اور آپکے سر مبارک کیطرف اشارہ کیا۔

(حاشیہ: سلہ فصول المہمہ ... تمیز فضول الائمہ)

سئل علی رضی اللہ عنہ وہو علی المنبر فی الکوفة عن قولہ تعالی من المؤمنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ فمنہم من

قضی نحبہ ومنہم من ینتظر فقال اللہم اغفر ہذہ الآیة نزلت فیّ وفی عمی حمزة وفی ابن عمی عبیدة بن الحرث بن عبد المطلب

رضی اللہ عنہم فاما عبیدة فانہ قضی نحبہ شہیدا یوم بدر واما عمی حمزة فانہ قضی نحبہ شہیدا

یوم احد واما انا فانتظر اشقاہا یخضب ہذہ من ہذہ واشار الی لحیتہ وراسہ عہد اعہدہ الی

حبیبی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **ترجمہ** حضرت علی سے جبکہ آپ کوفے مین منبر پر تھے

لوگون نے اس آیت کی تفسیر پوچھی جسکا ترجمہ یہ ہے کہ مومنون مین سے بعض ایسے مرد ہین کہ سچ کر دکھایا اونہون نے

اوس بات کو کہ جس پر اللہ تعالےٰ سے عہد کیا تھا پس بعض اون مین سے وہ ہین کہ اپنا وقت پورا کر چکے (یعنی شہید ہو چکے)
اور بعضے اون مین سے وہ ہین کہ انتظار کرتے ہین شہادت کا۔ پس حضرت علی نے جواب دیا کہ "اللّٰھم اغفر" یہ آیت
میرے اور میرے چچا حمزہ اور میرے چچا کے بیٹے عبیدہ بن الحرث بن عبد المطلب کے باب مین نازل ہوئی پس
عبیدہ نے بدر کی لڑائی مین شہید ہو کے اپنا وقت پورا کیا اور میرے چچا حمزہ نے احد کی لڑائی مین شہید ہو کے
اپنا وقت پورا کیا اور مین منتظر ہون اوس شخص کا کہ جو اس امت مین سب سے زیادہ شقی ہوگا اور اپنی
ریش مبارک اور سر مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اس کو اسی خون سے خضاب کرے گا یہ مجھسے
میرے حبیب ابو القاسمؐ نے عہد لیا ہے۔

لہ حاشیہ ۱-۲ نور الابصار و فصول المہمہ

عن[1] ابی عبد اللہ الحافظ انہ بلغہ قال علی للحسن والحسین رضی اللہ عنہما اذا مت انا فاحلانی
علی سریر ثم ایتیانی الغری وھو نجف الکوفۃ فانکما تریان صخرۃ بیضاء تلمع نورا فاحتفرا
فانکما تجدان فیھا ساحۃ فادفنانی **ترجمہ** حافظ ابو عبد اللہ نے اپنے اسناد سے
روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہم السلام سے وصیت کی کہ جس وقت
مین مر جاؤن مجھکو ایک تخت کے اوپر رکھنا بعد اوسکے غری یعنی نجف اشرف مین لے جانا (جو کوفہ مین ہے)
وہان تم دونون آدمی ایک سفید پتھر کو دیکھوگے جس مین نور چمکتا ہوگا پس اوسی جگہہ کھودنا اوس مین ایک تختہ
پاؤگے اوسی قبر مین مجھے دفن کر دینا۔

فلما[2] قبض رضی اللہ عنہ غسلہ الحسن والحسین وعبد اللہ بن جعفر ومحمد بن الحنفیۃ رضی اللہ عنہم
وکفن فی ثلاثۃ اثواب لیس فیھا قمیص ولا عمامۃ وصلی علیہ ابنہ الحسن ودفن فی الغری
لیلا موضع معروف یزار الی الآن وقیل بالنجف وفیہ یقول بعض الشعراء **ترجمہ**

پس جسوقت کہ حضرت علیؑ نے وفات پائی حسن اور حسین اور عبداللہ بن جعفر اور محمد بن حنیفہ نے اون کو غسل دیکر تین پارچہ کا کفن دیا جس مین کرتا اور عمامہ نہ تھا پھر حضرت امام حسنؑ نے نماز جنازہ پڑہی اور رات کے وقت غری مین دفن کیا کہ جو ایک مقام مشہور ہے اور ابتک اوسکی زیارت کی جاتی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ قبر آپکی نجف مین ہے اور اس باب مین ایک شاعر نے یہ شعر موزون کیے ہین۔

اشعار

سقتہ سحائب الرضوان سحا   کجود یدیہ ینسجم انسجاما

اوس قبر کو ابر خوشنودی خدا کی بارش سے سیراب کرتی ہین۔ مانند اوسکی دونون ہاتھون کی بخشش کے جو ایسی جاری رہتی ہے جیسا حق ہے جاری رہنے کا

ولازالت رواۃ المزن تھدی   الی النجف التحیۃ والسلاما

اور ہمیشہ پانی سے بھرے ہوے ابر نجف کی طرف تحیت اور سلام کا ہدیہ بھیجتے ہین۔

وقال بکر بن حسان

قل لابن ملجم والاقدار غالبۃ   ھدمت للدین والاسلام ارکانا

کہہ ابن ملجم سے درحالیکہ قضا و قدر غالب ہے ۔ کہ تونے دین اور اسلام کی ارکان کو منہدم کردیا

قتلت افضل من یمشی علی قدم   وافضل الناس اسلاما و ایمانا

تونے قتل کیا اوس شخص کو جو ہر رستہ چلنے والے سے افضل تھا۔ اور کل آدمیون سے اسلام اور ایمان مین افضل تھا۔

واعلم الناس بالقرآن ثم بما   سن الرسول لنا شرعا و تبیانا

اور کل آدمیون سے قرآن کا زیادہ عالم تھا اور اوس چیز کا کہ جو ہمارے لیے رسولؐ نے مقرر فرمائی از روے شرع اور بیان و شرح کے

صھر النبی و مولاہ و ناصرہ   اضحت مناقبہ نورا و برھانا

داماد نبی کا اور اونکے چچا کا بیٹا اور اونکا مددگار۔ مناقب اوسکے روشن اور واضح ہین۔

وکان منه علی رغم الحسود له ... مکان هارون من موسی بن عمرانا

اور حاسدون کی ذلت دینے کے لیے جناب رسول خدا کے نزدیک اُسکا مرتبہ ایسا تھا جیسا کہ حضرت موسی کے نزدیک حضرت ہارون کا مرتبہ تھا

ذکرت قاتله والدمع منحدر ... فقلت سبحان رب العرش سبحانا

مین نے اوسکے قاتل کو یاد کیا جسوقت کہ میرے آنسو جاری تھے پس کہا مین نے کہ پاک ہے پروردگار عرش کا نہایت پاک

قد کان یخبرنا عن سوف یخضبها ... قبل المنیة اشقاها وقد کانا

وہ حضرت قبل اپنی موت کے ہمکو خبر دیتے تھے کہ عنقریب اونکی داڑہی کو خون سے رنگیگا وہ شخص کہ کل امت سے زیادہ شقی ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا!

انی لاحسبه ما کان من بشر ... یخشی المعاد ولکن کان شیطانا

مین ابن ملجم کو سمجھتا ہون کہ وہ ایسا آدمی نہتھا۔ جو قیامت کو ڈرتا ہو بلکہ وہ شیطان تھا۔

اشقی مراد اذا عدت قبائلها ... واخسر الناس عند الله میزانا

جسوقت کہ قبیلہ مراد کا شمار کیا جاے تو وہی سب سے زیادہ شقی قرار پائیگا اور اللہ کے نزدیک وہ سب آدمیون سے زیادہ گھاٹے مین ہے از روے میزان کے

کعاقر الناقة الاولی التی جلبت ... علی ثمود بارض الحجر خسرانا

مانند پے کرنے والے ناقہ اولی (یعنی ناقہ صالح) کے کہ اوسنے قوم ثمود کو اوپر زمین حجر مین زیانکاری کو جمع کیا تھا۔

فلا عفا الله عنه ما تحمله ... ولا سقی قبر عمران بن حطانا

لقوله فی شقی ظل مجترما ... ونال ما ناله ظلما وعدوانا

پس خدا نہ بخشے اوسکے بار گناہ کو کہ جو اوسنے اوٹھایا اور نہ سیراب کرے قبر عمران بن حطان کو

بسبب اوسکے قول نالائق کے جو اوسنے ابن ملجم ایسے شقی کی مدح مین کہا ہے کہ جو سخت گنہگار ہوا اور ظلم وستم کی راہ سے پہونچا اوسکو جو کچھ پہونچا

ف / ولما بلغ عائشة قتل علی قالت فالقت عصاها واستقر بها النوی کما قر عینا بالایاب المسافر ثم قالت من قتله فقیل رجل من مراد فقالت فان یک نائیا فلقد نعاه نعی لیس فی فیه التراب فقالت زینب بنت ابی سلمه اتقولین هذا لعلی فقالت انی انسی فاذا نسیت فذکرونی (تاریخ الکامل ابن اثیر الجزری)

یا ضربة من تقی ما اراد بها — الا لیبلغ من ذی العرش رضوانا

(العیاذ باللہ) وہ قول اوسکا یہ تھا کہ کیا اچھی ضرب تھی اوس شخص سے کہ جو پرہیزگار تھا اور نہین ارادہ کیا تھا اوسنے اس ضرب لگانیسے مگر یہی ہی کہ صاحب عرش کی خوشنودی کو پہونچے

بل ضربة من غوی اوردته لظی — مخلدا قد اتی الرحمن غضبانا

شاعر کہتا ہی کہ نہین بلکہ یہ ضرب اوس شخص کی تھی کہ جو گمراہ ہوگیا اور آتش جہنم مین پہونچا کہ اوسمین ہمیشہ رہیگا اور رحمان کے پاس گیا درانحالیکہ وہ غضبناک تھا

کانه لم یرد قصدا بضربته — الا لیصلی عذاب الخلد نیرانا

اوسنے اس ضرب لگانے سے سوا اسکے اور کچھ قصد نہین کیا کہ ہمیشہ کے لیے آتش دوزخ کے عذاب مین داخل رہے۔

قال ابو الاسود الدئلی

عہ یہ شعر اوسی عمران بن حطان خارجی کا ہی جسکے اوصاف مین علامہ ذہبی یون رطب اللسان ہین کہ - عمران بن الحطان السدوسی البصری الخارجی عن عائشة فانه صدوق فی نفسه وثقة وقد روی عنه یحیی بن ابی کثیر وقتادة ومحارب بن دثار - وقال العجلی تابعی ثقة وقال ابو داؤد لیس فی اهل الاهواء اصح حدیثا من الخوارج وقال قتادة کان لا یتهم فی الحدیث یعنی عمران بن حطان سدوسی بصری خارجی ہی اور حضرت عائشہ سے روایت کرتا ہی اور بتحقیق وہ فی نفسہ بہت سچا اور ثقہ ہی اور تحقیق اوس سے یحیی بن ابی کثیر اور قتادہ اور محارب بن دثار نے روایت کی ہی اور عجلی نے کہا ہے کہ خارجی مذکور تابعی اور ثقہ ہے اور ابو داؤد نے کہا ہی کہ اہل اہوا مین خارجیون سے زیادہ کوئی صحیح حدیث روایت نہین کرتا۔ اور قتادہ کا قول ہی کہ خارجی مذکور یعنی ابن حطان حدیث مین نہین متہم ہو سکتا انتہی - اور علامہ ابن حجر عسقلانی یون گہر ریزی فرماتی ہین کہ عمران بن حطان کی عجلی نے توثیق کی ہی اور قتادہ کا قول ہی کہ خارجی مذکور حدیث مین متہم نہین کیا جاتا ہی اور ابو داؤد نے کہا ہی کہ اہل ہوا مین خارجیون سے زیادہ کوئی صحیح تر حدیث نہین روایت کرتا انتہی - اور کاشف ذہبی مین یون مذکور ہے کہ عمران بن حطان سدوسی حضرت عمر اور ابو موسیٰ اور ایک جماعت سے روایت کرتا ہی اور اوس سے قتادہ اور محارب بن دثار وغیرہما نے روایت کی ہی اور متعدد لوگ اوسکو ثقہ سمجھتے ہین اور ابن حطان مذکور خارجی تھا جسنے ابن ملجم کی مدح کی ہے۔ انتہی - اور مولوی شاہ عبد الحق صاحب محدث دہلوی یون رقم طراز ہین کہ عمران بن حطان خارجی تھا جو کہ ابن ملجم کی مدح کرتا تھا وہ بصرہ کا رہنے والا تابعی اور ثقہ ہے اور ابن حبان نے ثقات مین اوسکا ذکر کیا ہے اور خارجی مذکور سے قتادہ اور محارب بن دثار اور بخاری اور ابو داؤد اور نسائی وغیرہم ایک جماعت نے اپنی کتب اور صحاح مین روایت کی ہی اور مشکوٰۃ مین بھی اوسکی حدیث موجود ہی اور عمران مذکور حضرت عمر اور ابو موسیٰ وغیرہما سے روایت کرتا ہے انتہی - مولف کہتا ہی کہ شاید انھین وجوہ سے عینی شرح بخاری مین خوارج کے پیچھے نماز کا جواز لکھا ہی لیکن افسوس اور عجب ہے کہ خوارج دشمنان آل رسول کا یہ اعتبار ہو اور ایمۂ اہلبیت (جنکے فضائل لاتعد ہین) کی ایسی بے اعتباری ہو جیسا کہ علمای اسماء الرجال لکھتے ہین چنانچہ علامہ ذہبی نے امام موسی کاظم علیہ السلام کے باب مین یون لکھا ہی کہ موسی بن جعفر الملقب بالکاظم روی عنه بنوہ وان العقیلی ذکرہ فی کتابه وقال حدیثه غیر محفوظ یعنی موسی کاظم سے اونکی بیٹون نے روایت کی ہی کا و بتحقیق عقیلی نے اپنی کتاب مین اونکا ذکر کیا ہی کہ حدیث اونکی غیر محفوظ ہے (ع) ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا - اور یہ بھی کچھ کم حیرت انگیز امر نہین ہے کہ امام بخاری نے حضرت امام جعفر صادق ایسے امام عالی مرتبت سے ایک حدیث بھی اپنی صحیح مین روایت نہین کی بخلاف اسکے ابو سفیان اور مروان اور عمران بن حطان وغیرہم سے بلا تامل اپنی صحیح مین حدیثین نقل کی ہین (ع) سمجھ مین کچھ نہین آتے یہ اسرار + فاعتبروا یا اولی الابصار - عمران بن حطان السدوسی کہ زابا شہابا لعجبته وکان من دعس الخوارج

۴ وقال ابن البرقی کان حروریا - وفی تعلیقة القاضی حسین بن محمد الشافعی شیخ المراوزة فانه ذکر ابیات عمران هذا التی رثی بها عبد الرحمن بن ملجم قاتل علی یقول فیها شعر یا ضربة من تقی ما اراد بها ۞ الا لیبلغ من ذی العرش رضوانا ۞ انی لاذکره یوما فاحسبه ۞ اوفی البریة عند الله میزانا ۞ قال فعارضه الامام ابو الطیب الطبری فقال شعر انی لابرأ مما انت تذکره ۞ عن ابن ملجم الملعون بهتانا ۞ انی لاذکره یوما فالعنه ۞ دینا والعن عمران بن حطانا - قال القاضی حسین هذا الذی قاله القاضی ابو الطیب خطاء فان عمران صحابی لا یجوز لعنه وهکذا قرأت بخط القاضی تاج الدین السبکی - وقد اخرج البخاری ابو داؤد لعمران بن حطان من روایة یحیی بن ابی شیبة - وقال یعقوب بن شیبة کان عمران من اهل السنة - (اصابه ابن حجر)

قال و بالغ ابن حزم فقال لا خلاف بین احد من الائمة فی ان ابن ملجم قتل علیا متاولا مجتهدا مقدرا انه علی الصواب (تلخیص الحبیر لابن حجر العسقلانی)

الا ابلغ معاویة بن حرب　　فلا قرت عیون الشامتینا

معاویہ پسر حرب کو خبر پہونچادو - کہ نہ ٹھنڈی ہوں آنکھیں شماتت کرنے والونکی

افی شهر الصیام فجعتمونا　　بخیر الناس طرا اجمعینا

کیا تم نے ماہ صیام مین ہمکو دردمند کیا - ایسے شخص کے ساتھ کہ جو سب آدمیونسے بہتر تھا

قتلتم خیر من رکب المطایا　　ورحلها ومن رکبت سفینا

ومن لبس النعال ومن حذاها　　ومن قرأ المثانی والمئینا

تم نے اوس شخص کو قتل کیا کہ جو اون سب سے بہتر تھا جو اونٹوں پر سوار ہوتے ہین اور جو کشتیون پر سوار ہوتے ہین - اور جو نعلین پہنتے ہین اور اوسکو بناتے ہین اور جو قرآن مجید کے مئین[ع٣] اور مثانی سورتونکو پڑہتے ہین (مطلب یہ کہ سب آدمیونسے بہتر تھے)

اذا استقبلت وجه ابی حسین　　رأیت البدر راع الناظرینا

جسوقت کہ تو پدر حسنین علیہما السلام کے روبرو آیا تو گویا تونے ماہ شب چاردہ کو دیکھا کہ جو دیکھنے والونکو تعجب مین[ع٤] ڈالتا ہے -

لقد علمت قریش حیث کانت　　بانك خیرها حسبا ودینا

اے ابوالحسن قریش جہان کہین ہوں اس بات کو بخوبی جانتے ہین کہ تو اون سب سے حسب مین بھی اور دین مین بھی بہتر ہے -

وقل للشامتین بنا رویدا　　ستلقی الشامتون کما لقینا[ع٥]

جو لوگ ہمکو شماتت کرتے ہین اونسے کہدو کہ ٹھہر جاؤ عنقریب تم بھی شماتت کرنیوالونسے ملاقات کروگے جسطرح ہمنے ملاقات کی -

وبالاسناد[ع٦] عن الزهری قال قال لی عبد الملك بن مروان ای واحد انت ان حدثتنی ما کان علامة یوم قتل علی رضی الله عنه - قلت یا امیر المومنین ما رفعت حصاة من بیت المقدس الا وکان تحتها دم عبیط **ترجمہ** اسناد کے ساتھ زہری سے روایت ہی کہ مجھسے عبد الملک بن مروان نے کہا

ع٣ مئین و مثانی قرآن مجید کی سورتوں کی قسمیں ہیں ١٢
ع٤ نور الابصار ١٢
ع٥ یہ اشعار اور اس کے پہلے والے اشعار کامل ابن اثیر میں بھی ہیں ١٢

کہ تو کیا خود شخص ہے، اگر مجھے یہ بات بتلادے کہ روزِ قتلِ علی کیا علامت ظاہر ہوئی تھی بیٹے کہا کہ یا امیر المومنین بیت المقدس میں ہم جو ڈھیلا اور پتھر اوٹھاتے تھے (اوٹھایا گیا) اوسکے نیچے سے خون تازہ نکلتا تھا۔

نور الابصار

قال ابو القاسم بن محمد کنت فی المسجد الحرام فرأیت الناس مجتمعین حول مقام ابراهیم علیه السلام نقلت ما هذا فقالوا راهب قد اسلم وجاء الی مکة وهو یحدث بحدیث عجیب فاشرفت علیه فاذا شیخ کبیر علیه جبة صوف وقلنسوة صوف عظیم الجثة وهو قاعد عند المقام یحدث الناس وهم یستمعون له فقال بینما انا قاعد فی صومعتی فی بعض الایام اذ اشرفت منها اشرافة فاذا طایر کالنسر الکبیر قد سقط علی صخرة علی شاطی البحر فتقایا فرمی من فیه ربع انسان ثم طار فغاب یسیرا ثم عاد فتقایا ربعا آخر ثم طار وعاد فتقایا هکذا الی ان تقایا اربعة ارباع انسان ثم طار فدنت الارباع بعضها من بعض فالتامت فقام منها انسان کامل وانا اتعجب مما رأیت فاذا بالطائر قد انقض علیه فاختطف ربعه ثم طار ثم عاد واختطف ربعا آخر ثم طار وهکذا الی ان اختطف جمیعه فبقیت متفکرا او اتحسر ان لا کنت سألته من هو وما قصته فلما کان فی الیوم الثانی اذا بالطائر قد اقبل وفعل کفعله بالامس فلما التامت الارباع وصارت شخصا کاملا نزلت من صومعتی مبادرا الیه وسألته بالله من انت یا هذا فسکت نقلت له بحق من خلقک الا ما اخبرتنی من انت فقال انا ابن ملجم نقلت ما قصتک مع هذا الطائر قال قتلت علی بن ابی طالب فوکل الله بی هذا الطائر یفعل بی ما تری کل یوم فخرجت من صومعتی وسألت عن علی بن ابی طالب فقیل لی انه ابن عم رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فاسلمت واتیت الی بیت الله الحرام قاصد الحج وزیارة رسول الله صلی الله علیه وسلم

ترجمہ ابوالقاسم بن محمد کہتے ہین کہ مین کعبے مین تھا لوگون کو دیکھا کہ مقام ابراہیم علیہ السلام کے گرد مجتمع ہین مین نے پوچھا

کہ یہ کیا بات ہے لوگون نے کہا کہ ایک راہب اسلام لایا ہے اور مکہ معظمہ مین آیا ہے اور وہ عجیب و غریب بات بیان کرتا ہے

پس مین بھی اوسکے دیکھنے کو گیا چنانچہ مین نے دیکھا کہ وہ ایک بڈھا اور قوی الجثہ آدمی ہے اور کملی کا جبہ پہنے ہوے ہے

اور ٹوپی بھی کملی کی دیے ہوے ہے اور وہ مقام ابراہیم کے پاس بیٹھا ہوا لوگونسے باتین کر رہا ہے اور سب لوگ کان

رکھکے سن رہے ہین پس اوسنے بیان کیا کہ ایکدن مین اپنی صومعہ مین بیٹھا ہوا تھا کہ ناگاہ مینے دیکھا کہ ایک طائر مثل بڑے

گرگس کے آیا اور دریا کے کنارے ایک بڑے پتھر پر بیٹھ گیا بعد اوسکے قے کی اور اوسکے منہ سے چوتھائی آدمی نکل آیا بعد اوسکے

اوڑ گیا اور تھوڑی دیر غائب رہا بعد اوسکے پھر آیا اور قے کی تو دوسرا چوتھائی ٹکڑا نکلا بعد اوسکے اوڑ گیا اور پھر آکے قے

کی اسیطرح چار ٹکڑے ایک آدمی کے اوسکے منہ سے نکلے بعد اوسکے پھر اوڑ گیا پس وہ چارون ٹکڑے آپسمین مل گئے اور اوس سے

ایک پورا آدمی بن کے کھڑا ہو گیا اور مینے جو کچھ دیکھا اوس سے نہایت تعجب کر رہا تھا کہ ناگاہ وہ طائر پھر آیا اور اوسی آدمی پر

گرا اور چوتھائی ٹکڑا اوسکا اوڑا لیگیا بعد اوسکے پھر آیا اور دوسرا ٹکڑا لیگیا اسیطرح کل آدمی کو لیگیا مجھے نہایت فکر ہوئی کہ

یہ کیا بات ہے اور افسوس ہوا کہ مینے اوس آدمی سے اوسکا حال نہ پوچھا جب دوسرا دن ہوا تو وہ طائر پھر آیا اور جو کچھ

روز گذشتہ مین کیا تھا وہی اوسنے پھر کیا پس جب چارون ٹکڑے مل گئے اور وہ شخص پورا آدمی ہو گیا تو مین اپنے صومعہ

سے اوترکے اوسکی طرف دوڑا اور اوس سے پوچھا کہ تجھکو قسم ہے اللہ کی مجھے بتادے کہ تو کون شخص ہے اوسنے کچھ جواب نہ دیا

مینے پھر کہا کہ تجھکو قسم ہے اوسکی کہ جسنے تجھکو پیدا کیا ہے مجھکو خبر دے کہ تو کون شخص ہے پس اوسنے کہا کہ مین ابن ملجم ہون مینے

پوچھا کہ تیرا اس طائر کے ساتھ کیسا قصہ ہے اوس نے جواب دیا کہ مین نے علیؑ ابن ابیطالب کو قتل کیا پس اللہ تعالیٰ نے میرے

اوپر اس طائر کو مقرر کر دیا ہے کہ میرے ساتھ وہ روز یہی فعل کرتا ہے کہ جو تونے دیکھا بعد ازان مین اپنے صومعہ سے باہر

نکلا اور پوچھا کہ علی ابن ابیطالب کون ہین لوگون نے مجھے بتلایا کہ وہ رسول خدا کے چچا کے بیٹے ہین پس مین اسلام لایا

اور یہان بیت الحرام مین حج اور زیارت رسول خدا کی قصد سے آیا ہون -

مناقب جلیلہ و مآثر جمیلہ حضرت امیر علیہ السلام از احادیث حبیب سبحانی و آیات قرآنی

قال[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللھم اکرم من اکرم علیا **ترجمہ** فرمایا رسول خدا[2] نے کہ بارخدایا اکرام کر اوس شخص کا کہ جو اکرام کرے علی کا - وقال[2] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انصر من ینصر علیا واخذل من خذل علیا **ترجمہ** بارخدایا مدد کر اوس شخص کی جو مدد کرے علی کی اور چھوڑ دے اوس شخص کو کہ جو چھوڑ دے علی کو۔

قال[3] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی ان اللہ یغضب لغضبک ویرضی لرضاک **ترجمہ** فرمایا جناب رسول خدا نے حضرت علی سے کہ تحقیق اللہ تعالے غضبناک ہوتا ہی بسبب تیری غضب کے اور راضی ہوتا ہی بسبب تیری رضامندی کے -

قال[4] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب علی براءۃ من النفاق وحب علی براءۃ من النار وحب علی حسنۃ لا تضر معھا سیئۃ وحب علی یاکل الذنوب کما تاکل النار الحطب **ترجمہ** فرمایا جناب رسول خدا نے کہ دوستی علی کی برائت ہی نفاق سے اور دوستی علی کی برائت ہی آتش جہنم سے اور علی کی دوستی کا ایسا ثواب ہے کہ اوسکے ساتھ کوئی گناہ نقصان نہین پہونچا سکتا اور علی کی دوستی گناہون کو اسطرح کھا جاتی ہی جسطرح آگ لکڑی کو کھاتی ہے -

قال[5] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عادی اللہ من عادی علیا **ترجمہ** فرمایا جناب رسول خدا نے کہ اللہ تعالے اوس سے دشمنی کرے جو علی سے دشمنی کرے -

عن[6] مطلب بن عبد اللہ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی خطبۃ اوصیکم

[1] طبرانی ۱۲
[2] طبرانی ۱۲
[3] مسند ابویعلی ۱۲
[4] فردوس دیلمی ۱۲
[5] کنوز الحقائق شادی کجو اابن منذر ۱۲
[6] مسند احمد حنبل ۱۲

یحب ذی القربی اقربھا اخی وابن عمی علی بن ابی طالب فانہ لا یحبہ الا مومن ولا یبغضہ الا منافق
فمن احبہ فقد احبنی ومن ابغضہ فقد ابغضنی ومن احبنی ادخلہ اللہ الجنۃ
ومن ابغضنی ادخلہ اللہ النار **ترجمہ** مطلب بن عبداللہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا
نے ایک خطبہ مین فرمایا کہ مین تم لوگون کو اپنے عزیزون کی محبت کی وصیت کرتا ہون اون سب سے زیادہ میرا عزیز قریب
میرا بھائی اور میرے چچا کا بیٹا علی ابن ابیطالب ہے اسلیے کہ اوسکو مومن کے سوا کوئی دوست نہین رکھتا اور منافق کے سوا
کوئی دشمن نہین رکھتا پس جس شخص نے کہ اوسکو دوست رکھا مجھکو دوست رکھا اور جس شخص نے اوسکو دشمن رکھا مجھکو دشمن
رکھا اور جس شخص نے مجھکو دوست رکھا اوسکو اللہ تعالی بہشت مین داخل کرے گا اور جس شخص نے مجھکو دشمن رکھا اوسکو اللہ تعالے
آتش جہنم مین داخل کرے گا۔

عن[۱] زید بن ارقم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من احب ان یتمسک بالقضیب
الاحمر الذی غرسہ اللہ بیمینہ فی جنۃ عدن فلیتمسک بحب علی ابن ابی طالب
ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے کہ مین نے جناب رسول خدا کو یہ فرماتے ہوے سنا کہ جو شخص اس بات کو دوست رکھے کہ تمسک
کرے اوس شاخ سرخ کے ساتھ جسے اللہ تعالی نے اپنے دست قدرت سے بہشت عدن مین بٹھالا ہے اوسکو چاہیے کہ
دوستی علی ابن ابیطالب کے ساتھ تمسک کرے۔

عن[۲] ابن عباس قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی علی بن ابی طالب فقال قل لہ انت
سیدٌ فی الدنیا سیدٌ فی الآخرۃ من احبک فقد احبنی ومن ابغضک فقد ابغضنی و
بغیضک بغیض اللہ فالویل کل الویل لمن ابغضک **ترجمہ** حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ
مجھکو ایکدن جناب رسول خدا نے علی ابن ابیطالب کے پاس بھیجا اور فرمایا کہ علی سے جا کر کہو کہ تو دنیا مین بھی سردار ہے اور آخرت

[۱] مسند احمد حنبل
[۲] مسند امام احمد حنبل

مین بھی سردار ہی جس شخص نے کہ تجھکو دوست رکھا اوسنے مجھکو دوست رکھا اور جس شخص نے تجھکو دشمن رکھا اوسنے مجھکو دشمن رکھا

اور تیرے غضب سے اللہ تعالی غضبناک ہوتا ہی پس عذاب ہے پورا عذاب واسطے اوس شخص کے کہ جو تجھکو دشمن رکھتا ہے۔

عن[له] ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی رضی اللہ عنہ حبك ایمان

وبغضك نفاق واول من یدخل الجنة محبك واول من یدخل النار مبغضك **ترجمہ**

ابو سعید خدری سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے حضرت علیؑ سے کہ تیری دوستی ایمان ہے اور تیرا بغض تجھسے نفاق ہے

اور تیرا دوست پہلے جنت مین داخل ہوگا اور تیرا دشمن پہلے دوزخ مین داخل ہوگا۔

ذکر[له] فی زهر الفائح ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر اصحابہ یوم خیبر ان امتحنوا اولادهم

بحب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فانہ لا یدعوا الی ضلالة ولا یبعد عن هدی

فمن احبہ فهو منکم ومن ابغضہ فلیس منکم **ترجمہ** کتاب زہر الفائح مین مذکور ہے کہ جناب

رسول خدا نے بروز خیبر اپنے اصحاب کو حکم فرمایا کہ علی بن ابیطالب کی دوستی کے ساتھ اپنی اولاد کی صحت نسب کا امتحان کرین

اسلیے کہ وہ گمراہی کیطرف نہین بلاتا ہے اور ہدایت سے دور نہین کرتا پس جو شخص کہ اوسکو دوست رکھے وہ تمہاری اولاد

مین سے ہے اور جو شخص کہ اوسکو دشمن رکھے وہ تم سے نہین پیدا ہوا۔

عن[سله] ام المومنین عائشة رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم حب علی عبادة

ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ دوستی علیؑ کی عبادت ہے۔

عن[سله] انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ابا الحسن ان اللہ تعالی اخذ حبك علی البشر والشجر

فمن اجاب الی حبك عذب وطاب ومن لم یجب حبك خبث ومر وعن النبی صلی اللہ علیہ

وسلم من احب علیا بقلبہ فلہ ثلث ثواب هذه الامة ومن احبہ بقلبہ ولسانہ فلہ

له
سله زینة المجالس ۱۲ حاکم ۱۲
سله دیلمی ۱۲ سله زینة المجالس ۱۲

ثلثا ثواب هذه الامة ومن احبه بقلبه ولسانه ويده فله ثواب هذه

الامة الا وان جبريل اخبرني ان السعيد كل السعيد من احب عليا في حياتي

وبعد مماتي الا وان الشقي كل الشقي من ابغض عليا في حياتي وبعد مماتي

ترجمہ انس سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ اے ابو الحسن اللہ تعالی نے تیری دوستی کا انسان سے

اور اشجار سے عہد لیا پس جسنے تیری دوستی کو قبول کیا وہ شیرین اور پاکیزہ ہوا اور جسنے تیری دوستی کو نہ قبول کیا وہ خبیث

اور تلخ ہوا۔ اور مروی ہے جناب رسول خدا سے کہ جو شخص علیؑ کو اپنے دلسے دوست رکھے اوسکے لیے اِس امت کے تہائی

آدمیون کی برابر ثواب ہے اور جو شخص کہ اونکو دلسے اور زبان سے دوست رکھے اوسکے لیے اس امت کی دو تہائی آدمیون کے

برابر ثواب ہے اور جو شخص کہ اونکو دلسے اور زبان سے اور ہاتھ سے دوست رکھے پس اوسکے واسطے کل اس امت کے

برابر ثواب ہے آگاہ ہو کہ تحقیق جبرئیل نے میرے پاس آکے مجھکو خبر دی کہ سعید بالکل سعید وہ شخص ہے کہ جو علی کو دوست رکھے

میری زندگی مین اور بعد میری موت کے اور شقی بالکل شقی وہ شخص ہے کہ جو علی کو دشمن رکھے میری زندگی مین اور بعد میری موت کے۔

قال ابن عباس رضی الله عنهما حب علی بن ابی طالب یاکل الذنوب کما تاکل النار الحطب

ولو اجتمع الناس علی حبه لما خلق الله جهنم **ترجمہ** کہا عبد اللہ بن عباسؓ نے کہ دوستی علی

ابن ابیطالب کی کہا جاتی ہے گناہون کو جسطرح کہ کہاتی ہے آگ لکڑی کو اور اگر سب آدمی اونکی محبت پر مجتمع ہو جاتے تو

اللہ تعالے جہنم کو نہ پیدا کرتا۔

قال معاذ بن جبل رضی الله عنه حب علی رضی الله عنه حسنة لا یضر معها معصية وبغضه معصية

لا ينفع معها حسنة **ترجمہ** معاذ بن جبلؓ نے کہا کہ دوستی علی کی ایسی نیکی ہے کہ اوسکے ساتھ کوئی گناہ نقصان

نہین پہونچا سکتا اور دشمنی اونکی ایسا گناہ ہے کہ اوسکے ساتھ کوئی نیکی نفع نہین پہونچا سکتی۔

ط نزہتہ المجالس ۱۲

ع نزہتہ المجالس ۱۲

قال[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل لمن احب علیا تھیا للدخول الجنۃ ترجمہ فرمایا
جناب رسول خدا نے کہدو اوس شخص سے کہ جو علی کو دوست رکھتا ہے کہ بہشت مین داخل ہونے کے لیے امادہ رہے۔

قال[2] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی محبک محبی ومبغضک مبغضی ترجمہ فرمایا جناب
رسول خدا نے کہ یا علی تیرا دوست میرا دوست ہے اور تیرا دشمن میرا دشمن ہے۔

عن[3] ابن عباس ان علیا دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام الیہ وعانقہ وقبل بین عینیہ
فقال لہ العباس اتحب ھذا یا رسول اللہ قال یا عم واللہ اللہ اشد حبا لہ منی ترجمہ
عبداللہ بن عباس سے منقول ہے کہ ایک دن حضرت علی حضرت رسول خدا کے پاس تشریف لائے پس آپنے اوٹھکر حضرت
علی کو گلے سے لگالیا اور اونکی دونون آنکھون کے درمیان مین بوسہ دیا پس حضرت عباس نے کہا کہ یا رسول خدا کیا آپ
انکو دوست رکھتے ہین آپنے فرمایا کہ اے چچا قسم ہے خدا کی اللہ تعالی مجھہ سے زیادہ علی کو دوست رکھتا ہے۔

عن[4] فاطمۃ رضی اللہ عنہا مرفوعا ان السعید کل السعید حق السعید من احب علیا
فی حیاتہ وبعد موتہ ترجمہ حضرت فاطمہؑ سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ سعید بالکل
سعید جیسا حق ہے سعید ہونیکا وہ شخص ہے کہ جو علی کو دوست رکھے میری زندگی مین اور بعد میری موت کے۔

عن[5] ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا اجتمع الناس
علی حب علی بن ابی طالب ما خلق اللہ النار ترجمہ عبداللہ ابن مسعود سے مروی ہے کہ
فرمایا جناب رسول خدا نے کہ اگر سب آدمی علی ابن ابیطالب کی محبت پر مجتمع ہوجاتے تو اللہ تعالی آتش جہنم کو پیدا نکرتا۔

قال[6] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیعۃ علی ھم الفائزون وعلی وشیعتہ ھم الفائزون
یوم القیامۃ ترجمہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ شیعہ علی کے نجات پانیوالے ہین۔ اور علی اور

[1] دیلمی ۔ [2] طبرانی ۔ [3] ینابیع وذخائر العقبی ۔ [4] امام احمد حنبل ۔ [5] فردوس دیلمی ۔ [6] ینابیع ۔

عن ابی قیس الازدی قال ادرکت الناس وہم ثلاث طبقات اہل دین یحبون علیا واہل دنیا یحبون معاویہ وخوارج
استیعاب ابن عبد البر

شیعہ اون کے نجات پانے والے ہین قیامت کے دن۔

عن[۱] ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفا بغیر حساب فقال علی من ھم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ھم شیعتک وانت امامھم **ترجمہ** حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا نے کہ ستر ہزار ایسے آدمی میری امت مین سے بہشت مین داخل ہونگے کہ اونسے حساب نہ لیا جائیگا حضرت علی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہین آپنے فرمایا کہ وہ تیرے شیعہ ہین اور تو اونکا امام ہے۔

قال[۲] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت وشیعتک تردون علی الحوض رواء **ترجمہ** فرمایا جناب رسول خدا نے کہ یا علی تو اور تیرے شیعہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہون گے اور [illegible] سیراب ہونگے۔

قال[۳] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ طہر قوما بالصلع فی رؤسھم وان علیا اولھم **ترجمہ** فرمایا جناب رسول خدا نے کہ اللہ تعالی نے ایک گروہ کو پاکیزہ کیا ہے اور علامت اونکی یہ ہے کہ پیشانی اونکی بالون سے کھلی ہوئی ہوتی ہے اور علی اون سب سے اول ہین۔

قال[۴] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت یا علی تقتل علی سنتی **ترجمہ** فرمایا جناب رسول خدا نے کہ یا علی تو موافق میری سنت کے قتال کریگا۔

قال[۵] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق علی علی ھذہ الامۃ کحق الوالد علی الولد **ترجمہ** فرمایا جناب رسول خدا نے کہ علی کا حق اس امت پر اسطرح ہے کہ جسطرح باپ کا حق بیٹے پر ہوتا ہے۔

قال[۶] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر اخوانی علی وخیر اعمامی حمزۃ **ترجمہ** فرمایا جناب رسول خدا نے کہ میرے سب بھائیون سے بہتر علی ہین اور سب چچاؤن سے بہتر حمزہ ہین۔

قال[۷] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید العرب علی **ترجمہ** فرمایا جناب رسول خدا نے کہ علی عرب کا سردار ہے۔

[۱] معجم طبرانی ۱۲ [۲] کنوز الحقائق ۱۲ [۳] فردوس دیلمی ۱۲

[۴] کنوز الحقائق بحوالہ ابن عدی ۱۲ [۵] دیلمی ۱۲ [۶] دیلمی ۱۲ [۷] حلیۃ الاولیا ابونعیم ۱۲

قال[۵۰] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلیؑ سلام اللہ علیک ابا الریحانتین **ترجمہ** فرمایا جناب رسولؐ خدا نے حضرت علی سے کہ سلام ہو اللہ کا تجھپر اے باپ دو پھولون کے۔

قال[۵۱] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب سری علی بن ابی طالب **ترجمہ** فرمایا جناب رسولؐ خدا نے کہ میرے بھید کا جاننے والا علی ابن ابیطالب ہے۔

قال[۵۲] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انت عبقریھم **ترجمہ** فرمایا جناب رسولؐ خدا نے کہ یا علیؑ تو اس امت مین سب سے زیادہ نورانی ہے۔

عن[۵۳] علی رضی اللہ عنہ قال کانت لی منزلۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم تکن لاحد من الخلائق **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہین کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک میرا وہ مرتبہ تھا کہ جو مخلوق مین سے اور کسی کا نہ تھا۔

[۵۴] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یقضی دینی الا علی **ترجمہ** فرمایا جناب رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سوا علی کے کوئی میرا قرض ادا نہین کر سکتا۔

عن[۵۵] انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی تولی یوم القیامۃ بناقۃ من نوق الجنۃ فترکبھا و رکبتک مع رکبتی حتی ندخل الجنۃ جمیعا **ترجمہ** انس سے منقول ہو کہ جناب رسولؐ خدا نے علی مرتضی سے فرمایا کہ قیامت کے روز ایک ناقہ کو لائین گے کہ جو ناقہاے جنت سے ہوگا پس تو اوسپر سوار ہوگا اور تیرا مرکب اور میرا مرکب ساتھ ہوگا یہانتک کہ ہم جنت مین داخل ہون گے۔

روی[۵۶] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلیؑ رضی اللہ عنہ تختم بالیمین تکن من المقربین قال یا رسول اللہ ومن المقربون قال جبرئیل ومیکائیل قال فبم اتختم قال بالعقیق الاحمر فانہ جبل اقر للہ بالوحدانیۃ

[۵۰] دیلمی ۱۲ [۵۱] فردوس دیلمی ۱۲ [۵۲] طبرانی ۱۲ [۵۳] ینابیع المودۃ نسائی ۱۲ [۵۴] مسند احمد حنبل ۱۲ [۵۵] امام احمد حنبل فی الفضائل ۱۲ [۵۶] نزہۃ المجالس و ذخائر العقبی ۱۲

ولی بالنبوۃ ولک بالوصیۃ ولاولادک بالامامۃ ولمحبیک بالجنۃ **ترجمہ** مروی ہے کہ تحقیق جناب رسول خدا نے حضرت علی سے فرمایا کہ داہنے ہاتھ مین انگوٹھی پہنا کرو کہ مقربین مین سے ہو جاؤ حضرت علی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ مقربین کون ہین آپنے فرمایا کہ جبرئیل اور میکائیل پھر حضرت علی نے پوچھا کہ کس چیز کی انگوٹھی پہنا کرون آپنے فرمایا کہ عقیق سرخ کی اسلیے کہ اسکے پہاڑ نے اللہ تعالی کی وحدانیت کا اور میری نبوت کا اور تیرے وصی ہونیکا اور تیری اولاد کی امامت کا اور تیرے دوستون کے جنت مین داخل ہونے کا اقرار کیا ہے۔

قال[1] النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لابی بردۃ ان رب العلمین عہد الی عہدا فی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ انہ رایت الہدی ومنار الایمان وامام الاولین والاخرین ونور جمیع من اطاعنی یا ابا بردۃ علی بن ابی طالب امینی غدا فی القیامۃ وصاحب رایتی فی القیامۃ علی بن ابی طالب معہ مفاتیح خزائن رحمۃ ربی **ترجمہ** فرمایا جناب رسول خدا نے ابو بردہ سے کہ پروردگار عالم نے علی ابن ابیطالب کے باب مین مجھسے عہد کیا ہے کہ وہ ہدایت کا نشان ہے اور ایمان کی روشنی ہے اور اولین و آخرین کا امام ہے اور جو لوگ کہ میری اطاعت کرتے ہین اون سبکا نور ہے اے ابو بردہ علی ابن ابیطالب فردائے قیامت مین میرا امین ہوگا اور میرے علم کا اوٹھانیوالا بھی قیامت کے دن علی ابن ابیطالب ہے اوسکے پاس میرے پروردگار کے رحمت کے خزانون کی کنجیان ہون گی۔

عن[2] عبد الرحمن بن ابی لیلی قال کان علی کرم اللہ وجہہ یلبس ثیاب الصیف فی الشتاء و ثیاب الشتاء فی الصیف فقیل لہ لو سألتہ فسالہ فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث الی وانا ارمد العین فتفل فی عینی وقال اللہم اذہب عنہ الحر والبرد فما وجدت حرا

[1] ترتیب المجالس ۱۲ [2] احمد بن حنبل ۱۲

عہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تختموا بالعقیق فانہ مبارک وانہ ینفی الفقر یعنے فرمایا جناب رسول خدا نے کہ عقیق کی انگوٹھی پہنا کرو کہ وہ مبارک ہے اور فقر کو دفع کرتا ہے (صحیح حاکم و ابن عدی و ابوداؤد وغیرہم)

ولا برد امسنذ یومئذ **ترجمہ** عبدالرحمن بن ابی لیلی سے منقول ہے کہ حضرت علی گرمی کے کپڑے جاڑونمین

پہنتے تھے اور جاڑے کے کپڑے گرمی مین پہنتے تھے پس لوگون نے اونسے کہا کہ حضرت سے اسبات کا سبب پوچھو پس لوگون نے اونسے پوچھا

تو آپنے جوابدیا کہ جناب رسول خدانے روز خیبر مجھے بلا بھیجا میری آنکھونمین آشوب تھا میری آنکھونمین آب دہن مبارک لگادیا

اور یہ دعا فرمائی کہ بارخدایا علی سے گرمی اور سردی کو دفع کردے پس مجھکو اوسدن سے گرمی اور سردی کا کچھہ اثر نہین معلوم ہوتا۔

واخرج الدارقطنی ان عمر رضی اللہ تعالی عنہ سال عن علی فقیل لہ ذھب الی ارضہ فقال اذھبوا بنا الیہ

فوجدوہ یعمل فعملوا معہ ساعۃ ثم جلسوا یتحدثون فقال لہ علی یا امیر المؤمنین ارأیت لو جاءک

قوم بنی اسرائیل فقال لک احدھم انا ابن عم موسی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکانت لہ عندک اثرۃ

علی اصحابہ قال نعم قال فانا واللہ اخو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وابن عمہ **ترجمہ**

دارقطنی نے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے ایکدن حضرت علی کو پوچھا کہ کہان ہین لوگون نے کہا کہ اپنی زمین کیطرف گئے ہین حضرت عمر

نے کہا کہ چلو ہم بھی اونکے پاس چلین جب سب حضرت علی کے پاس پہونچے تو دیکھا کہ آپ کام کررہے ہین پس اون لوگون نے بھی تھوڑی

دیر انکے ساتھہ کام کیا بعد اوسکے سب بیٹھکر آپسمین باتین کرنے لگے حضرت علی نے حضرت عمر سے کہا کہ ای امیر المومنین اگر کوئی گروہ

بنی اسرائیل مین سے تمہارے پاس آوے اور اونمین سے ایک شخص کہے کہ مین حضرت موسی کی چچا کا بیٹا ہون تو تم اوس شخص کو اوسکے اصحاب

پر فضیلت دوگے یا نہین حضرت عمر نے کہا کہ ہان آپنے فرمایا کہ واللہ مین رسول خدا کا بھائی ہون اور اونکے چچا کا بیٹا ہون۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی صلعم قال ما مررت بسماء الا واھلھا مشتاقون الی علی بن ابی طالب

ترجمہ عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسولخدانے کہ مین جس آسمان پر گیا وہانکے لوگونکو علی ابن ابیطالب کا مشتاق پایا۔

عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما اسری بی مررت بملک جالس علی سریر من نور احدی رجلیہ

فی المشرق والاخری فی المغرب والدنیا کلھا بین عینیہ وبین یدیہ لوح فقلت یا جبریل من ھذا

قال عزرائیل تقدم فسلم علیه فسلمت علیه فقال وعلیک السلام یا احمد ما فعل ابن عمک علی

فقلت هل تعرف ابن عمی علیا قال وکیف لا اعرفه وقد وکلنی ربی بقبض ارواح الخلائق ما خلا روحک

وروح ابن عمک **ترجمہ** ابوذر سے مروی ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے فرمایا کہ شب معراج مین مین نے ایک

فرشتہ کو ایک نور کے تخت پر بیٹھا ہوا دیکھا کہ ایک پاؤن اوسکا مشرق مین تھا اور ایک پاؤن مغرب مین تھا اور سب دنیا اوسکی

دونون آنکھون کے بیچ مین تھی اور اوسکے سامنے ایک لوح تھی پس مین نے جبرئیل سے پوچھا کہ یہ کون فرشتہ ہے اونھون نے کہا کہ

عزرائیل ہین انکو آگے بڑھکے سلام کرو پس مین نے سلام کیا تو اونے جواب مین کہا کہ وعلیک السلام یا احمدؐ تمہارے چچا کے بیٹے

علی کیا کرتے ہین مین نے کہا کہ کیا تم علی کو پہچانتے ہو اونھون نے جوابدیا کہ اونکو کیونکر نہ پہچانون حالانکہ میرے پروردگار نے

مجھکو جمیع خلائق کی قبض روح کے لیے مقرر فرمایا ہے سوا آپکی روح کے اور آپکے چچا کے بیٹے کی روح کے۔

قال[۱] عمر بن الخطاب رضی الله عنه اشهد علی النبی صلی الله علیه وسلم انه قال لو وضعت السموات السبع والارضون السبع

فی کفة ووضع ایمان علی فی کفة لرجح ایمان علی **ترجمہ** حضرت عمر بن الخطاب نے کہا ہے کہ مین

اسبات کی گواہی دیتا ہون کہ جناب رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ اگر ساتون آسمان اور ساتون زمین ایک پلے مین رکھی جائین

اور علی کا ایمان دوسرے پلے مین رکھا جاے تب بھی علی کے ایمان کا پلہ بھاری نکلیگا۔

[۲] سئل النبی صلی الله علیه وسلم عن شجرة طوبی فقال اصلها فی داری ثم سئل عنها ثانیا فقال

اصلها فی دار علی فقیل انک قلت اولا اصلها فی دارک ثم قلت ثانیا اصلها فی دار علی

فقال داری ودار علی فی الجنة فی مکان واحد **ترجمہ** جناب رسولؐ خدا سے لوگون نے درخت طوبی کی بابت

سوال کیا آپنے فرمایا کہ اوسکی جڑ میرے گھر مین ہے بعد اوسکے لوگون نے پھر دوسری مرتبہ پوچھا تو آپنے فرمایا کہ اوسکی جڑ علی کے گھر مین ہے لوگون نے

کہا کہ یا حضرت پہلی دفعہ تو آپنے فرمایا تھا کہ اوسکی جڑ میرے گھر مین ہے اور اب فرماتے ہین کہ علی کے گھر مین ہے آپنے جوابدیا کہ بہشت مین میرا اور علی کا ایک ہی گھر ہے

۱ف ترشیح المجالس
۲ف ترشیح المجالس
و ف تفسیر امام ثعلبی ۱۳۰

دخل[1] النبی صلی الله علیه وآله وسلم المسجد فرای ناساً نیاما فقال لا تناموا فی المسجد ثم قال لعلی اما انت فنم فقد اذن الله لك **ترجمہ** ایکروز جناب رسول خدا مسجد مین تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ سب لوگ سو رہے ہین پس فرمایا کہ مسجد مین نہ سویا کرو بعد اوسکے علی سے فرمایا کہ تمکو سونیکی ممانعت نہین ہے تمکو اللہ تعالےٰ نے اجازت دی ہے۔

قال[2] النبی صلی الله علیه وسلم لما اسری بی الی السماء اخذ جبرئیل بیدی فاقعدنی علی درنوك من درانیك الجنة ثم ناولنی سفرجلة فبینما انا اقلبها انفلقت عن جاریة لم ار احسن منها فقالت السلام علیك یا محمد فقلت لمن انت قالت انا الراضیة المرضیة خلقنی الله تعالی من ثلاثة اصناف اسفلی من مسك ووسطی من کافور واعلای من عنبر عجنی بماء الحیوة فقال الجبار کونی فکنت لاخیك وابن عمك علی بن ابی طالب **ترجمہ** فرمایا جناب رسول خدا نے کہ جب شب معراج کو مین باجازت پروردگار آسمان پر گیا تو جبرئیل نے میرا ہاتھ پکڑ کے بہشت کی مسندون مین سے ایک مسند پر بٹھایا بعد اوسکے مجھکو ایک پھل بہی کا دیا مین اوسکو دیکھ رہا تھا کہ ناگاہ وہ شگافتہ ہوگیا اور اوسمین سے ایک عورت کم سن ایسی خوبصورت نکلی کہ مین نے اوس سے بہتر کسی کو نہ دیکھا تھا پس اوسنے کہا کہ السلام علیک یا محمد مین نے پوچھا کہ تو کس کے لیے ہے اوسنے کہا کہ مین راضیہ مرضیہ ہون اللہ تعالےٰ نے مجھے تین قسمون سے پیدا کیا ہے نیچے کا بدن مشک سے ہے اور بیچ کا کافور سے اور اوپر کا عنبر سے اور آب حیات سے میرا خمیر ہے پس فرمایا اللہ جبار نے کہ تو پیدا ہو جا تو مین پیدا ہوگئی اور مین آپکی بھائی اور آپکی چچا کے بیٹے علی ابن ابیطالب کے لیے ہون۔

وقال[3] رسول الله علیه وسلم ابشر یا علی حیاتك وموتك معی **ترجمہ** فرمایا جناب رسول خدا نے کہ یا علی تمکو بشارت ہو کہ تمہاری زندگی اور موت میرے ساتھ ہے۔

وقال[4] رسول الله صلی الله علیه وسلم انا المنذر وعلی الهادی **ترجمہ** فرمایا جناب رسول خدا نے کہ مین لوگون کو ڈرانے والا ہون اور علی ہدایت کرنیوالا ہے۔

ف عن ابن الحنفیۃ قال قال علی یا رسول اللہ ان ولد لی بعدک اسمیہ باسمک واکنیہ بکنیتک قال نعم فکانت رخصۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی ۱۲ (مسند امام احمد حنبل)

[1] نزہۃ المجالس و ربیع الابرار زمخشری ۱۲

[2] ربیع الابرار و نزہۃ المجالس ۱۲

[3] کنوز الحقائق بحوالہ عبد الرزاق و طبرانی ۱۲

[4] مسند دیلمی - احمد حنبل - ابن مردویہ - تفسیر ابن جریر - تاریخ ابن عساکر و حاکم - مستدرک - وابن ابی حاتم وکنز العمال وغیرہم ۱۲

عن[۱] النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا علی خلقت انا وانت من شجرۃ انا اصلھا وانت فرعھا والحسن والحسین اغصانھا فمن تعلق بغصن من اغصانھا دخل الجنۃ **ترجمہ** جناب رسول خدا سے مروی ہے کہ آپنے حضرت علی سے فرمایا کہ یا علی مین اور تو ایک درخت سے ہون مین اوسکی جڑ ہون اور تو اوسکی شاخ ہے اور حسن اور حسین اوسکی ٹھنیان ہین پس جو شخص کہ اوسکی ٹھنیون مین سے کسی ٹھنی کو پکڑیگا وہ بہشت مین داخل ہوگا۔

وقال[۲] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل علی فی الناس مثل قل ھو اللہ احد فی القرآن **ترجمہ** فرمایا جناب رسول خدا نے کہ علی آدمیون مین اسطرح ہے کہ جسطرح قل ہو اللہ قرآن مین۔

وقال[۳] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی مرحبا بسید المسلمین وامام المتقین **ترجمہ** فرمایا جناب رسول خدا نے حضرت علی سے کہ مرحبا تو مسلمانون کا سردار ہے اور پرہیزگارون کا امام ہے۔

عن[۴] ابی ھریرۃ وجابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلعم علی بن ابی طالب صاحب حوضی یوم القیامۃ **ترجمہ** ابوہریرہ اور جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی کہ فرمایا جناب رسول خدا صلعم نے کہ علی بن ابیطالب بروز قیامت میرے حوض کا صاحب اختیار ہے۔

وقال[۵] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قاتل علیا علی الخلافۃ فاقتلوہ کائنا من کان **ترجمہ** اور فرمایا جناب رسول خدا نے کہ جو علی سے خلافت کے باب مین لڑے اوس سے تم لوگ بھی لڑو چاہے وہ کوئی شخص ہو۔

وقال[۶] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفی وکف علی فی العدل سواء **ترجمہ** اور فرمایا جناب رسول خدا نے کہ میرا ہاتھ اور علی کا ہاتھ عدالت مین برابر ہے۔

وقال[۷] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان اللہ غفرلک ولذریتک **ترجمہ** فرمایا جناب رسول خدا نے کہ یا علی اللہ تعالے نے تجھکو اور تیری اولاد کو بخشدیا۔

[۱] قرۃ العینین [illegible] مجالس
[۲] دیلمی ۳
[۳] حلیۃ الاولیا ابو نعیم
[۴] [illegible]
[۵] دیلمی و اوسط طبرانی
[۶] دیلمی
[۷] دیلمی

ف در رفع آمدہ [illegible] کوثر علی مرتضیٰ بود رضی اللہ عنہ و او زہر کہ سیراب مجبت [illegible] تشنہ لقای او نیست [illegible] کہ از ان حوض [illegible] خورد (تکمیل الایمان محدث دہلوی)

عن[۱] سعد بن عبیدة قال جاء رجل الی ابن عمر رضی الله عنهما فسأله عن علی فذکر محاسن عمله قال

هو ذاك بیته اوسط بیوت النبی صلعم ثم قال لعل ذاك لیسوئك قال اجل قال فارغم الله بانفك

انطلق فاجهد علی جهدك **ترجمہ** سعد بن عبیدہ سے روایت ہے کہ ایک شخص عبد اللہ بن عمر رضی اللہ

عنہما کے پاس آیا اور اوسنے حضرت علی کے باب مین سوال کیا عبد اللہ بن عمرؓ نے آپکے مناقب بیان کیے اور کہا کہ آپ کا گھر

جناب رسول خدا کے سب گھرون کے بیچ مین ہے بعد اوسکے کہا کہ شاید تجھکو یہ برا معلوم ہوا ہوگا اوسنے کہا کہ ہان کہا اللہ تعالے

تیری ناک کو خاک پر رگڑے (یعنی تجھکو ذلیل کرے) یہان سے چلا جا اور اپنے رنج مین مرجا۔

حدثنا[۲] یحیی بن عوف قال انی لجالس الی ابن العباس رضی الله عنهما فاتاه تسعة رهط فقالوا اما

ان تقوم معنا واما ان تخلون بهولاء وهو یومئذ صحیح قبل ان یعمی قال انا اقوم معکم فتحدثوا

فلا ادری ما قالوا فجاء وهو ینفض ثوبه ویقول اف وتف یقعون فی رجل له عشر وقعوا فی رجل قال

رسول الله صلی الله علیه وسلم لابعثن رجلا یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله لا یخزیه الله ابدا

فاشرف من استشرف فقال این علی قیل هو فی الرحی یطحن قال وما کان احدکم لیطحن من قبله

فدعاه وهو ارمد ما کان ان یبصر فنفث فی عینیه ثم هز الرایة ثلثا فدفعها الیه فجاء

بصفیة بنت حیی وبعث ابا بکرؓ بسورة التوبة وبعث علیا خلفه فاخذها منه وقال لا یذهب

بها الا رجل من اهل بیتی هو منی وانا منه ودعا رسول الله صلی الله علیه وسلم الحسن والحسین

وعلیا وفاطمة فمد علیهم ثوبا فقال اللهم هولاء اهل بیتی وخاصتی فاذهب عنهم الرجس وتطهرهم

تطهیرا وکان اول من اسلم من الناس بعد خدیجة ولبس ثوب النبی صلعم وهم یحسبون انه نبی الله

فجاء ابو بکرؓ رضی الله عنه فقال یا نبی الله فقال علی ان النبی قد ذهب نحو بئر میمون فاتبعه فدخل معه الغار

[۱] صحیح بخاری ۱۳۰

[۲] مسند احمد بن حنبل ۱۳۰ ونسائی خصائص ۱۲ ودر اصابہ ابن حجر ج ۲ صفحہ ۱۲۰۱

فکان المشرکون یرمون علیا حتی اصبح وخرج بالناس فی غزوۃ تبوک فقال علی اخرج معک فقال لا فبکی فقال اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انک لست نبی ثم قال انت خلیفتی یعنی فی کل مومن من بعدی قال وسدّ ابواب المسجد غیر باب علی۔ قال وکان یدخل المسجد وھو جنب وھو طریقہ ولیس لہ طریق غیرہ۔ وقال من کنت ولیہ فعلی ولیہ

ترجمہ

یحیی ابن عوف سے منقول ہی کہ مین ایکدن عبداللہ بن عباس کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ نو آدمی آئے اور اونہون نے ابن عباس سے کہا کہ تمہارا جی چاہے ہمارے ساتھ آؤ اور چاہو انھین لوگون مین رہو اور اون دنون مین ابن عباس تندرست تھے اونکی آنکھین نہین گئی تھین اونہون نے کہا کہ مین تمہارے ساتھ چلونگا بعد اوسکے اونکے ساتھ جاکے کچھہ علیحدہ باتین کین مین یہ نہین جانتا کہ اون لوگون نے کیا کہا جب ابن عباس پھر کے آئے تو مین نے دیکھا کہ وہ اپنے کپڑون کی گرد جھاڑتے ہین اور کہتے ہین کہ اُف ہے اور تُف ہے اِن لوگونکے اوپر کہ جو ایسے شخص کو بُرا کہتے ہین کہ جسکو اللہ تعالیٰ نے عزت دی ہے اور ایسے شخص کو بُرا کہتے ہین کہ جناب رسولؐ خدا نے اوسکے باب مین فرمایا ہے کہ مین ایسے شخص کو بھیجونگا کہ جو اللہ کو اور اوسکے رسولؐ کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اوسکا رسولؐ اوسکو دوست رکھتا ہے پس لوگون نے چاہا کہ یہ شرف ہمکو حاصل ہو جناب رسولؐ خدا نے فرمایا کہ علی کہان ہے لوگون نے کہا کہ وہ چکی پیس رہے ہین اور کوئی شخص اونسے پیشتر چکی نہین پیستا تھا پس آنحضرت نے اونکو بُلوایا اونکی آنکھون مین آشوب تھا کہ وہ کچھہ دیکھ نہین سکتے تھے آنحضرت نے لعاب دہن مبارک اونکی آنکھون مین ڈالدیا بعد اوسکے تین مرتبہ علم کو جنبش دیکے حضرت علی کو دیدیا پس آپنے قلعہ خیبر کو فتح کیا اور صفیہ بنت حی اخطب کو لے آئے۔ اور ایک مرتبہ جناب رسولؐ خدا نے حضرت ابوبکرؓ کو سورہ توبہ لیکے بھیجا اور بعد اوسکے علی کو اونکے پیچھے بھیجا پس آپنے وہ سورہ حضرت ابوبکرؓ سے لیلیا اور جناب رسولؐ خدا نے فرمایا کہ اِس سورہ کو کوئی نہین لیجا سکتا سوا اوس شخص کے کہ جو میرے اہلبیت مین سے ہو وہ مجھسے ہو اور مین اوس سے ہون۔ اور ایکمرتبہ جناب رسولؐ خدا نے حسن اور حسین اور علی اور فاطمہ کو بلوا بھیجا اور اونکے

اوپر ایک کپڑا اوڑھا دیا اور فرمایا کہ بارخدایا یہ میرے اہلبیت ہین اور میرے خاص ہین تو انسے نجاست کو دور کر اور انکو
پاک کر جو حق پاک کرنیکا ہے اور حضرت علی بعد خدیجہ کے سب آدمیون سے پہلے اسلام لائے ہین اور شب ہجرت مین جناب رسولخدا
کے کپڑے پہن کے اونکے بچھونے پر سو رہے چنانچہ کفار جانتے تھے کہ یہ رسول خدا ہین بعد اوسکے حضرت ابوبکر آئے اور پکارا
کہ یا نبی اللہ پس حضرت علی نے کہا کہ نبی بیر میمون کیطرف گئے ہین تم بھی اونھین کے پیچھے چلے جاؤ پس وہ آنحضرت کے ساتھ غار
مین داخل ہوے اور مشرکین حضرت علی کو صبح تک پتھر مارا کیے اور جناب رسول خدا غزوہ تبوک مین جب لشکر لیکے باہر تشریف
لائے تو حضرت علی نے پوچھا کہ مین بھی آپ کے ساتھ چلون آپ نے فرمایا کہ نہین حضرت علی رونے لگے پس جناب رسولخدا
نے فرمایا کہ کیا تم اِس بات پر راضی نہین ہو کہ میری طرف سے تم ایسے مرتبے پر رہو کہ جس مرتبہ پر ہارون موسیٰ کیطرف
سے تھے فقط اتنا فرق ہے کہ تم نبی نہین ہو بعد اوس کے فرمایا کہ تم میرے خلیفہ ہو یعنی سب مومنین مین بعد میرے اور
جناب رسول خدا کے حکم سے سب کے دروازے جو مسجد کی طرف تھے بند کر دیے گئے اور حضرت علی کا دروازہ
کھلا رہا۔ اور حضرت علی مسجد مین حالت جنابت مین داخل ہوتے تھے اور وہی اونکی آمد و رفت کا راستہ تھا سوا
اوسکے اور کوئی رستہ نہین تھا۔ اور فرمایا جناب رسول خدا نے کہ جسکا مین ولی ہون اوسکا علی ولی ہے۔

ینابیع و اخطب خوارزمی سنہ ۱۳۰۵

عن مجاھد قال قیل لابن عباس ما تقول فی شان علی بن ابی طالب فقال واللہ ھو
احدی الثقلین سبق بالشھادتین وصلی القبلتین وبایع البیعتین وھو ابو السبطین
الحسنؑ والحسین وھو مولای ومولی الثقلین ومثلہ فی الامۃ مثل ذی القرنین وردت علیہ الشمس
مرتین **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے کہ کسی نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم علی کی
شان مین کیا کہتے ہو اونھون نے جواب دیا کہ واللہ وہ ایک ہین ثقلین یعنی دو بزرگ چیزون مین سے (یعنی قرآن
اور اہلبیت سے) اور انھون نے سب سے پہلے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا ہے اور دونون قبلون

کی طرف نماز پڑہی ہے اور دونون مرتبہ بیعت کی ہے (ظاہرا بیعتین سے بیعت اول جو قبل ہجرت مکہ معظمہ مین اور
بیعت دوم جو درخت کے نیچے حدیبیہ مین واقع ہوئی تھی جسے بیعت رضوان بھی کہتے ہین مراد ہے) اور وہ باپ ہین
سبطین کے کہ جو حسن وحسین ہین اور وہ میرے اور تمام جن وانس کے مولا ہین اور مثال اونکی اس امت مین مثال
ذوالقرنین کے ہے اور اونکے واسطے آفتاب کو دو مرتبہ رجعت ہوئی ہے۔

مولف کھتا ہے کہ معجزہ شق القمر[۴۲] اور رد الشمس کے متعلق جناب رسول خدا اور حضرت علی مرتضی کی شان مین
کیا خوب ایک قطعہ ملا جامی صاحب نے کہا ہے۔ وھو ھذا۔

ای افسر سروران وای افسر سر — فرمان بر ہر یک زشما شمس وقمر

از بہر یکے دو پارہ گردید یکے — واز بہر دگر دوبارہ گردید دگر

عن علی کرم اللہ وجہہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ یا علی ان لک کنزا فی الجنۃ وانک
ذو قرنیھا **ترجمہ** حضرت علی سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ یا علی تیرے لیے بہشت مین
خزانہ ہے اور تو اوسکا ذو قرنین ہے (یعنی دونون طرف کا مالک ہے)۔

ذو القرنین اسکندر الرومی لانہ لما دعاھم الی اللہ عز وجل ضربوا علی قرنہ فاحیاہ اللہ تعالی
ثم دعاھم فضربوا علی قرنہ الاخر فمات ثم احیاہ اللہ تعالی او لانہ بلغ قطری الارض او الضفیرتین
لہ والمنذر بن ماء السماء لضفیرتین کانتا فی قرنی راسہ ۔ وعلی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ
لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لک فی الجنۃ بیتا ویروی کنزا وانک لذو قرنیھا۔ ای ذو طرفی
الجنۃ وملکھا الاعظم تسلک ملک جمیع الجنۃ کما سلک ذو القرنین جمیع الارض
او ذو قرنی الامۃ فاضمرت وان لم یتقدم ذکرھا او ذو جبلیھا الحسن والحسین رضوان اللہ علیھما او

ذو شجتين فى قرني راسه احداهما من عمرو بن عبد ود والثانية من ابن ملجم لعنه الله تعـ

ترجمہ ذو القرنین اسکندر رومی کو کہتے ہین اس سبب سے کہ جب سکندر نے لوگون کو اللہ تعالی کی طرف دعوت کی تو اونہون نے اوسکے سر کے ایک طرف تلوار ماری کہ وہ شہید ہوے پس اللہ تعالے نے اونکو زندہ کیا بعد اوسکے پھر وہ لوگون کو دعوت کرنے لگے تو اون لوگون نے اونکے سر کے دوسری طرف تلوار ماری کہ وہ شہید ہوئے بعد اوسکے پھر اونکو اللہ تعالے نے زندہ کیا یا ذو القرنین اسوجہ سے کہتے ہین کہ وہ زمین کے دونون طرف پہونچے تھے یا اس سبب سے کہ اونکے سر پر دو کاکلین تھین اور منذر بن ماء السما کو بھی ذو القرنین کہتے ہین (جو شاہان عرب مین سے تھا) اس سبب سے کہ اسکے سر کے دونون طرف بھی دو کاکلین تھین اور علی ابن ابیطالب کو بھی ذو القرنین کہتے ہین اس سبب سے کہ جناب رسول خدا نے اونکے باب مین فرمایا ہے کہ تحقیق تیرے لیے بہشت مین ایک گھر ہے اور بعض روایات مین ہے کہ خزانہ ہے اور تو اوسکا ذو القرنین ہے۔ یعنے بہشت کی اور اوسکے ملک عظیم کی دونون طرف کا مالک ہے اور تو کل بہشت کی سیر کریگا جس طرح کہ ذو القرنین نے کل زمین کی سیر کی ہے یا اس سبب سے کہ آپ ذو القرنین امت ہین پس ضمیر مونث کی حدیث مین امت کی طرف راجع ہے اگرچہ اوسکا ذکر پہلے نہین آیا یا اس سبب سے کہ آپ اس امت کے دو بزرگون کے والدین یعنی حسن اور حسین کے یا اس سبب سے کہ آپکے سر مبارک کے دونون طرف دو زخم لگے تھے پہلا عمرو بن عبد ود کے ہاتھ سے اور دوسرا ابن ملجم ملعون کے ہاتھ سے۔

عن ابی سعید الخدری قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بقتال الناکثین[1] والقاسطین[2] والمارقین[3] فقلنا یا رسول اللہ امرتنا بقتال هولاء فمعی من نقاتل مع علی بن ابی طالب معه یقتل عمار بن یاسر ترجمہ ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا نے ہم لوگون کو ناکثین اور قاسطین اور مارقین سے جہاد کرنے کا حکم فرمایا پس ہم لوگون نے

نبو السلف اقال هما الا فجران من قریش بنو امیة وبنو المغیرة فاما بنو المغیرة فقطع الله دابرهم یوم بدر واما بنو امیة فمتعوا الی حین ۱۲ ابن جریر وابن المنذر وابن مردویه کنز العمال وابن ابی حاتم وحاکم فی المستدرک

۳ عن علی انه سئل عن هذه الآية قل هل ننبئکم بالاخسرین اعمالا قال لا اظن الا ان الخوارج منهم (کنز العمال) وجامع عبد الرزاق والفاریابی وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن مردویه

۱ اسد الغابة ابن اثیر ۱۳

کہا کہ یا رسولؐ خدا آپ نے ہم لوگون سے جہاد کرنے کا حکم فرمایا ہے تو یہ بھی بتا دیجیے کہ ہم کس شخص کے ساتھ ہو کے لڑین گے آپ نے فرمایا کہ علی بن ابیطالب کے ساتھ اور عمار بن یاسر بھی اونھین کے ہمراہی مین قتل کیے جائین گے۔

لف ترشیح المجالس ۱۲

قال انس رضی الله عنه قدمت للنبی صلی الله علیه وآله وسلم طعاما فسمی واکل لقمة ثم قال اللهم ائتنی باحب الخلق الیك والی فطرق علی الباب فقلت من قال علی فقلت ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم مشغول فاکل لقمة ثم قال اللهم ائتنی باحب الخلق الیك والی فطرق علی الباب فقلت من قال علی فقلت ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم مشغول فاکل لقمة ثم قال اللهم ائتنی باحب الخلق الیك والی فطرق الباب ورفع صوته فقال النبی صلی الله علیه وآله وسلم افتح الباب یا انس ففتح فدخل علی فلما رآه النبی صلی الله علیه وآله وسلم تبسم وقال الحمد لله فانی ادعو الله فی کل لقمة ان یاتینی باحب الخلق الیه والی فقال والذی بعثك بالحق انی لاضرب الباب ثلاث مرات ویردنی انس فقال ما حملك علی ما صنعت یا انس قال رجوت یا نبی الله ان یکون رجلا من الانصار فقال افی الانصار خیر من علی وافضل **ترجمہ** انس سے مروی ہے کہ مین ایک دن جناب رسولؐ خدا کے پاس کچھہ کھانا لے گیا آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کے ایک لقمہ نوش کیا بعد اوسکے فرمایا کہ بارخدایا میرے پاس ایسے شخص کو بھیجدے کہ جو تمام خلق سے زیادہ تجھکو اور مجھکو محبوب ہو پس حضرت علی نے آکے دروازہ کھٹکھٹایا مین نے پوچھا کون ہے آپ نے کہا مین علی ہون مین نے کہا کہ رسولخدا اسوقت کام مین ہین پس آنحضرت نے دوسرا لقمہ نوش کیا اور پھر یہی فرمایا کہ بارخدایا میرے پاس ایسے شخص کو بھیجدے کہ جو تمام خلق سے زیادہ تجھکو اور مجھکو محبوب ہو پھر حضرت علی نے دروازہ کھٹکھٹایا مین نے پوچھا کہ کون ہے آپ نے کہا کہ علی ہون مین نے پھر کہا کہ رسولؐ خدا اسوقت کام مین ہین بعد اوسکے پھر آنحضرت نے ایک لقمہ نوش کیا اور یہی دعا فرمائی کہ بارخدایا میرے پاس ایسے شخص کو بھیجدے کہ جو تمام خلق سے زیادہ تجھکو اور مجھکو

محبوب ہو پس پھر حضرت علی نے دروازہ کھٹکھٹایا اور اپنی آواز کو بلند کیا چنانچہ جناب رسول خدا نے فرمایا

کہ اے انس دروازہ کھولدے پس دروازہ کھولدیا گیا اور حضرت علی داخل ہوئے پس جسوقت حضرت رسولخدا

نے اونکو دیکھا تبسم کیا اور فرمایا کہ الحمد للہ مین ہر لقمہ پر اللہ سے دعا کرتا تھا کہ وہ میرے پاس ایسے شخص کو بھیجدے

کہ جو تمام خلق سے زیادہ اوسکو اور مجھکو محبوب ہو پس حضرت علی نے کہا کہ قسم ہے اوس خدا کی کہ جسنے آپ کو حق پر

مبعوث فرمایا ہے کہ مین نے تین مرتبہ دروازے کو کھٹکھٹایا اور انس نے مجھکو پھیر دیا یہ سُنکر آنحضرت نے فرمایا کہ اے

انس تو نے کس سبب سے یہ حرکت کی انس نے کہا کہ یا رسول خدا مین اسبات کا امیدوار تھا کہ کوئی شخص انصار مین

سے آپکی دعا کا مصداق ہو پس آنحضرت نے فرمایا کہ کیا انصار مین کوئی شخص علی سے بہتر و افضل ہے ۔

ما صحیح مسلم و خصائص نسائی ۱۳

عن[ما] عامر بن سعد عن ابیه قال امر معاویة بن ابی سفیان سعدا فقال ما منعك ان تسب

ابا التراب فقال اما ما ذكرت ثلثا قالهن رسول الله صلی الله علیه وسلم فلن اسبه لان تكون

واحدة منهن احب الی من حمر النعم سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول له وخلفه فی بعض

مغازیه فقال له علی یا رسول الله صلی الله علیه وسلم خلفتنی مع النساء والصبیان فقال له

رسول الله صلی الله علیه وسلم اما ترضی ان تكون منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لا نبوة

بعدی وسمعته یقول یوم خیبر لاعطین الرایة رجلا یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله قال

فتطاولنا لها فقال ادعوا لی علیا فاتی به ارمد فبصق فی عینیه ودفع الرایة الیه ففتح

الله ولما نزلت هذه الآیة ندع ابناءنا الخ دعا رسول الله صلی الله

علیه وآله وسلم علیا وفاطمة وحسنا وحسینا فقال اللهم هولاء اهلی

ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان نے سعد کو حکم دیا کہ

جناب امیر کو سب کرین ع ۵ - پھر کہا کہ تمکو کس چیز نے ابو تراب کے سب کرنیسے منع کیا ہی پس سعد نے کہا کہ جبتک مجھکو تین باتین یاد ہین کہ جنکو رسول خدا نے فرمایا ہے تب تک مین ہرگز اونکو سب نکرونگا اسلیے کہ وہ ایسی باتین ہین کہ اگر اونمین سے ایک بھی میرے واسطے ہوتی مین اوسکو سرخ اونٹونسے زیادہ دوست رکھون مین نے رسول خدا کو کہتے ہوے سُنا جبکہ وہ حضرت علی کو

ع ۵ فان معاویة لما سب علیا کرم الله وجهه وامر الناس بذلك تورع سعد غیر مسبه ولم یاخذه فی الله لومة لائم یعنی تحقیق جسوقت معاویہ نے علی کو سب کیا اور لوگون کو اسبات کا حکم دیا تو سعد نے پرہیز کیا درحالیکہ وہ سب کرنیوالے نتھے اور اونہون نے خدا کی راہ مین ملامت کرنے والونکی ملامت کا کچھ خیال نکیا (خواص الائمہ سبط ابن جوزی)۔

مولف کہتا ہی کہ معاویہ امیر شام کا یہ اجتہاد بھی قابل صلوات سنانیکے ہی کہ اونہون نے سب امیر المومنین کا عموماً حکم دیدیا تھا اور یہ اجتہاد اونکا سلطنت بنی امیہ مین عمر بن عبد العزیز تک جاری رہا جسکا جی چاہے کتب معتبرہ مین دیکھ لے۔ عبرت ناظرین کیلیے صرف دو مختصر حکایتین اس مقام پر عربی سے اُردو مین ترجمہ کرکے لکھے دیتا ہون (نقل کفر کفر نباشد) مستطرف مین لکھا ہی کہ ایکدن معاویہ (بقول صاحب مستطرف رضی اللہ عنہ) اپنی مجلس مین بیٹھے تھے اور ارکین دربار سب حاضر تھے۔ اتنے مین ایک دشامی داخل ہوا اور کھڑے ہوکر خطبہ پڑہا اور اپنی کلام کو (معاذ اللہ) لعن جناب امیر پر ختم کیا۔ یہ سنکر احنف نے معاویہ سے کہا کہ ای امیر المومنین مین جانتا ہون کہ اگر تمہاری رضا دیکھے تو یہ شخص انبیاء مرسلین کو بھی معاذ اللہ لعن کرے۔ خدا کو ڈر ای امیر المومنین۔ معاویہ نے کہا ای احنف جو کچھ اس شخص نے کہا ہی وہ سوگند بخدا تجھے بھی ممبر پر چڑھکر کہنا پڑیگا احنف نے کہا کہ ای امیر المومنین اگر تو معاف کرے تو اچھا ہی ورنہ تو جبر بھی کریگا تو خدا کی قسم کبھی اسبات پر میرے ہونٹھ نہ ہلین گے پس معاویہ نے احنف سے کہا کہ اوٹھ اور ممبر پر جا آخر مجبور ہوکر احنف نے ممبر پر جاکر حمد و نعت کے بعد کہا کہ یا ایہا الناس امیر المومنین معاویہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ مین علی بن ابیطالب کو (نعوذ باللہ) لعنت کرون (لعن لاعنہ) پس واضح ہو کہ معاویہ اور علی نے باہم جنگ کی اور ہر ایک نے دوسرے کو باغی کہا پس مین کہتا ہون کہ خدا اور اوسکے رسول اور فرشتے اور ساری خلق باغی اور گروہ باغی کو لعنت کرے ای معاویہ نہ اس سے زیادہ مین کہہ سکتا ہون نہ اس سے کم چاہے میری جان جلے دوسری روایت یہ ہے کہ جب حضرت عقیل کسی شکر رنجی کیوجہ سے معاویہ کے لشکر مین چلے گئے تو معاویہ نے اونکی بڑی خاطر و مدارات کی پھر اونکو مجبور کیا کہ ممبر پر جاکر حضرت امام المسلمین علی علیہ السلام کو (نعوذ باللہ) لعن کرین ناچار حضرت عقیل ممبر پر چڑہے اور بعد حمد و نعت کے کہا کہ ایہا الناس علی بن ابیطالب کے لعن کو مجھے معاویہ بن ابو سفیان نے حکم دیا ہے پس اوسکو لعنت کرتے جاؤ یہ کہکر ممبر سے اوتر آئے۔ معاویہ نے کہا کہ تمنے صاف اور واضح نہ کہا کہ کسپر لعنت کی عقیل رض بولے کہ خدا کی قسم اس سے کم و بیش مین کچھ نہین جانتا۔ اور کلام متکلم کی نیت پر ہے۔ یہ کہا اور ندامت کے ساتھ اپنے لشکر مین چلے آئے (مستطرف)

وقال ابو عبد الله النیسابوری کانت بنو امیة ینقص علیا رضی الله عنه بهذا الاسم الذی سماه به رسول الله صلعم ویلعنوه علی المنابر بعد الخطبة مدة ولا یتهمو کانوا یستهزؤن به وانما استهزؤ بالذی سماه به وقد قال تعم قل اباالله وایاته یستهزؤن لاتعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم الایة - والذی ذکره الحاکم صحیح فانهم ما کانوا یتحاشون من ذلك بدلیل ما روی مسلم عن سعد ان امره معاویة بن ابی سفیان فقال له ما منعك ان تسب ابا التراب الخ واستمر الحال الی زمن عمر بن عبد العزیز رضی الله عنه فجعل مکان ذلك السب ان الله یامر بالعدل والاحسان الخ یعنی ابو عبد اللہ نیشاپوری نے کہا ہے کہ بنو امیہ اوس نام کو کہ جو جناب رسول خدا نے علی کا رکھا تھا اونکی منقصت کا موجب سمجھتے تھے اور جب تک کہ بنو امیہ کی حکومت رہی بعد خطبہ کے ممبرون پر آپکو (معاذ اللہ) لعنت کیا کرتے تھے اور وہ لوگ اِس نام یعنی ابو تراب کے ساتھ استہزا کرتے تھے۔ اور سوا اسکے نہین ہی کہ استہزا کرتے تھے وہ لوگ اوس شخص کے ساتھ کہ جس نے حضرت علی کا یہ نام رکھا تھا اور حق سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کہو اے محمدؐ کیا ساتھ اللہ کے اور اوسکی آیتون کے تم لوگ استہزا کرتے ہو تم عذر نکرو حالانکہ تم لوگ بعد اپنے ایمان لانے کے کافر ہو گئے اور جو کچھ کہ حاکم نے ذکر کیا ہے صحیح ہی اسلیے کہ وہ لوگ اسبات سے باز نہین رہتے تھے اور دلیل اوسکی یہ ہی کہ روایت کی ہی مسلم نے سعد سے کہ اوسکو معاویہ بن ابی سفیان نے حکم کیا بعد اوسکے اوس سے کہا کہ تجھکو کس چیز نے اسبات سے منع کیا ہی کہ تو ابو تراب کو سب کرے (یہ حدیث آخر تک اوپر لکھی گئی) چنانچہ یہی حال عمر بن عبد العزیز کے زمانے تک مستمر رہا۔ سلطان عمر بن عبد العزیز نے اپنے زمانے مین حکم دیا کہ اِس سب و شتم کے مقام پر خطبہ مین لوگ اس آیت کو پڑہا کرین کہ ان الله یامر بالعدل والاحسان الخ (خواص الائمہ سبط ابن جوزی)

بعضی لڑائیون مین اپنے ساتھ نہین لیگئے پس کہا آنحضرت سے علی نے کہ یا رسول خدا آپ مجھکو عورتون اور لڑکون کے ساتھ
چھوڑے جاتے ہین پس فرمایا جناب رسول خدا نے کہ کیا تم اسبات سے راضی نہین ہو کہ تمہارا مجھسے ایسا مرتبہ ہو کہ جیسے ہارون کا
موسیٰ سے تھا لیکن یہ کہ میرے بعد نبوت نہین ہو سکتی اور مین نے آنحضرت کو خیبر کے دن کہتے ہوئے سنا کہ ہر آئینہ مین ایسے مرد کو علم عطا
کرونگا کہ جو اللہ اور اوسکے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اوسکا رسول اوسکو دوست رکھتا ہے پس ہم لوگ علم لینے کے
لیے آگے بڑہے آنحضرت نے فرمایا کہ میرے پاس علی کو بلاؤ پس اونکو لوگ لائے درانحالیکہ وہ آشوب چشم مین مبتلا تھے پس آنحضرت
نے اونکی دونون آنکھون مین آب دہن مبارک لگایا اور علم اونکو عطا کیا پس اللہ تعالیٰ نے اونکو فتح کرامت فرمائی اور جب
یہ آیت نازل ہوئی کہ ندع ابناءنا الخ تو رسول خدا نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو طلب فرمایا اور کہا کہ بار خدایا یہ میرے اہلبیت ہین

۵۱ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان الریاض اقلام والبحر مداد
والجن حساب والانس کتاب ما احصوا فضائل علی بن ابی طالب **ترجمہ** ابن عباس سے مروی
ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ اگر سب باغ قلم ہو جائین اور سب دریا روشنائی اور سب جن حساب کرنیوالے اور سب
آدمی لکھنے والے ہون جب بھی فضائل علی ابن ابیطالب کا شمار نکر سکین۔

۵۲ عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من یکسی یوم القیامۃ ابراهیم لخلته ثم انا لصفوتی
ثم علی بن ابی طالب یزف بینی و بین ابراهیم زفا الی الجنة **ترجمہ** عبد اللہ سے مروی ہے کہ فرمایا
جناب رسول خدا نے کہ پہلے جس شخص کو قیامت کے دن کپڑے پہنائے جائینگے وہ ابراہیم ہین بسبب اپنی دوستی کی بعد اونکے مین
بسبب اپنی برگزیدگی کی بعد اوسکے علی بن ابیطالب کو میرے اور ابراہیم کے درمیان نہایت آراستہ کرکے بہشت کیطرف لیجائین گے۔

۵۳ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جالسا مع علی فقال
انا وهذا حجة الله علی خلقه **ترجمہ** انس بن مالک سے مروی ہے کہ مین نے رسول خدا کو دیکھا کہ

۵۱ فردوس دیلمی
۵۲ فردوس دیلمی
۵۳ فردوس دیلمی

وہ علی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے بعد اوسکے آپنے فرمایا کہ ہم اور یہ (یعنی علی) خدا کی حجت ہین اوسکی خلق پر۔

وعن علی قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو مریض فاذا راسہ فی حجر رجل احسن ما رایت من الخلق

احدا مثل حسنہ فقال لی ادن الی ابن عمک فانت احق بہ منی وغاب فجلست مکانہ ثم قال لے

النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذاک جبرئیل یحدثنی حین خف علی وجعی فنمت ورأسی فی حجرہ **ترجمہ**

حضرت علی سے منقول ہو کہ آپنے فرمایا کہ مین ایک روز جناب رسول خدا کے پاس گیا جبکہ وہ حضرت بیمار تھے پس ناگاہ مینے دیکھا

کہ آپکا سر مبارک ایک ایسے شخص کی گود مین ہو کہ تمام مخلوقات مین مثل اوسکے مینے کسی شخص کو حسین و خوبصورت نہین دیکھا

پس اوسنے مجھسے کہا کہ اپنے چچا کے بیٹے کے پاس آؤ اسلیے کہ اونکی نسبت تمہارا حق مجھسے زیادہ ہے اور یہ کہکے وہ شخص غائب

ہوگیا پس مین اوسکے مقام مین بیٹھا بعد اوسکے جناب رسول خدا نے مجھسے ارشاد فرمایا کہ یہ جبرئیل تھے کہ مجھسے باتین کرتے تھے

جبکہ میرے مرض مین تخفیف ہوئی تو مین سوگیا اور میرا سر اونکی گود مین تھا۔

وعن جابر فی حدیث طویل فی مناسک الحج نحر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ ثلاث وستین بدنۃ فاعطا علیا المنحر

فنحر ما غیرھا من الابل المائۃ واشرکہ فی ھدیہ ثم امرہ ان یجعل من کل بدنۃ بضعۃ فجعلت فی قدر

فطبخت فاکلا من لحمہا وشربا من مرقہا **ترجمہ** اور جابر سے ایک حدیث طویل مین کہ جو ارکان حج کی بیان

مین ہے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے ترسٹھ اونٹ اپنے ہاتھ سے قربانی کیے بعد اوسکے باقی قربانی کرنیکا علی کو دیدیا

پس سو کے پورے ہونے مین جو اونٹ باقی رہ گئے تھے وہ اونھونے قربانی کیے اور جناب رسول خدا نے اپنی قربانی مین اونکو

شریک کیا بعد اوسکے اونکو حکم دیا کہ ہر اونٹ مین سے تھوڑا تھوڑا گوشت لین بعد اوسکے وہ گوشت ایک دیگ مین پکایا گیا

پس دونون صاحبون نے اوس گوشت مین سے کھایا اور اوسکے شوربے مین سے پیا۔

عن سعید بن المسیب عن عامر بن سعد ابی وقاص عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت

منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی قال سعید فاحببت ان اشافہ بھا سعد افلقیت سعدا

فحدثتہ بما حدثنی بہ عامر فقال انا سمعتہ فوضع اصبعیہ علی اذنیہ فقال نعم والا فاستکتا

ترجمہ سعید بن مسیب نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے اور اونہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ سعد نے کہا کہ جناب

رسول خدا نے علی سے فرمایا کہ تو مجھسے اوس مرتبے پر ہے کہ جس مرتبے پر ہارون موسیٰ سے تھے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں

ہو سکتا سعید نے کہا کہ مین نے چاہا کہ مین خود سعد کے منھ سے یہ حدیث سُن لون لہذا مین نے سعد سے ملاقات کی اور اونسے

کہا کہ مین نے عامر سے یہ حدیث سنی ہی پس اونہون نے کہا کہ مین نے اس حدیث کو اپنی کانون سے سنا ہی ~~اور~~ اپنی دونون انگلیون

کو اپنے دونون کانون پر رکھا کہ ہان مین نے سُنا ہے اگر نہ سُنا ہو تو یہ دونون بہرے ہو جائین۔

عن[۱] ابی بردۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی الا ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ

الا النبوۃ وانت خلیفتی **ترجمہ** ابو بردہ سے روایت ہی کہ جناب رسول خدا نے علی سے فرمایا کہ کیا تو اس بات سے

راضی نہیں ہے کہ سوا نبوت کے اور سب باتو مین تو مجھسے اوس رتبے پر ہو کہ جس مرتبے پر ہارون موسیٰ سے تھے اور تو میرا خلیفہ ہے۔

وعن[۲] ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لام سلمۃ رضی اللہ عنہا یا ام سلمۃ علی منی وانا من

علی لحمہ من لحمی ودمہ من دمی وھو منی بمنزلۃ ھارون من موسی یا ام سلمۃ اسمعی واشھدی ھذا علی

سید المسلمین **ترجمہ** حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا نے حضرت ام سلمہ سے فرمایا کہ اے

ام سلمہ علی مجھسے ہی اور مین علی سے ہون اوسکا گوشت میرے گوشت سے ہی اور اوسکا خون میرے خون سے ہی اور وہ مجھ سے

حاشیہ: تحدث ابن سمعتہ قال

حاشیہ: ...سنی خود سنا کی ... سعد نے صح

حاشیہ: [۱] فوائص الائمہ بحوالہ امام احمد حنبل[۱۲] / [۲] ذخائر العقبی[۱۲]

عہ۵ بعض علمای عالی مرتبت نے نبوت کو خدا جانے کیا ارزان شے سمجھ لیا ہے کہ جسکے واسطے چاہتے ہین خرید کرنے پر مستعد ہو جاتے ہین۔ چنانچہ امام جلال الدین سیوطی اپنی رسالہ مین جو ہر صدی کے مجدد کی تحقیق مین تصنیف کیا ہی لکھتے ہین کہ قال بعض العلماء الاکابر الجامعین بین العلم الباطن والظاہر لو کان بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم نبی لکان الغزالی یعنی بعض ایسے علمای کبار نے کہ جو علوم ظاہری اور باطنی کے جامع ہین کہا ہے کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہوتا تو غزالی نبی ہوتے۔ انتہی۔ (از مولف عفی عنہ) اور شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی

یون لکھتے ہین کہ رأیت والدی بارک اللہ فی عمرہا فی المنام کان طایرا عجیب الشکل جاء الی ابی قدس سرہ یحمل فی منقارہ کاغذۃ علیہا اسم اللہ بالذہب ثم جاء طایر آخر یحمل فی منقارہ کاغذۃ اخری فیہا بسم اللہ الرحمن الرحیم لو کان النبوۃ بعد محمد صلعم ممکنا لجعلتک نبیا ولکنہا انقطعت فقال ابی قدس سرہ ہذہ بشری بولد کذا شارالیّ۔ (تفہیمات الہیہ)

اوس مرتبہ پر ہے کہ جس مرتبہ پر ہارون موسیٰ سے تھے ای ام سلمہ تو سُن اور گواہ ہو کہ یہ علی سب مسلمانون کا سردار ہے۔

عن[۱] اسماء بنت عمیس سمعت النبی صلعم یدعو الله ویقول اللهم انی اقول کما قال اخی موسی اجعل لی وزیرا من اهلی علیا اشدد به ازری واشرکه فی امری کی نسبحك کثیرا ونذکرك کثیرا انك کنت بنا بصیرا **ترجمہ** اسماء بنت عمیس سے مروی ہے کہ مین نے جناب رسولِ خدا کو الله سے دعا مانگتے ہوے سُنا کہ آپ کہتے تھے کہ بارخدایا مین کہتا ہون جسطرح کہ میرے بھائی موسیٰ نے کہا تھا کہ میرے واسطے میرے اہلبیت مین سے ایک وزیر مقرر کر کہ وہ علی ہے بسبب اوسکے میری کمر کو مستحکم کر اور اوسکو میرے کام مین شریک کر تاکہ ہم تیری بہت تسبیح کرین اور تیری یاد مین بہت رہین بتحقیق تو ہمکو دیکھنے والا ہے۔

عن[۲] وهب بن حمزة رضی الله عنه قال سافرت مع علی بن ابی طالب فرأیت منه بعض ما اکره فشکوته النبی صلی الله علیه وسلم فقال لا تقولن هذا العلی فانه ولیکم بعدی **ترجمہ** وہب بن حمزہ سے منقول ہے کہ مین نے ایکمرتبہ علی بن ابیطالب کے ساتھ سفر کیا پس مین نے اونسے بعض امور ایسے دیکھے کہ جو مجھے مکروہ معلوم ہوے مین نے جناب رسولِ خدا سے اونکی شکایت کی پس آنحضرت نے فرمایا کہ علی کے باب مین ہرگز ایسا نہ کہو کیونکہ وہ میرے بعد تمہارا ولی ہے۔

له امام احمد بن حنبل [illegible] وفی نواص الاشراف [illegible] ترمذی [illegible]

عن[۳] البراء قال بعث النبی صلی الله علیه وسلم جیشین وامر علی احدهما علی بن ابی طالب وعلی الآخر خالد بن الولید وقال اذا کان القتال فعلی۔ قال فافتتح علی حصنا فاخذ منه جاریة فکتب معی خالد کتابا الی النبی صلی الله علیه وسلم یشی به۔ قال فقدمت علی النبی صلی الله علیه وسلم فقرأ الکتاب فتغیر لونه ثم قال ما تری فی رجل یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله۔ قال قلت اعوذ بالله من غضب الله ومن غضب رسوله وانما انا رسول فسکت **ترجمہ** براء سے منقول ہے کہ ایکمرتبہ جناب رسولِ خدا نے دو لشکر بھیجے ایک پر علی بن ابیطالب کو امیر کیا اور دوسرے پر خالد بن ولید کو اور فرمایا کہ جب لڑائی ہو تو علی سب کے امیر ہین۔ براء کہتا ہے کہ حضرت علی نے ایک قلعہ کو فتح کیا اور اوسمین سے ایک لونڈی کو لیلیا پس خالد نے میرے ہاتھ جناب رسولِ خدا کو

ایک خط لکھا اور اوسمین اس بات کی شکایت کی مین آنحضرت کے پاس وہ خط لیکے آیا پس جب آپنے اوسکو پڑھا تو آپکا رنگ مبارک متغیر ہوگیا بعد اوسکے فرمایا کہ ایسے شخص مین کیا عیب دیکھتے ہو کہ جو اللہ اور اوسکے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور اوسکا رسول اوسکو دوست رکھتا ہے مینے کہا کہ مین خدا سے پناہ مانگتا ہون اوسکی اور اوسکے رسول کے غضب سے مین تو خالد کا بھیجا ہوا ہون حضرت یہ سُن کے چپ ہو رہے۔

عن[لہ] عمران بن حصین قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیشا واستعمل علیھم علی بن ابی طالب کرم اللہ وجھہ فمضی فی السریۃ فاصاب جاریۃ فانکروا علیہ فتعاقد اربعۃ منھم اذا قدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخبروہ فلما قدموا علیہ قام الاول فقال یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) الا تری الی علی بن ابی طالب فعل کذا وکذا فاعرض عنہ ثم قام الثانی فقال کذلک فاعرض عنہ وقام الثالث والرابع فقالا کذلک فاعرض عنھما ثم اقبل علیھم صلی اللہ علیہ وسلم والغضب یعرف فی وجھہ وقال ما تریدون من علی ما تریدون من علی ما تریدون من علی علی منی وانا منہ ولا یؤدی عنی الا علی۔ وھو ولی کل مومن بعدی

ترجمہ عمران بن حصین سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر کو بھیجا اور حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام کو اون پر امیر کیا پس آپ جہاد کے لیئے گئے اور وہان آپنے ایک لونڈی کو لیلیا پس لوگ آپسے برخلاف ہوگئے اور چار آدمیون نے اونمین سے آپسمین اس بات کا عہد کرلیا کہ جب ہم جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جائین گے تو اون سے اس بات کو کہدین گے پس جسوقت حضرت کے پاس آئے تو ایک شخص نے کھڑے ہو کے کہا کہ یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ دیکھتے نہین ہین کہ علی ابن ابیطالب نے ایسا ایسا کیا آپنے اوسکی طرف سے مُنھ پھیر لیا بعد اوسکے دوسرے نے اوٹھ کے اسیطرح کہا آپنے اوسکی طرف سے بھی مُنھ پھیر لیا بعد اوسکے تیسرے اور چوتھے نے بھی اسیطرح کہا آپنے اون دونون سے بھی

[لہ] تحفۃ الاحباب ۱۳۳ بحوالہ امام احمد و ترمذی ۱۳-

منھ پھیر لیا بعد اوسکے آپ ون لوگون کیطرف متوجہ ہوئے اور آپکے بشرہ مبارک سے غصہ ظاہر ہوتا تھا پھر تین مرتبہ فرمایا
کہ علی کے ساتھ تم کیا ارادہ رکھتے ہو علی مجھسے ہے اور مین اوس سے ہون اور سوا علی کے میری طرف سے کوئی حق کو ادا نہین
کرسکتا اور وہ بعد میرے سب مومنون کا ولی ہے۔

وعن بریدۃ رضی اللہ عنہ قال بعث النبی صلعم علیا الی خالد لیقبض الخمس وکنت ابغض علیا وقد اغتسل فقلت لخالد
الا تری الی ہذا فلما قدمنا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذکرت ذلک لہ فقال یا بریدۃ اتبغض علیا فقلت
نعم قال لا تبغضہ فان لہ فی الخمس اکثر من ذلک **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے کہ جناب
رسول خدا نے حضرت علی کو خالد کے پاس خمس لینے کو بھیجا اور مین علی کو دشمن رکھتا تھا اور آپنے اوس خمس مین سے کچھ اپنے
لیے لیلیا مینے خالد سے کہا کہ کیا تو اس شخص کو دیکھتا نہین ہے پس جسوقت ہم جناب رسول خدا کے پاس آئے تو اس بات کا اونسے
ذکر کیا پس آپنے فرمایا کہ اے بریدہ کیا تو علی کو دشمن رکھتا ہے مینے کہا ہان آپنے فرمایا اوس سے دشمنی نکر اوسکے لیے خمس مین اس سے زیادہ حصہ ہے

وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لینتہین بنو ولیعۃ او لابعثن الیہم رجلا کنفسی یمضی فیہم امری
یقتل المقاتلۃ ویسبی الذریۃ قال ابوذر فما راعنی الا برد کف عمر من خلفی فقال من تراہ یعنی قال فعلت
ما یعنیک وانما یعنی خاصف النعل علی بن ابی طالب **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا
کہ بنو ولیعہ اپنی حرکات سے بعض آئین گے یا مین ایسے شخص کو اونکی طرف بھیجونگا کہ جو مثل میرے نفس کے ہو تاکہ اونمین میرے
حکم کو جاری کرے اور اونکے لڑنے والون کا سر کاٹے اور اونکے اہل و عیال کو اسیر کرے ابوذر کہتے ہین کہ اس اثنا مین ناگاہ
حضرت عمر نے میرے پیچھے سے آکے میرے اوپر اپنا ہاتھ رکھدیا اور کہا کہ تم سمجھتے بھی ہو کہ جناب رسول خدا کس سے مراد لیتے ہین
یہ اوس شخص سے مراد لیتے ہین کہ جو جوتے کو سی رہا ہے اور وہ علی ابن ابیطالب ہے۔

وعن علی قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اضحی عنہ ابدا فکان یضحی عنہ الی ان استشہد بکبشین املحین

قال محمد بن شہاب الزہری انما خص علیا بذلک دون اقاربه واهله بقربته منه فکانه صلی
الله علیه واله وسلم فعل ذلک بنفسه **ترجمه** علی علیه السلام سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا نے مجھکو
حکم دیا کہ مین ہمیشہ اونکی طرف سے عید اضحیٰ مین قربانی کیا کرون پس حضرت علی ہمیشہ اپنی شہادت کے وقت تک جناب رسولخدا
کیطرف سے دو مینڈہے **حیٰــلے** قربانی کیا کرتے تھے محمد ابن شہاب زہری نے کہا ہے کہ آنحضرت نے اپنے سب عزیز و اقارب
مین سے حضرت علی کو اس کام کے لیے اسواسطے خاص کیا کہ وہ سب سے زیادہ آپسے قربت رکھتے تھے پس گویا یہ فعل حضرت علی
علیه السلام کا خود جناب رسول خدا کا فعل تھا۔

عن جابر بن سمرة قال لما سأل اهل قباء النبی صلعم ان یبنی لهم مسجدا قال رسول الله صلعم لیقم بعضکم فیرکب الناقة
فقام ابوبکر رضی الله عنه فرکبها فلم تنبعث فرجع فقعد فقام عمر رضی الله عنه فرکبها فلم تنبعث فرجع فقعد فقال
رسول الله صلعم لاصحابه لیقم بعضکم فیرکب الناقة فقام علی رضی الله عنه فلما وضع رجله فی غرز الرکاب و
ثبت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ارخ زمامها وابنوا علی مدارها فانها مامورة

۵۷ خلاصۃ الوفا سمہودی و جذب القلوب شاہ عبد الحق محدث دہلوی ۱۲

ترجمه جابر بن سمره سے روایت ہے کہ محله قبا کے رہنے والون نے جناب رسول خدا صلی الله علیه وسلم سے مسجد کی بنا ڈالنے کی
خواہش ظاہر کی تو آپنے ارشاد فرمایا کہ تم مین سے کوئی شخص ناقے پر سوار ہو (اس غرض سے کہ جہان وہ ٹہیریگی اوسی مقام پر
مسجد کی نیو ڈالی جائیگی) یہ سنکر حضرت ابوبکر رضی کھڑے ہوگئے اور ناقے پر سوار ہوئے مگر اونٹنی نہ اوٹھی پس حضرت ابوبکر رضی چلے
آئے اور بیٹھ گئے بعده حضرت عمر رض اوٹھکر سوار ہوئے لیکن پھر بھی اونٹنی نے مطلق حرکت نہ کی ناچار وہ بھی چلے آئے اور بیٹھ
گئے تب آنحضرت صلعم نے پھر اپنے اصحاب سے فرمایا کہ تم مین سے کوئی شخص اس ناقے پر سوار ہو اس مرتبہ حضرت علی اوٹھے اور رکاب
مین پانون ڈالا ہی تھا کہ اونٹنی کود کر کھڑی ہوگئی آنحضرت نے جناب امیر سے فرمایا کہ اسکی باگ چھوڑ دو کیونکہ یہ مامور ہے یعنی
جہان تک خدا کا حکم ہوگا ٹہیریگی (چنانچہ یہی ہوا کہ ایک مقام تک پہونچکر اونٹنی کھڑی ہوگئی اور اوسی مقام تک مسجد کی بنیاد پڑی)

جہانتک یہ دورہ کرتی گئی [illegible] بنیاد رکھی

وعن ابن عباس قد سئل عن علی فقال کان والله علم الهدی وکهف الوری وطود النهی ومحل الحجی ومنبع
الندی ومنتهی العلم للزلفی ونورا اسفر فی ظلم الدجی وداعیا الی الحجة العظمی ومستمسکا بالعروة
الوثقی واکرم من شهد النجوی بعد محمد المصطفی صلی الله علیه وسلم وکان صاحب القبلتین وابو السبطین
وزوجته خیر النساء فما یفوقه احد لم تر عینای مثله ولم اسمع مثله فمن یبغضه فعلیه لعنة العباد
الی یوم التناد **ترجمہ** عبد اللہ بن عباسؓ سے لوگون نے علی کے باب مین سوال کیا پس انہون نے کہا کہ واللہ وہ نشان تھے
ہدایت کے اور پشت و پناہ تھے خلق کے اور پہاڑ تھے عقل کے اور مقام تھے دانائی کے اور خزانہ تھے بخشش کے اور انتہائے علم کی جگہہ
تھے کہ جو قربت خدا کے لیے ہو اور ایک نور تھے کہ جو اندھیری تاریکی مین چمکتا تھا اور بلانیوالے تھے طرف حجت بزرگ کی اور چنگل
مارنیوالے تھے ساتھ رسن مستحکم کے اور بعد محمد مصطفیٰ کے ہر مشورہ دینیوالے سے زیادہ بزرگ تھے اور صاحب تھے دونون قبلون
(یعنی بیت المقدس و کعبہ) کے اور باپ تھے سبطین کے زوجہ انکی خیر النساء تھین پس کوئی شخص انپر فوق نہین لیجا سکتا میری
دونون آنکھون نے انکا مثل نہین دیکھا اور نہ مین نے انکا مثل سنا پس جو شخص کہ انسے دشمنی کرے اوسکے اوپر سب بندون کی
لعنت ہے روز قیامت تک۔

ذخائر العقبی — ینابیع — شرف النبوۃ، ذخائر العقبی، ینابیع ۱۴

عن انس قال صعد النبی صلی الله علیه وسلم المنبر فذکر قولا کثیرا ثم قال این علی فوثب الیه علی فضمه صلی الله
علیه وسلم الی صدره وقبل بین عینیه وقال یا معشر المسلمین هذا اخی وابن عمی وختنی وهذا لحمی ودمی
وشعری وهذا ابو السبطین الحسن والحسین سیدی شباب اهل الجنة وهذا مفرج الکرب عنی هذا اسد الله
وسیفه فی ارضه علی اعدائه وعلی مبغضیه لعنة الله ولعنة اللاعنین والله منه بری وانا منه
بری فمن اراد ان یبری من الله ومنی فلیبری من علی ولیبلغ الشاهد الغائب ثم قال اجلس یا علی
قد امرنی الله بتبلیغ ذلك لك فبلغته **ترجمہ** انس سے منقول ہے کہ ایکدن جناب رسول خدا منبر پر تشریف

لیگئے اور بہت سی باتین بیان فرمائین بعد اوسکے فرمایا کہ علی کہان ہین پس آپ کھڑے ہوکے آنحضرت کیطرف متوجہ ہوے

پس جناب رسولؐ خدا نے حضرت علی کو اپنے سینہ مبارک سے لگالیا اور اونکی دونون آنکھون کے بیچ مین بوسہ دیا اور کہا کہ اے

گروہ مسلمین یہ میرا بہائی ہے اور میرے چچا کا بیٹا ہے اور میرا داماد ہے اور یہ میرا گوشت ہے اور میرا خون ہے اور میری نسل کا باپ ہے اور یہ

باپ ہے سبطین یعنی حسن اور حسین کا کہ جو جوانان اہل بہشت کے سردار ہین اور یہ مجھسے مصیبت کا دفع کرنیوالا ہے یہ خدا کا شیر

ہے اور اوسکے دشمنون کی دفع کرنیکے لیے اوسکی زمین پر اوسکی تلوار ہے اور علیؑ کے دشمنون پر خدا کی لعنت ہے اور لعنت کرنے

والون کی لعنت ہے۔ اللہ اوسکے دشمن سے بیزار ہے اور مین بھی اوس سے بیزار ہون پس جو شخص کہ ارادہ کرے اسبات کا کہ اللہ

سے اور مجھسے بیزار ہو تو چاہیے کہ علی سے بیزار ہو اور جو شخص کہ حاضر ہے اوسکو چاہیے کہ غیر حاضر کو یہ خبر پہونچادے بعد اوسکے

فرمایا کہ بیٹھ جا اے علی مجھکو اللہ نے ان باتون کے پہونچانیکا حکم فرمایا تھا پس مین نے پہونچا دیا۔

ملاحظہ تحفہ
ینابیع و ذخائر العقبیٰ ۱۲

وعن علی مرفوعا یا علی کیف انت اذا زهد الناس فی الاخرة ورغبوا فی الدنیا واکلوا التراث اکلا لما واحبوا المال

حبا جما واتخذوا دین الله خولا ومال الله دولا قال قلت یا رسول الله اترکهم وا ترك ما فعلوه وانی

اختار الله ورسوله والدار الاخرة واصبر علی مصائب الدنیا وهواها حتی الحق بك بمشیة الله قال صدقت

یا علی اللهم افعل ذلك به **ترجمہ** علی علیہ السلام سے مرفوعًا منقول ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ یا علی تیرا کیا

حال ہوگا جسوقت کہ لوگ آخرت سے نفرت کرینگے اور دنیا کیطرف راغب ہونگے اور میراث کے مال کو بالکل کہا جائینگے

اور مال کو بہت دوست رکھینگے اور دین خدا کو جاہ وحشمت اور مال خدا کو دولت قرار دینگے مین نے کہا کہ یا رسولؐ خدا مین

اونکو اور اونکے فعل کو چھوڑ دونگا اور خدا کو اور اوسکے رسولؐ کو اور خانہ آخرت کو اختیار کرونگا اور دنیا کی مصیبتون پہ

اور اوسکی خواہش پر صبر کرونگا یہانتک کہ خدا کے حکم سے مین آپکے پاس پہونچ جاؤن فرمایا کہ یا علی تو نے سچ کہا بار خدایا اسکے ساتھ ایسا ہی کر

وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعلی اما ترضی ان تکون لهم الدنیا ولنا الآخرة **ترجمه**

اور فرمایا جناب رسول خدا نے علی علیه السلام سے که کیا تو اس بات پر راضی نهین هے که اون لوگون کیلیے دنیا هو اور تیرے لیے آخرت هو۔

عن علی کرم الله وجهه قال بینما رسول الله صلی الله علیه وسلم اخذ بیدی ونحن نمشی فی بعض سکک المدینة اذ اتینا علی حدیقة فقال فقلت یا رسول الله (صلی الله علیه وسلم) ما احسنها من حدیقة فقال ما احسنها ولك فی الجنة احسن منها ثم مررنا باخری فقلت یا رسول الله (صلی الله علیه وآله وسلم) ما احسنها من حدیقة فقال ما احسنها ولك فی الجنة احسن منها ثم مررنا باخری فقلت یا رسول الله (صلی الله علیه وسلم) ما احسنها حدیقة فقال ما احسنها ولك فی الجنة احسن منها حتی مررنا بسبع حدائق وکل ذلك اقول له ما احسنها ویقول لك فی الجنة احسن منها فلما خلا له الطریق اعتنقنی ثم اجهش باکیا فقلت یا رسول الله ما یبکیك قال ضغائن لك فی صدور اقوام لا یبدونها لك الا من بعد موتی قال قلت یا رسول الله فی سلامة من دینی قال فی سلامة من دینك **ترجمه** حضرت علی سے منقول هے که ایکدن جناب رسول خدا میرا هاتھ پکڑے هوے تھے اور هم دونون آدمی مدینه کی گلیون مین گشت کر رهے تھے که ناگاه هم ایک باغ مین پهونچے پس مین نے کها که یا رسول خدا یه کیا اچھا باغ هے آپنے فرمایا که بهت اچھا هی اور تیرے واسطے بهشت مین اس سے بهتر موجود هے بعد اوسکے هم دوسرے باغ مین پهونچے اور مین نے کها که یا رسول خدا یه کیا اچھا باغ هے پھر آپنے جواب دیا که بهت اچھا هی اور تیرے واسطے بهشت مین اس سے بهتر موجود هی بعد اوسکے هم تیسرے باغ مین گئے اور مین نے کها که یا رسول خدا یه کیا اچھا باغ هے پھر آپنے جواب مین فرمایا که بهت اچھا هی اور تیرے واسطے بهشت مین اس سے بهتر موجود هی یهانتک که هم سات باغون مین گئے اور جب مین کهتا تھا که یه کیا اچھا باغ هی تو آپ جواب مین یهی فرماتے تھے که بهشت مین تیرے واسطے اس سے بهتر موجود هی پھر جب خالی رسته مین پهونچے تو مجھکو حضرت نے گلے سے لگالیا بعد اوسکے آپ رونے لگے پس مین نے کها که یا رسول خدا آپ کس سبب سے روتے هین فرمایا که تیرے لیے لوگون کے دلون مین کینے بھرے

لہ مسند احمد حنبل ۱۲

۲ مسند احمد حنبل و اسد الغابه ۱۲

ہوئے ہین کہ اون کو تیرے واسطے میرے مرنیکے بعد ظاہر کرینگے مین نے کہا کہ یا رسولؐ خدا میرے دین کی سلامتی مین یہ بات

ہوگی فرمایا کہ ہان تیرے دین کی سلامتی مین۔

عن[1] عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ان اللہ عز وجل قد زینك بزینة لم یزین العباد

بزینته احب الی اللہ تعالی منها وھی زینة الابرار عند اللہ تعالی الزھد فی الدنیا فجعلك لا ترزء من

الدنیا ولا ترزء الدنیا منك شیئا ووھب لك حب المساکین فجعلك ترضی بھم اتباعا ویرضون بك اماما

ترجمہ عمار بن یاسر سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسولؐ خدا نے کہ یا علی اللہ تعالیٰ نے تجھکو ایسی زینت کے ساتھ مزین کیا

ہے کہ اپنے بندون کو کسی ایسی زینت کے ساتھ مزین نہین کیا کہ جو اوس سے زیادہ اوسکے نزدیک محبوب تر ہو اور یہ زینت ہی

نیکوکارون کی اللہ کے نزدیک وہ زہد ہی دنیا مین پس تجھکو اللہ تعالیٰ نے ایسا کر دیا ہی کہ نہ تو دنیا مین سے کوئی نفع اوٹھائیگا

اور نہ دنیا تجھسے کسی شے کا نفع اوٹھائیگی اور تجھکو مسکینون کی دوستی عطا فرمائی ہے پس تجھکو ایسا کر دیا ہی کہ تو اونکے

تابعدار ہونے پر راضی ہے اور وہ تیرے امام ہونے پر راضی ہین۔

عن[2] علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال عممنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم بعمامة فسدل طرفها علی منکبی و

قال اللہ تعالی امدنی یوم بدر وحنین بملائکته معتمین ھذہ العمامة **ترجمہ** علی ابن ابیطالب رضؓ سے

مروی ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے بروز غدیر خم میرے سر پر ایک عمامہ باندہا اور اوسکے سرے کو میرے کندہے پر لٹکا دیا اور

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بروز بدر و حنین جن فرشتون سے میری مدد کی ہے وہ ایسے ہی عمامہ باندہے ہوئے تھے

۱۲ ابن حجر [illegible]

قال[3] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا وعلی حجة اللہ علی عبادہ **ترجمہ** فرمایا جناب رسولؐ خدا

نے کہ ہم اور علی خدا کی حجت ہین اوسکے بندون پر۔

عن[4] محمد بن اسامة بن زید رضی اللہ عنہ عن ابیه ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی اما انت یا علی فختنی وابو ولدی

[1] ابونعیم ۱۳۰
[2] فصول المهمه واربعین حافظ جمال الدین محدث روضة الاحباب ۱۲
[3] فردوس دیلمی و خطیب کنوز الحقائق
[4] احمد بغدادی ۱۲ و طبرانی و حاکم و بغوی

وانا منك وانت منی **ترجمہ** محمد بن اسامہ بن زید نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ تحقیق جناب رسول خدا نے علی سے کہا کہ یا علی تو میرا داماد ہے اور میری اولاد کا باپ ہے اور میں تجھسے ہون اور تو مجھسے ہے۔

عن[۱] ابی سعید رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحق مع ذی الحق یعنی علیا **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ حق ساتھ صاحب حق کے ہے یعنی ساتھ علی کے۔

عن[۲] ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی اما انك ستلقی بعدی جهدا قال فی سلامة من دینی قال نعم **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا نے علی سے فرمایا کہ تو میرے بعد عنقریب رنج سے ملاقات کریگا علی نے کہا کہ میرے دین کی سلامتی مین یہ واقع ہوگا فرمایا کہ ہان۔

عن[۳] علی کرم اللہ وجہہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال له ان الامة ستغدر بك من بعدی وانت تعیش علی ملتی وتقتل علی سنتی من احبك احبنی ومن ابغضك ابغضنی وان هذا سیخضب من هذا یعنی لحیته من راسه **ترجمہ** علی سے منقول ہے کہ تحقیق جناب رسول خدا نے اونسے فرمایا کہ امت عنقریب میرے بعد تجھسے غدر کریگی اور تو میری ملت پر زندگی کریگا اور میری سنت پر قتال کریگا جس شخص نے کہ تجھکو دوست رکھا اوسنے مجھکو دوست رکھا اور جسنے تجھکو دشمن رکھا اوسنے مجھکو دشمن رکھا اور تیری داڑہی تیرے سر کے خون سے خضاب کیجائیگی۔

عن[۴] فاطمة علیها السلام قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت ولیه فعلی ولیه ومن کنت امامه فعلی امامه **ترجمہ** فاطمہ علیہا السلام سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ جس شخص کا مین ولی ہون اوسکا علی ولی ہے اور جسکا مین امام ہون اوسکا علی امام ہے۔

قال[۵] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هذا علی لحمه لحمی ودمه دمی **ترجمہ** فرمایا جناب رسول خدا نے کہ یہ علی ہے کہ اسکا گوشت میرا گوشت ہے اور اسکا خون میرا خون ہے۔

قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم یا علی انت تبین لامتی ما اختلفوا فیہ من بعدی **ترجمہ** فرمایا جناب رسولؐ خدا نے کہ یا علی تو میری امت کیواسطے اوس چیز کو بیان کردیگا کہ جسمین وہ لوگ میرے بعد اختلاف کرینگے۔

قال[۲۲] رسول الله صلی الله علیہ وسلم علی عیبۃ علمی **ترجمہ** فرمایا جناب رسولؐ خدا نے کہ علی میرے علم کا مخزن ہی۔

قال[۲۳] رسول الله صلی الله علیہ وسلم یا علی انت تغسل جثتی وتودی دینی **ترجمہ** فرمایا جناب رسولؐ خدا نے کہ یا علی تو میرے بدن کو غسل دیگا (یعنی غسل میت) اور میرے قرض کو ادا کریگا۔

قال[۲۴] رسول الله صلی الله علیہ وسلم یا علی انت ولی کل مومن بعدی **ترجمہ** فرمایا جناب رسولؐ خدا نے کہ یا علی تو میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے۔

عن[۲۵] علی مرفوعا یا علی ان الله امرنی ان اتخذک ظہیرا **ترجمہ** علی سے مرفوعاً منقول ہی کہ فرمایا جناب رسولؐ خدا نے کہ یا علی الله تعالی نے مجھکو حکم دیا ہے کہ مین تجھکو اپنا مددگار بناؤن۔

عن[۲۶] ابن عباس مرفوعا مامررت بسماء الا واھلھا یشتاقون الی علی بن ابی طالب وما فی الجنۃ نبی الا وھو یشتاق الی علی **ترجمہ** عبدالله بن عباس سے مرفوعاً منقول ہے کہ فرمایا جناب رسولؐ خدا نے کہ مین جس آسمان پر گیا مین نے وہانکے ملائکہ کو علی بن ابیطالب کا مشتاق پایا اور بہشت مین جو نبی ہی وہ علی کا مشتاق ہے۔

عن[۲۷] سلمان رضی الله عنہ قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لکل نبی صاحب سر وصاحب سری علی بن ابی طالب **ترجمہ** سلمانؓ سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسولؐ خدا نے کہ واسطے ہر نبی کے صاحب راز ہوتا ہے اور میرا صاحب راز علی بن ابیطالب ہے۔

عن[۲۸] حذیفۃ رضی الله عنہ قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لو یعلم الناس متی سمی علی امیر المومنین لما انکروا فضایلہ سمی بذلک وآدم بین الروح والجسد وحین قال الست بربکم قالوا بلی

فقال الله تعالی انا ربکم و محمد نبیکم و علی امیرکم ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب
رسول خدا نے کہ اگر لوگ جانتے کہ علی کا نام کب امیرالمومنین رکھا گیا ہے تو اوسکے فضائل سے انکار نکرتے یہ نام جب کہا
گیا ہے کہ آدم روح اور بدن کے درمیان مین تھے اور جسوقت کہ کہا اللہ تعالی نے کہ کیا مین تمہارا رب نہین ہون سب نے
کہا کہ ہان بیشک پس فرمایا اللہ تعالی نے کہ مین تمہارا رب ہون اور محمد تمہارا نبی ہے اور علی تمہارا امیر ہے۔

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لما اسری بی فی لیلة المعراج فاجتمع علی الانبیاء
فی السماء فاوحی الله تعالی الی سلهم یا محمد بما ذا بعثتم فقالوا بعثنا علی شهادة ان لا اله الا الله وحده
وعلی الاقرار بنبوتك والولایة لعلی بن ابی طالب ترجمہ ابوہریرہ سے مروی ہے کہ
فرمایا جناب رسول خدا نے کہ جب مجھکو شب معراج مین لیگئے تو میرے پاس سب انبیا جمع ہوئے پس اللہ تعالی نے میری طرف وحی
کی کہ اے محمد ان لوگون سے سوال کرکہ تم کس بات پر مبعوث ہوے پس انبیا نے جوابدیا کہ ہم اس بات پر مبعوث ہوے ہین کہ گواہی
دین کہ کوئی معبود نہین ہے سوا اللہ کے کہ جو ایک ہے اور تمہاری نبوت کا اور علی کی ولایت کا اقرار کرین۔

قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم لعلی اما ترضی انك اخی وانا اخوك ترجمہ فرمایا جناب
رسول خدا نے علی سے کہ کیا تو اس بات پر راضی نہین ہے کہ تو میرا بھائی ہے اور مین تیرا بھائی ہون۔

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم علی اخی فی الدنیا والاخرة ترجمہ فرمایا جناب رسول خدا
نے کہ علی میرا بھائی ہے دنیا و آخرت مین۔

عن حذیفة بن الیمان قال اخا رسول الله صلی الله علیه وسلم بین المهاجرین والانصار
وکان یواخی بین الرجل ونظیره ثم اخذ بید علی ابن ابی طالب فقال هذا اخی
قال حذیفة فرسول الله سید المسلمین وامام المتقین ورسول رب العلمین الذی

لیس لہ شبیہ ولا نظیر وعلی اخوہ **ترجمہ** حذیفہ بن یمان سے روایت ہی کہ جناب رسولخدا نے مہاجرین

اور انصار مین مواخاۃ کی یعنی ایک کو دوسرے کا بھائی بنایا اور آنحضرت ہر شخص کو اوسکی مثل کے ساتھ مواخاۃ کرتے تھے بعد

اوسکے علی بن ابیطالب کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ یہ میرا بھائی ہے حذیفہ کہتے ہین کہ پس رسول خدا مسلمانون کے سردار اور پرہیزگارون

کے امام ہین اور پروردگار عالم کے رسول ہین اور وہ ایسے ہین کہ نہ کوئی اونکا شبیہ ہی نہ نظیر ہے اور علی اونکے بھائی ہین۔

شیخ ابن حجر در شرح صحیح بخاری آوردہ است کہ نقل است از ابن عبد البر و حاتم ابو عبد اللہ نیشاپوری کہ درین باب حدیثی

آوردہ است بروایتی ابن عمر رضی اللہ عنہما کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عقد برادری بست میان امیر المومنین ابو بکر

و امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہما و میان طلحہ و زبیر و میان عثمان و عبد الرحمن عوف رضی اللہ عنہم اجمعین پس امیر المومنین

علی رضی اللہ عنہ گفت یا رسول اللہ میان یاران عقد برادری بستی و مرا ہیچ برادرے تعین نکردی حضرت رسالت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم فرمود انا اخوک من برادر توام و روایتی آنکہ فرمود انت اخی فی الدنیا والاخرۃ **ترجمہ**

شیخ ابن حجر نے شرح صحیح بخاری مین لکھا ہے کہ نقل ہے ابن عبد البر اور حاتم ابو عبد اللہ نیشاپوری سے کہ وہ اس باب مین ایک

حدیث لایا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے کہ حضرت پیغمبر نے درمیان امیر المومنین حضرت ابو بکر و امیر المومنین حضرت

عمر رضی اللہ عنہما کے اور درمیان طلحہ اور زبیر کے اور درمیان حضرت عثمان اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم کے

عقد برادری باندھا پس امیر المومنین علی نے فرمایا کہ یا رسول اللہ اصحاب کے درمیان مین آپ نے عقد برادری باندھا اور میرے

واسطے کوئی بھائی مقرر نفرمایا حضرت رسالت نے فرمایا کہ انا اخوک یعنی مین تیرا بھائی ہون اور ایک روایت یہ ہی

کہ آپنے فرمایا کہ انت اخی فی الدنیا والاخرۃ یعنی تو میرا بھائی ہے دنیا اور آخرت مین۔

عن عبد اللہ ابن ابی اوفی قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مسجد فقال این فلان واین فلان

فجعل ینظر فی وجوہ اصحابہ ویتفقدھم ویبعث الیھم حتی توافوا عندہ فحمد اللہ واثنی علیہ واخی بینھم فقال

له علی بن ابی طالب رض لقد ذهبت روحی یا رسول الله صلی الله علیه وسلم حین رأیتک فعلت باصحابک

ما فعلت غیری فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم والذی بعثنی بالحق نبیا ما اخرتک الا لنفسی و انت

منی بمنزلة هارون من موسی وانت اخی ووارثی فقال یا رسول الله ما ارث منک قال ما ورث

الانبیاء قبلی قال وما ورثوا قال کتاب الله وسنن انبیائه وانت معی فی قصری فی الجنة مع فاطمة

ابنتی والحسن والحسین ابنی وانت رفیق **ترجمه** عبداللہ ابن اوفی سے روایت ہی کہ مین ایک دن

جناب رسول خدا کے پاس مسجد مین گیا پس آپ ہر شخص کو پوچھتے تھے کہ فلان کہان ہی اور فلان کہان ہی اور اپنی اصحاب کو دیکھتے

تھے اور اونکو تلاش کرتے تھے اور جو شخص کہ موجود نہ تھا اوسکو بلواتے تھے یہانتک کہ کل اصحاب آپکے پاس جمع ہو گئے بعد اوسکے آپنے

اللہ تعالی کی حمد و ثنا کی اور اون اصحاب مین سے ایک کو دوسرے کا بھائی قرار دیا پس آنحضرت سے علی بن ابیطالب نے کہا کہ

یا رسول خدا میری جان نکل گئی جسوقت کہ مین نے آپکو دیکھا کہ جو کچھ آپنے اپنی اصحاب کے ساتھ کیا وہ میرے ساتھ نکیا پس فرمایا جناب رسول خدا

نے کہ قسم ہے اوسکی کہ جسنے مجھکو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے کہ مین نے تجھکو فقط اپنی نفس کے لیے موخر کیا تھا اور تو مجھسے ہارون کی مرتبے

مین ہے موسی سے اور تو میرا بھائی ہی اور میرا وارث ہے پس علی نے کہا کہ یا رسول خدا مین کیا چیز آپسے میراث مین لونگا فرمایا کہ جو

کچھہ انبیای سابقین سے میراث مین ملتا تھا حضرت علی نے کہا کہ وہ کیا چیز تھی کہ جو میراث مین ملتی تھی فرمایا کہ کتاب خدا کی اور سنتین

پیغمبرون کی اور تو بہشت مین میرے ساتھ میری قصر مین ہوگا ساتھ فاطمہ میری بیٹی کے اور حسن اور حسین میرے بیٹون کے اور تو

میرا رفیق ہے۔*

ﷺ ام سلمة قالت والذی یحلف به ان کان علی بن ابی طالب لاقرب الناس برسول الله صلی الله علیه وسلم مرض رسول الله

مرض موته فلما کان الذی قبض فیه دعا علیا فناجاه طویلا وساره کثیرا ثم قبض فی یومه ذلک فکان

اقرب عهدا برسول الله صلی الله علیه وسلم **ترجمه** ام سلمہ سے روایت ہی کہ اونہون نے کہا کہ قسم ہی اوسکی جسکے ساتھ قسم

۳ ... من بدو الامة ... انکم بما یعنی علی ان یکون اخی و صاحبی و وارثی و وزیری و احجمت ... فقمت الیه فلم تقم الیه احد و کنت اصغر القوم سنا فقال اجلس ثم قال ثلث مرات کل ذلک اقوم الیه فیقول اجلس حتی کان فی الثالثة فضرب بیده علی یدی ثم قال انت اخی و صاحبی و وزیری فبذالک ورثت ابن عمی دون عمی ۱۲ (خصائص نسائی و تاریخ ابو الفدا)

* عن ربیعة بن ناجذ ان رجلا قال لعلی یا امیر المؤمنین بم ورثت ابن عمک دون عمک قال جمع رسول الله صلی الله علیه وسلم بنی عبد المطلب ... فصنع لهم مدا من طعام فاکلوا حتی شبعوا ... ثم دعا بغمر فشربوا حتی رووا ... فقال یا بنی عبد المطلب انی بعثت الیکم خاصة والی الناس عامة ... ۱۲ مسند احمد بن حنبل

کھائی جاتی ہے کہ علی بن ابیطالب جناب رسول خدا سے بہ نسبت کل آدمیون کے زیادہ قریب تھے۔ جناب رسول خدا اپنے مرض موت
مین بیمار ہوے پس جسوقت کہ روح مبارک قبض ہونیکا وقت آیا تو علی کو بلوایا اور اونسے دیر تک مشورہ کیا اور بہت سے اسرار
کہے بعد اوسکے اوسی دن آپکی روح مبارک قبض کی گئی پس علی جناب رسول خدا کے ساتھ سب سے زیادہ قریب العہد ہین۔

عن سلمان انه قال قلت یارسول الله ان الله لم یبعث نبیا الا بین له من یلی بعده فهل بین لک قال نعم علی بن ابیطالب ترجمہ
سلمان سے روایت ہے کہ مین نے پوچھا کہ یارسول خدا اللہ تعالی نے جس نبی کو مبعوث فرمایا ہے اوسکو آگاہ کردیا ہے کہ اوسکے بعد کون
شخص مالک و حاکم ہوگا پس آیا آپکو بھی آگاہ کیا ہے حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ ہان وہ علی بن ابیطالب ہے۔

۵۲ عن انس رضی الله عنه قال قلنا لسلمان الفارسی سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم من وصیه فسئال سلمان رسول الله صلی الله
علیه وسلم فقال من کان وصی موسی بن عمران فقال یوشع بن نون فقال ان وصی ووارثی ومنجز وعدی علی ابن ابی طالب
ترجمہ انس سے روایت ہے کہ ہم نے سلمان فارسی سے کہا کہ رسول خدا سے سوال کرو کہ اونکا وصی کون ہے پس سلمان نے
رسول خدا سے سوال کیا آنحضرت نے پوچھا کہ موسی بن عمران کا کون وصی تھا سلمان نے کہا کہ یوشع بن نون پس آنحضرت
صلعم نے فرمایا کہ میرا وصی اور وارث اور میرے وعدے کا وفا کرنیوالا علی بن ابیطالب ہے۔

عن ابن عباس رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما فی القیامة راکب غیرنا نحن اربعة فقال له عمه العباس رض
ومنهم یارسول الله قال اما انا فعلی البراق ووصفها بوصف طویل فقال العباس رض ومن یارسول الله قال واخی صالح
علیه السلام علی ناقة الله تعالی [illegible] التی عقرها قومه قال العباس رض ومن یا رسول الله قال عمی حمزة اسد الله
واسد رسوله سید الشهداء علی ناقتی قال ومن یارسول الله قال اخی علی بن ابی طالب علی ناقة من نوق
الجنة زمامها من لولو رتب علیها محمل من یاقوت احمر قضبانها من الدر الابیض علی راسه تاج من نور لذلک
التاج سبعون رکنا ما من رکن الا فیه یاقوتة حمراء تضیء للراکب المحث علیه حلتان خضراوان وبیده لواء الحمد

لہ عقیلی ۲ سنہ احمد حنبل ودوسرے ۳ خطیب بغدادی و [illegible] ابن عساکر

ويشهد ان لا اله الا الله وان محمدا الرسول الله فتقول الخلائق ما هذا الا نبی مرسل او ملک مقرب او حامل عرش

فینادی منادمن بطنان العرش لیس هذا ملکا مقربا ولا نبیا مرسلا ولا حامل عرش هذا علی بن ابی طالب وصی رسول

رب العلمین و امام المتقین و قاعد الغر المحجلین و یعسوب المؤمنین **ترجمہ** ابن عباس سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ قیامت

مین سوا ہم چار آدمیون کے اور کوئی سوار نہ ہوگا حضرت عباسؓ نے پوچھا کہ یا رسول خدا وہ لوگ کون ہین فرمایا کہ ایک مین پس

براق پر سوار ہونگا اور اوسکا بہت وصف بیان کیا پھر عباس نے پوچھا کہ یا رسول خدا اور کون شخص ہے فرمایا کہ میرا بھائی صالح جو خدا کے

ناقہ پر سوار ہوگا جسکے [illegible] صالح کی قوم نے اوسکے پاؤن کاٹ ڈالے حضرت عباس نے پوچھا کہ یا رسول خدا

اور کون شخص ہے آپنے فرمایا کہ میرا چچا حمزہ ہے کہ جو خدا اور اوسکے رسول کا شیر ہے اور شہیدونکا سردار ہے وہ میرے ناقہ پر سوار ہوگا

حضرت عباس نے پوچھا کہ یا رسول خدا اور کون شخص ہے فرمایا کہ میرا بھائی علی بن ابیطالب ہے وہ بہشت کی ناقون مین سے ایک ناقہ پر سوار

ہوگا کہ اوسکی مہار موتیون سے بنی ہوگی اور اوسکے اوپر ایک محمل یاقوت سُرخ کا ہوگا جسکی لکڑیان سفید موتی کی ہونگی اور اوسکے سر

پر نور کا ایک تاج ہوگا اور اوس تاج کی ستر گوشے ہونگے اور ہر گوشے مین ایک یاقوت سُرخ ہوگا کہ وہ سوار کے لیے چمکتا ہوگا اور دو

سبز حُلے پہنے ہوگا اور اوسکے ہاتھ مین لوای حمد ہوگی اور کلمۂ شہادت پڑہتا ہوگا کہ نہین ہے کوئی معبود سوای اللہ کے اور تحقیق

محمدؐ رسول خدا کے ہین پس خلائق کہے گی کہ یہ کوئی نبی مرسل ہے یا ملک مقرب ہے یا کوئی عرش کا اوٹھانیوالا ہے پس ایک منادی

عرش سے ندا کریگا کہ نہ یہ ملک مقرب ہے اور نہ نبی مرسل ہے اور نہ حامل عرش ہے یہ علی بن ابیطالب ہے کہ جو پروردگار عالم کے رسول

کا وصی ہے اور پرہیزگارون کا امام ہے اور جن لوگون کے مُنہ اور ہاتھ اور پانون سفید اور نورانی ہین اونکو بہشت کیطرف

لیجانیوالا ہے اور مومنون کا سردار ہے۔

قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لکل نبی وصی ووارث وعلی وصی ووارثی **ترجمہ** فرمایا جناب

رسول خدا نے کہ ہر نبی کے لیے ایک وصی اور وارث ہوتا تھا اور میرا وصی اور وارث علی ہے۔*

عن خالد بن قثم بن عباس انہ قیل لہ بالعلی ورث رسول الله صلعم دون جدک قال ان علیا کان اولنا بہ لحوقا واشدنا بہ لزوقا ۱۲ (خصائص النسائی)

وصیت نامہ

روینا عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ انہ قال اوصانی رسول اللہ صلعم فقال یا علی اوصیک بوصیۃ فاحفظہا

فانک لاتزال بخیر ما حفظت وصیتی یا علی استکثر قراءۃ یٰس فان فی قراءۃ یٰسین عشر برکات یا علی اقرأ

حم الدخان فی لیلۃ الجمعۃ تصبح مغفورا لک یا علی اقرأ اٰیۃ الکرسی دبر کل صلوۃ تعط قلوب الشاکرین

وثواب الانبیاء واعمال الابرار یا علی اقرأ سورۃ الحشر تحشر یوم القیامۃ اٰمنا من کل شر یا علی

اقرأ تبارک والسجدۃ ینجیانک من اھوال یوم القیامۃ یا علی اقرأ قل ھو اللہ احد علی وضوء تنادی

یوم القیامۃ یا مادح اللہ قم فادخل الجنۃ یا علی امان لک من الخوف ان تقول سبحانک ربی لا الہ الا انت

علیک توکلت وانت رب العرش العظیم یا علی امان لک من کل شئ عاھۃ ان تقول ما شاء اللہ کان وما لم

یشأ لم یکن اشہد ان اللہ علی کل شئ قدیر وان اللہ قد احاط بکل شئ علما واحصی کل شئ عددا

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ یا علی واذا نزلت بک شدۃ فقل اللھم انی اسألک بحق محمد واٰل محمد علیک

ان تنجنی یا علی اذا رکبت دابۃ فقل الحمد للہ الذی کرمنا و ھدانا للاسلام ومن علینا

بمحمد علیہ الصلوۃ والسلام والحمد للہ الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا

لمنقلبون یا علی احفظ وصیتی احفظ وصیتی انک علی الحق والحق معک **ترجمہ** علی علیہ السلام سے

ہمکو روایت پہونچی ہے کہ اونہوں نے فرمایا کہ مجھسے رسول خدا نے وصیت کی پس فرمایا کہ یا علی مین تجھکو وصیت کرتا ہون تو

اوسکو یاد رکھ اسلیے کہ تو ہمیشہ بخیر رہیگا جبتک کہ میری وصیت کو یاد رکھے یا علی تو سورہ یٰسین کو اکثر پڑہا کر اسلیے کہ یٰسین کے

پڑہنے مین دس برکتین ہین یا علی تو سورہ حم الدخان شب جمعہ کو پڑہ صبح کریگا تو ایسی حالت مین کہ بخشدیا گیا ہوگا یا علی

تو آیۃ الکرسی ہر نماز کی تعقیب مین پڑہا کر تجھکو شکر کرنیوالونکا قلب عطا کیا جائیگا اور ثواب انبیا اور اعمال ابرار کا ملے گا

یا علی تو سورہ حشر پڑہا کر بروز قیامت ہر شر سے بخوف محشور ہوگا یا علی تو سورہ تبارک اور سورہ سجدہ پڑہا کر یہ دونون تجھکو

روز قیامت کی ہولون سے نجات دینگے یا علی سورہ قل ہو اللہ احد باوضو پڑہا کر بروز قیامت تو پکارا جائیگا کہ اے اللہ کی
مدح کرنیوالے اوٹھ اور جنت مین داخل ہو یا علی تیرے لیے اس دعا کا پڑہنا ہر خوف سے باعث امان کا ہے سبحانک ربی
لا الہ الا انت علیک توکلت وانت رب العرش العظیم (یعنی تسبیح کرتا ہون تیری اے پروردگار نہین ہے
کوئی معبود سوا تیرے مین نے تیرے اوپر توکل کیا ہی اور تو پروردگار ہے عرش عظیم کا) یا علی تیرے لیے اس دعا کا پڑہنا ہر آفت
کی شر سے باعث امان ہے ماشاء اللہ کان سے ولا قوۃ الا باللہ تک جسکا ترجمہ یہ ہے (جو کچھ اللہ نے چاہا
وہ ہوا اور جو کچھ اوسنے نہ چاہا وہ نہ ہوا مین گواہی دیتا ہون کہ تحقیق اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور تحقیق اللہ ہر چیز کو اپنے علم کی
رو سے احاطہ کیے ہوے ہے اور ہر شے کی تعداد کو تمام کمال جانتا ہے اور نہین ہے طاقت اور قوت مگر ساتھ اللہ کے) یا علی جبوقت
کہ نازل ہو تیرے اوپر کوئی شدت تو کہا کر اللھم انی اسألک بحق محمد وال محمد علیک ان تنجینی (یعنے بارخدایا
مین سوال کرتا ہون تجہسے بواسطہ حق محمد اور آل محمد کے کہ جو تیرے اوپر ہے اسبات کا کہ مجھے نجات دے) یا علی جبوقت تو کسی
جانور پر سوار ہو تو کہہ الحمد للہ الذی سے لمنقلبون تک جسکا ترجمہ یہ ہے کہ جمیع حمد ثابت ہین واسطے اللہ کے وہ کہ جسنے
ہمکو بزرگی بخشی اور ہدایت کی طرف اسلام کے اور احسان کیا ہم پر بسبب محمد علیہ الصلوۃ والسلام کے اور جمیع حمد ثابت ہین
واسطے اللہ کے کہ اوسنے ہمارے لیے اس جانور کو مسخر کر دیا حالانکہ ہم اسکو قابو مین نہین کر سکتے تھے اور ہم اپنے پروردگار کیطرف
بازگشت کرنیوالے ہین یا علی یاد رکھ میری وصیت کو یاد رکھ میری وصیت کو تو حق کے اوپر ہے اور حق تیرے ساتھ ہے۔

له حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ۱۲

عن ابی برزۃ[له] قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی عہد الی فی علی عہدا فقلت یا رب
بینہ لی فقال اسمع فقلت سمعت فقال ان علیا رایۃ الہدی وامام اولیائی ونور من اطاعنی وہو
الکلمۃ التی الزمتہا المتقین - من احبہ احبنی ومن ابغضہ ابغضنی فبشرہ فجاء علی فبشرتہ
بذلک فقال یا رسول اللہ انا عبد اللہ وفی قبضتہ فان یعذبنی فبذنبی وان یتم لی

الذی بشرنی به فالله اولی بی - قال قلت اللهم اجل قلبه واجعله ربیعة الایمان

فقال الله تعالی قد فعلت به ذلک ثم انه رفع الی انه سیخصه من البلاء بشیٔ لم یخص

به احدا من اصحابی فقلت یارب اخی ووصی فقال تعالی ان هذا شیٔ قد سبق انه

مبتلاو مبتلا به ترجمہ ابوبرزه سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی نے علی

کے باب مین مجھسے ایک عہد لیا پس مین نے کہا کہ اے میرے پروردگار مجھسے اوس عہد کو بیان کر چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ سن تو کہ علی

نشان ہے ہدایت کا اور امام ہے میرے دوستون کا اور نور ہے اوس شخص کا کہ جو میری اطاعت کرے اور وہ ایسا کلمہ ہے کہ مین

پرہیزگارون نے اوسکو لازم کر لیا ہے جسنے اوس سے محبت کی اوسنے مجھسے محبت کی* اور جسنے اوس سے دشمنی کی اوسنے مجھسے دشمنی کی

پس تو اوسکو بشارت دے بعد اوسکے علی آئے اور مین نے اونکو اس بات کی بشارت دی اونہون نے کہا کہ مین خدا کا بندہ ہون

اور اوسکے اختیار مین ہون پس اگر وہ مجھے عذاب کرے تو میرے گناہ کے سبب سے ہے اور اگر اوس بات کو پورا کرے جسکی اوسنے مجھکو

بشارت دی ہے تو اللہ میرے واسطے اولی ہے - فرمایا جناب رسول خدا نے کہ مین نے کہا کہ بارخدایا اسکے دلکو روشن کر اور اس کو

ایمان کی بہار قرار دے پس اللہ تعالی نے فرمایا کہ تحقیق مین نے اوسکے ساتھ ایسا ہی کیا بعد اوسکے میری طرف یہ حکم آیا کہ اللہ اوسکو

ایسی بلا کے ساتھ مخصوص کرنیوالا ہے کہ میرے اصحاب مین سے کسی شخص کو اوسکے ساتھ مخصوص نہین کیا پس مین نے کہا کہ ای پروردگار

یہ میرا بھائی اور وصی ہے اللہ تعالی نے فرمایا کہ یہ ایک ایسی چیز ہے کہ ہو چکی ہے اور وہ ضرور ان بلاؤن مین مبتلا ہوگا -

عن الاسود بن یزید قال ذکروا عند عائشة ان علیا کان وصیا وفی روایة ازهر انهم

قالوا انه وصی فلم تکذبهم بل ذکرت انها قد سمعت ذلک من رسول الله صلی الله علیه وسلم حین وفاته

ترجمہ اسود بن یزید سے روایت ہے کہ لوگون نے حضرت عائشہ کے پاس ذکر کیا کہ علی وصی تھے اور دوسری روایت

مین اسطرح ہے کہ اون لوگون نے کہا کہ وہ وصی ہین پس حضرت عائشہ نے اونکی تکذیب نکی بلکہ ذکر کیا کہ اونہون نے خود یہ بات کو

حضرت رسولِ خدا سے اونکی وفات کے وقت سُنا ہے -

وعن[1] ام سلمة قالت والله به احلف ان علیا کان لاقرب الناس عهدا ابا النبی صلی الله علیه وسلم

فکنا عند الباب فجعل یناجی علیا ویسارہ حتی قبض صلی الله علیه وسلم **ترجمه** حضرت ام سلمه

سے روایت ہی کہ اونہون نے کہا کہ مین الله کی قسم کہاتی ہون کہ تحقیق علیؑ نبیؐ کے ساتھ سب آدمیون سے زیادہ قریب العہد تھے

پس ہم سب عورتین دروازے کے پاس تہین اور آنحضرت صلعم نے علی سے مشورہ کرنا اور راز کہنا شروع کیا یہان تک کہ

آنحضرت کی روح مبارک قبض کی گئی *

* عن ام موسی قالت قالت ام سلمة ان اقرب الناس عهدا برسول الله صلعم علی قال لما کان غداة قبض رسول الله صلعم فارسل الیه رسول الله صلعم وکان اری فی حاجة اظنه بعثه فجعل یقول جاء علی ثلث مرار فجاء قبل طلوع الشمس فلما ان جاء عرفنا ان له الیه حاجة فخرجنا م

قال[2] رسول الله صلی الله علیه وسلم انا خاتم الانبیاء وانت یا علی خاتم الاوصیاء **ترجمه** فرمایا جناب

رسولِ خدا نے کہ مین خاتم الانبیا ہون اور تو یا علی خاتم الاوصیا ہے -

عن[3] الحسن بن علی علیهما السلام قال قال رسول الله ادعوا الی سید العرب یعنی علیا فقالت عایشة

الست سید العرب قال رسول الله انا سید ولد آدم وعلی سید العرب فلما جاء علی ارسل

الی الانصار فاتوه فقال لهم یا معشر الانصار الا ادلکم علی ما ان تمسکتم به لن تضلوا بعده

قالوا بلی یا رسول الله قال هذا علی فاحبوه بحبی واکرموه بکرامتی فان جبرائیل

امرنی بالذی قلت قال ابو نعیم ورواه ایضا ابو البشر عن سعید بن جبیر **ترجمه**

حسن بن علی علیہما السلام سے روایت ہی کہ فرمایا جناب رسولِ خدا نے کہ میرے پاس سردار عرب یعنی علی کو بلاؤ پس حضرت عائشه

نے کہا کہ کیا آپ سردار عرب نہین ہین فرمایا رسولِ خدا نے کہ مین سردار بنی آدم ہون اور علی سردار عرب ہی پس جب علی

آئے تو انصار کو بلوایا چنانچہ وہ لوگ آئے تو آپنے فرمایا کہ اے گروہ انصار کیا مین تمکو ایسی بات نہ بتاؤن کہ اگر تم اوس کے ساتھ

تمسک کرو تو ہرگز اوسکے بعد گمراہ نہو سب نے کہا کہ ہان (یعنی ضرور بتایئے) یا رسولِ خدا آپنے فرمایا کہ یہ علی ہی اسکو مثل میری

۴ من البیت وکنا عند رسول الله صلعم یومئذ فی بیت عائشة وکنت فی آخر من خرج من البیت ثم جلست ادناهن من الباب فاکب علیه علی فکان آخر الناس به عهدا فجعل یساره ویناجیه م رخصائص نسائی ۱۲

[1] احمد بن حنبل ۱۲

[2] فردوس دیلمی ۱۲

[3] حلیة الاولیاء ابو نعیم ۱۲

دوستی کے دوست رکھو اور مثل میری بزرگی کے اسکی بزرگی کرو اسلیے کہ جبرئیل نے مجھکو اسکا حکم دیا ہے جو مین نے کہا۔ ابو نعیم کہتے ہین کہ ابو بشر نے بھی سعید بن جُبیر سے یہ روایت کی ہے۔

وعن[1] ابن عباس قال ذکر عنده علی ابن ابی طالب فقال ایکم لتذکرون رجلا کان یسمع وطئ جبریل فوق بیته **ترجمہ** حضرت ابن عباس سے مروی ہو کہ اونکے پاس علی بن ابیطالب کا ذکر ہوا پس اونھون نے کہا کہ تم مین سے کون ہو کہ جو ایسے شخص کا ذکر کرسکے کہ جو جبریل کے آنیکی آواز اپنے گھر کے اوپر سُنتا تھا۔

قال[2] الحسنؑ قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم ادع الی سید العرب یعنی علیا فلما جاء ارسل الی الانصار فقال یا معشر الانصار الا ادلکم علی من اذا تمسکتم لن تضلوا بعده قالوا بلی یا نبی الله قال هذا علی فاحبوه بحبی واکرموه بکرامتی فان جبرئیل امرنی بالذی قلت لکم عن الله تعالی **ترجمہ** امام حسنؑ سے روایت ہے کہ مجھسے رسولؐ خدا نے فرمایا کہ میرے پاس سردار عرب یعنی علی کو بلاؤ پس جسوقت وہ آئے تو انصار کو بُلا بھیجا اور فرمایا کہ اے گروہ انصار کیا مین تمکو ایسے شخص کو نہ بتلاؤن کہ اگر تم اوسکے ساتھ تمسک کرو تو ہرگز بعد اوسکے گمراہ نہو اونھون نے کہا کہ ہان یا رسولؐ خدا آپنے فرمایا کہ یہ علی ہے پس اس سے مثل میری محبت کی محبت کرو اور مثل میری بزرگی کے اسکی بزرگی کرو اسلیے کہ جو کچھ مین نے تمسے کہا ہے جبرئیل نے اللہ تعالی کی جانب سے مجھکو اوسکا حکم دیا ہے۔ ✻

وعن[3] ابن عباس رضی الله عنهما قال کنا عند النبی صلی الله علیه وسلم واذا بطایر فی فمه لوزة خضراء فالقاها فاخذها النبی صلی الله علیه واله وسلم فوجد فیها دودة خضراء مکتوبا علیها بالاصفر لا اله الا الله محمد رسول الله نصرته بعلی **ترجمہ** عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہو کہ ہم لوگ ایکدن جناب رسولؐ خدا کے پاس تھے کہ ناگاہ ایک طائر

[1] مسند امام احمد حنبل ۱۲
[2] ترتیب المجالس ۱۲
[3] ترتیب المجالس و ابو نعیم و سمعانی ۱۲

آیا جسکے منھ مین ایک سبز بادام تھا اوسکو اوسنے پھینک دیا پس جناب رسول خدا نے اوسکو اوٹھا لیا بعد اوسکے اوسمین ایک
سبز موتی کو پایا کہ اوسکے اوپر خط زرد سے لکھا ہوا تھا کہ لا اله الا الله محمد رسول الله نصرته بعلی یعنی نہین ہے
کوئی معبود سوا اللہ تعالی کے اور محمد اللہ کے رسول ہین اور مدد کی اونکی اللہ نے علی کے ساتھ۔

قال النبی صلی الله علیه وسلم من اراد ان ینظر الی آدم فی علمه والی نوح فی فهمه والی ابراهیم فی
حلمه والی موسی فی زهده والی محمد فی بهائه فلینظر الی علی بن ابی طالب رضی الله تعالی
عنه ذکره ابن الجوزی وفی حدیث آخر ذکره الرازی فی تفسیره من اراد ان یری آدم
فی علمه ونوحا فی طاعته وابراهیم فی خلته وموسی فی قربته وعیسی فی صفوته
فلینظر الی علی بن ابی طالب رضی الله عنه وعن النبی صلی الله علیه وسلم مکتوب علی باب
الجنة محمد رسول الله علی اخو رسول الله قبل ان یخلق الله السموات بالفی عام

ترجمہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ جو شخص ارادہ کرے اسبات کا کہ نظر کرے آدمؑ کیطرف اونکے علم مین اور نوحؑ کیطرف
اونکے فہم مین اور ابراہیمؑ کیطرف اونکے حلم مین اور موسیٰؑ کیطرف اونکے زہد مین اور محمدؐ کیطرف اونکی خوبی مین پس اوسکو چاہیے
کہ نظر کرے علی بن ابیطالب کیطرف (اسکو ابن جوزی نے ذکر کیا ہے) اور دوسری حدیث مین ہے کہ جسکو فخر رازی نے اپنی
تفسیر مین ذکر کیا ہے کہ جو شخص ارادہ کرے اسبات کا کہ دیکھے آدمؑ کو اوسکے علم مین اور نوحؑ کو اوسکی اطاعت مین اور ابراہیمؑ کو
اوسکی دوستی مین اور موسیٰؑ کو اوسکی قربت مین اور عیسیٰؑ کو اوسکی برگزیدگی مین پس اوسکو چاہیے کہ دیکھے علیؑ بن ابیطالب
کو اور پیغمبر خدا سے منقول ہے کہ جنت کے دروازے پر دو ہزار برس آسمانون کی پیدائش کے پیشتر سے لکھا ہوا ہی کہ محمدؐ
رسول خدا کے ہین اور علی بھائی رسول خدا کے ہین۔

قال فی قوله تعالی هو الذی ایدك بنصره وبالمؤمنین یرفعه الی ابی هریرة قال مکتوب

لک نزہۃ المجالس ۱۲
ع ابو نعیم و
سمعانی و تفسیر در منثور
سیوطی ۱۲۰

علی العرش لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ محمد عبدی ورسولی ایدتہ بعلی بن ابی طالب

ترجمہ تفسیر مین قول اللہ تعالیٰ کے (جسکا ترجمہ یہ ہے کہ اوسنے تیری تائید کے ساتھ اپنی مدد کی اور ساتھ مومنون کے)

ابوہریرہ سے مرفوعًا منقول ہے کہ عرش کے اوپر لکھا ہوا ہی کہ نہین ہی کوئی معبود سوا اللہ کے درانحالیکہ وہ وحد ہی کوئی

اوسکا شریک نہین ہے محمد میرا بندہ ہی اور میرا رسول ہی مین نے علی بن ابیطالب کے ساتھ اوسکی تائید کی ہے۔

عن[1] ابی الحمراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اسری بی الی السماء اذا الی العرش

مکتوب لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی **ترجمہ** ابوحمراء سے مروی ہے کہ فرمایا جناب

رسولِ خدا نے کہ جب مجھکو شب معراج مین آسمان پر لیگئے تو مین نے عرش کی جانب لکھا ہوا دیکھا کہ نہین ہی کوئی معبود سوا اللہ

کے محمد رسول اللہ کا ہے مدد کی مین نے اوسکی ساتھ علی کے۔

و عن[2] جابر مرفوعا علی باب الجنۃ مکتوب لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی اخو رسول اللہ و

فی روایۃ زیادتہ قبل ان یخلق السموات بالفی عام **ترجمہ** جابر سے مرفوعًا منقول ہے کہ

جنت کی دروازہ پر لکھا ہوا ہی کہ نہین ہی کوئی معبود سوا اللہ کے محمد رسول خدا کا ہے علی بھائی رسولِ خدا کا ہی۔ اور ایک

روایت مین اسقدر زیادہ ہی کہ دو ہزار برس آسمانون کے پیدا کیے جانے کے پیشتر سے عبارت مذکور لکھی ہوئی ہے۔

عن[3] ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکتوب علی ساق العرش لا الٰہ

الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ومحمد عبدی ورسولی ایدتہ بعلی بن ابی طالب **ترجمہ**

ابوہریرہ سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسولِ خدا نے کہ ساق عرش پر لکھا ہوا ہے کہ نہین ہے کوئی معبود سوا اللہ کی درانحالیکہ

وہ واحد ہے کوئی اوسکا شریک نہین اور محمد میرا بندہ ہے اور میرا رسول ہے مین نے علی بن ابی طالب کے ساتھ

اوسکی مدد کی ہے۔

[1] شفائے قاضی عیاض ۱۲۔ [2] مسند امام احمد حنبل و تذکرہ خواص الامۃ و غیرہما ۱۲۔ [3] حافظ ابونعیم و ینابیع المودۃ ۱۲۔

عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلقت انا وعلی من نور واحد قبل ان یخلق آدم
باربعۃ الاف عام فلما خلق اللہ آدم رکب ذلک النور فی صلبہ فلم نزل فی شئ واحد حتی افترقنا
فی صلب عبد المطلب ففی النبوۃ وفی علی الخلافۃ **ترجمہ** سلمانؓ فارسی سے منقول ہی
کہ فرمایا جناب رسولؐ خدا نے کہ مین اور علی ایک نور سے پیدا کیا گیا ہون آدمؑ کے پیدا کیے جانیکے چار ہزار برس پیشتر بعد اوسکے
جب اللہ تعالی نے آدمؑ کو پیدا کیا تو اس نور کو اونکی پشت مین رکھا پس ہمیشہ ہم ایک ہی چیز مین رہے یہانتک کہ عبدالمطلب
کی پشت سے ہم جدا ہوے پس مجھ مین نبوت ہے اور علی مین خلافت ہے۔

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلقنی وخلق علیا نورین
بین یدی العرش نسبح اللہ ونقدسہ قبل ان یخلق آدم بالفی عام فلما خلق اللہ تعالی آدم
اسکننا فی صلبہ ثم نقلنا من صلب طیب وبطن طاہر حتی اسکننا فی صلب ابراہیم ثم نقلنا
من صلب ابراہیم الی صلب طیب وبطن طاہر حتی اسکننا فی صلب عبد المطلب ثم افترق النور فی عبد المطلب
فصار ثلثاہ فی عبد اللہ وثلثہ فی ابی طالب رض ثم اجتمع النور منی ومن علی
فی فاطمۃ فالحسن والحسین نوران من نور رب العلمین **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ جناب
رسولؐ خدا نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے میرے اور علی کے دو نور پیدا کیے پس سامنے عرش کے ہم دونون اللہ تعالی کی تسبیح اور
تقدیس کرتے تھے آدمؑ کے پیدا ہونیکے دو ہزار برس پیشتر پس جسوقت کہ اللہ تعالی نے آدمؑ کو پیدا کیا تو ہمکو اونکی پشت مین
جگہ دی بعد اوسکے ہم پشت طیب و شکم طاہر سے منتقل ہوا کیے یہانتک کہ ہمنے پشت ابراہیم مین جگہ پکڑی بعد اوسکے ہم
پشت ابراہیم سے پشت طیب و شکم طاہر کیطرف منتقل ہوا کیے یہانتک کہ ہمنے عبد المطلب کی پشت مین جگہ پکڑی بعد
اوسکے عبد المطلب مین نور جدا ہو گیا یعنی اوسکے دو ثلث عبد اللہ مین آئے اور ایک ثلث ابوطالب مین آیا بعد اوس کے

مجھسے اور علی سے فاطمہ مین وہ نور مجتمع ہوگیا پس حسن اور حسین دونون نور ہین نور پروردگار عالم سے۔

عن[١] ابی ذر رضی اللہ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول لعلی انت الصدیق الاکبر وانت الفاروق الذی تفرق بین الحق والباطل **ترجمہ** ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین نے جناب رسول خدا کو علی سے کہتے ہوئے سُنا کہ تو صدیق اکبر ہے اور تو ایسا فاروق ہے کہ حق اور باطل کے درمیان فرق کریگا۔

عن[٢] ابی لیلی الغفاری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ستکون من بعدی فتنۃ فاذا کان ذلک فالزموا علی بن ابی طالب فانہ اول من امن بی واول من یصافحنی یوم القیامۃ وھو الصدیق الاکبر وھو فاروق ھذہ الامۃ وھو یعسوب المؤمنین والمال یعسوب المنافقین **ترجمہ** ابولیلی غفاری سے منقول ہے کہ مین نے جناب رسول خدا کو کہتے ہوئے سُنا کہ عنقریب میرے بعد فتنہ ہوگا پس جس وقت کہ ایسا ہو تو تم لوگ علی بن ابیطالب کے ساتھ رہو اسلیے کہ وہ پہلا وہ شخص ہے کہ جو میرے ساتھ ایمان لایا اور پہلا وہ شخص ہے کہ مجھسے قیامت کے دن مصافحہ کریگا اور صدیق اکبر ہے اور وہ فاروق اس امت کا ہے اور وہ سردار ہے مومنون کا اور مال سردار ہے منافقون کا۔

عن[٣] ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انک قسیم الجنۃ والنار وانت تقرع باب الجنۃ وتدخلھا احبابک بغیر حساب **ترجمہ** ابن مسعود سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ یا علی تو تقسیم کرنے والا بہشت اور دوزخ کا ہے اور تو بہشت کے دروازے کو کھولیگا اور اسمین اپنے دوستون کو بلاحساب داخل کریگا۔

عن[٤] ابی الطفیل عامر بن واثلۃ الکنانی ان علیا قال حدیثا طویلا فی الشوری وفیہ انہ قال لاھل الشوری فانشدکم باللہ ھل فیکم احد قال لہ رسول اللہ

[١] نزہۃ المجالس ١٢
[٢] صواعق ابن حجر عسقلانی و استیعاب ابن عبد البر ١٢
[٣] شفاے قاضی عیاض مطلب معجزات و ینابیع بحوالہ ابن المغازلی ١٢
[٤] جواہر العقدین بحوالہ دار قطنی ١٢

عن ابی الطفیل عامر بن واثلة قال ... ۱۵۷ ...

صلی اللہ علیہ وسلم انت قسیم النار والجنة غیری قالوا اللهم لا ترجمہ ابوطفیل عامر

بن واثلہ کنانی سے روایت ہے کہ بتحقیق علی نے شوری مین ایک حدیث طویل فرمائی اور اوسمین یہ بات تھی کہ آپنے اہل شوری

سے کہا کہ مین تمکو اللہ کی قسم دلواتاہون کہ آیا تم مین سوا میرے اور کوئی ایسا شخص ہے کہ اوسکے واسطے رسول خدا نے فرمایا

ہو کہ تو تقسیم کرنے والا دوزخ اور بہشت کا ہے سب نے جواب مین کہا کہ بار خدایا نہین۔

عن[۱] ابی الطفیل قال جمع علی الناس فی الرحبة فقال انشد باللہ کل امرء مسلم سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یقول یوم غدیر خم ما قال لما قام فقام الیہ ثلثون من الناس فشہدوا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ ترجمہ ابوطفیل سے روایت ہے کہ علی نے لوگونکو ایک مقام کشادہ مین

جمع کیا بعد اوسکے کہا کہ مین خدا کی قسم دلواتا ہون ہر مرد مسلم کو کہ اوسنے جناب رسول خدا کو فرماتے ہوئے سنا ہو جو کچھ کہ آپنے بروز

غدیر خم فرمایا ہے ہر آئینہ وہ کھڑا ہو جائے پس آپکی طرف تیس آدمی کھڑے ہوئے اور اونہون نے گواہی دی کہ رسول خدا

نے فرمایا ہے کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنی مین جسکا مولا ہون پس علی اوسکا مولا ہے۔ ٭

عن[۲] عمیر بن سعد قال شہدت علیا علی المنبر ناشد اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وفیہم ابو سعید خدری وابو ہریرة وانس بن مالک وہم حول المنبر وعلی علی المنبر وحول المنبر

اثنا عشر رجلا ہو منہم فقال علی انشدکم ہل سمعتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول

من کنت مولاہ فعلی مولاہ قالوا اللہم نعم وقعد رجل ہو انس بن مالک فقال ما منعک ان تقوم قال

یا امیر المومنین کبرت ونسیت فقال اللہم ان کان کاذبا فاضربہ ببلاء قال فما مات حتی ترائنا

بین عینیہ نکتة بیضاء لا تواریہا العمامة ترجمہ عمیر بن سعد سے منقول ہے کہ مینے دیکھا کہ علی ممبر پر تشریف

رکھتے تھے اور اصحاب رسول خدا کو قسم دلواتے تھے جنمین ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ اور انس بن مالک بھی تھے اور یہ لوگ

حاشیہ: ... رسول اللہ صلعم (خصائص نسائی)

[۱] مسند امام احمد بن حنبل

[۲] حلیة الاولیاء ابو نعیم

ممبر کے گرد تھے اور علی ممبر کے اوپر تھے اور ممبر کے گرد بارہ آدمی تھے وہ شخص بھی اونھین مین سے تھا پس علی نے کہا کہ مین تم کو
قسم دلواتا ہون آیا تمنے رسول خدا کو کہتے ہوے سُنا ہے کہ جسکا مین مولا ہون پس علی اوسکا مولا ہے سب نے کہا کہ بارخدایا
ہان اور ایک شخص بیٹھا رہا وہ انس بن مالک تھا پس حضرت علی نے کہا کہ تجھکو کھڑے ہونے سے کون امر مانع ہوا انسؓ نے کہا
کہ یا امیر المومنین مین بوڑھا ہوگیا ہون اور بھول گیا ہون پس حضرت علی نے فرمایا کہ بارخدایا اگر یہ شخص جھوٹا ہے تو اِسکو
کسی بلا مین مبتلا کر راوی کہتا ہے کہ انس نے وفات نہین پائی یہانتک کہ اوسکی دونون آنکھون کے بیچ مین ایک سفید داغ
پیدا ہوگیا کہ ہم سب اوسکو دیکھتے تھے اور عمامہ اوس داغ کو نہین چھپا سکتا تھا۔

(مسند امام احمد حنبل)

عن یحیی بن عروة قال سمعت علیا رضی الله عنه یقول قبض النبی صلی الله علیه وسلم وانا اری انی احق بهذا الامر
فاجتمع المسلمون علی ابی بکرؓ فسمعت واطعت ثم ان ابابکر اصیب فظننت انه لایعدلها عنی فجعلها فی عمرؓ
فسمعت واطعت ثم ان عمرؓ اصیب فظننت انه لایعدلها عنی فجعلها فی ستة انا احدهم فولوها
عثمانؓ فسمعت واطعت ثم ان عثمان قتل فجاؤا فبایعونی طایعین غیر مکرهین ثم خلعوا
بیعتی فوالله ماوجدت الا السیف او الکفر بما انزل الله عز وجل علی محمد صلی الله علیه وسلم

ترجمہ یحیی بن عروہ سے روایت ہے کہ مینے علی کو کہتے ہوے سُنا کہ جب رسول خدا نے انتقال فرمایا تو مین اِس امر کیلیے
اپنے تئین سب سے زیادہ ذی حق سمجھتا تھا (یعنی خلافت کے لیے) بعد اوسکے مسلمان ابوبکر پر مجتمع ہوگئے پس مینے سُنا اور تسلیم
کی بعد اوسکے ابوبکرؓ مرگئے اور مجھے گمان تھا کہ وہ خلافت کے باب مین مجھسے عدول نکرینگے لیکن اونہون نے عمرؓ کو خلافت دیدی
پس مینے سُنا اور تسلیم کی بعد اوسکے عمر بھی مرگئے اور مجھے گمان تھا کہ وہ مجھسے خلافت کے باب مین عدول نکرینگے لیکن اونھون
نے اوس خلافت کو چھ آدمیون مین قرار دیا مین بھی اونھین مین سے ایک تھا پس اون لوگون نے اوس خلافت کا حاکم عثمانؓ
کو کیا پس مینے سُنا اور تسلیم کی بعد اوسکے عثمان مارے گئے پس لوگون نے آکے مجھسے بیعت کی در انحالیکہ وہ راضی اور خوش تھے

کسی نے اونپر جبر نہین کیا تھا بعد اوسکے اون لوگون نے میری بیعت کو چھوڑ دیا پس قسم ہے اللہ کی کہ مین نے نپایا مگر تلوار کو یا کافر ہونے کو ساتھ اوس چیز کے کہ اللہ عزوجل نے محمد پر نازل فرمائی۔

عن[۱] ابی الطفیل قال کنت علی الباب یوم الشوری فارتفعت الاصوات بینہم فسمعت علیا یقول بایع الناس لابی بکرؓ وانا واللہ اولی بالامر منہ واحق بہ فسمعت واطعت مخافۃ ان یرجع الناس کفارا ونیکم احد کان اٰخر عہدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین وضعہ فی حفرتہ غیری **ترجمہ** ابوالطفیل سے منقول ہے کہ مین شوری کے دن دروازہ کے اوپر تھا پس اون لوگون کے درمیان مین آوازین بلند ہوئین پس مین نے علی کو کہتے ہوئے سُنا کہ لوگون نے ابو بکرؓ سے بیعت کی حالانکہ مین واللہ امر خلافت مین اونسے اولی اور احق تھا پس مین نے سُنا اور تسلیم کی اِس خوف سے کہ لوگ پھر سے کافر نہ ہو جائین اور کیا تم مین کوئی ایسا شخص ہے کہ جوسب کے بعد رسول خدا سے جدا ہوا ہو جسوقت کہ اوسنے آنحضرت کو اونکی قبر مین رکھا ہو سوا میرے۔

عن[۲] ریاح بن الحارث قال جاء رھط الی امیر المؤمنین علی فقال السلام علیک یا مولانا فقال کیف اکون مولاکم وانتم قوم عرب قالوا سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ **ترجمہ**[۴۲] ریاح بن حارث سے منقول ہے کہ ایک گروہ امیر المومنین کے پاس آئی اور اونہون نے کہا اسلام علیک یا مولانا پس آپنے کہا کہ مین تمہارا مولا کیونکر ہون حالانکہ تم قوم عرب ہو اون لوگون نے کہا کہ ہم نے رسول خدا کو بروز غدیر خم کہتے ہوئے سُنا کہ جسکا مین مولا ہون پس اوسکا علی مولا ہے۔

وعن[۳] عبد الملک بن عطیۃ العوفی قال اتیت زید بن ارقم فقلت لہ ان ختنا لی حدثنی عنک بحدیث فی شان علی بن ابی طالب یوم الغدیر وانا احب ان اسمعہ منک فقال انکم معشر اھل العراق فیکم ما فیکم فقلت لہ لیس علیک منی باس فقال نعم کنا

[۱] عقیلی محدث ۱۲
[۲] امام احمد حنبل ۱۲
[۳] تذکرہ خواص الامہ عن الامام احمد حنبل ۱۲

۱۵۹ واما حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقد اخرجہ الترمذی والنسائی وہو کثیر الطرق جدا وقد استوعبہا ابن عقدہ فی کتاب مفرد وکثیر من اسانیدہا صحاح وحسان (فتح الباری)

بالجحفة فخرج رسول الله صلعم علینا ظهرا وھو اخذ بعضد علی بن ابی طالب فقال ایھا الناس الستم

تعلمون انی اولی بالمؤمنین من انفسھم فقالوا بلی فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ قالھا اربع مرات

ترجمہ عبد الملک بن عطیہ عوفی سے منقول ہے کہ مین زید بن ارقم کے پاس آیا کہا کہ تحقیق میرے دامادنے تمھاری بابت مجھسے ایک حدیث بیان

کی کہ جو شان علی بن ابیطالب مین بروز غدیر خم وارد ہوئی ہے اور مین اس بات کو دوست رکھتا ہون کہ اوسکو تمھارے

منہ سے سنون پس زید بن ارقم نے کہا کہ ای گروہ اہل عراق تم لوگون مین جو کچھ ہے وہ ہے پس مین نے کہا کہ تم میری طرف سے کچھ

خوف نکرو پس اسنے کہا کہ اچھا ہم لوگ مقام جحفہ مین تھے پس جناب رسول خدا ہمارے پاس ظہر کے وقت تشریف لائے اور وہ علی

بن ابیطالب کا بازو پکڑے ہوئے تھے پس فرمایا کہ ایھا الناس آیا تم نہین جانتے ہو کہ مین مومنون کے لیے اونکی جانون سے اولی ہون

سب نے کہا کہ ہان پس آپنے فرمایا کہ جسکا مین مولا ہون علی اوسکا مولا ہے اسکو آپنے چار مرتبہ فرمایا

عن ابن مسعود قال کنا نقرأ علی عھد رسول الله صلی الله علیه وسلم یا ایھا الرسول

بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت

رسالتہ ترجمہ ابن مسعود سے منقول ہے کہ ہم عہد رسول خدا مین آیہ یا ایھا الرسول کو اِس طرح پڑہتے تھے کہ

ان علیا مولی المؤمنین بھی اسمین تھا اور ترجمہ پوری آیت کا یہ ہے کہ اے رسول پھونچادے تو اوسکو کہ جو نازل

ہوا ہے تیری طرف پروردگار کی جانب سے وہ یہ ہے کہ تحقیق علی مولی مومنون کا ہے اور اگر ایسا نہ کرے گا تو تونے خدا

کی رسالت کو نہین پھونچایا۔

عن ابی الطفیل عن حذیفة بن السید رضی الله عنھما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم

خطب بغدیر خم تحت شجرات فقال یا ایھا الناس انی قد نبانی اللطیف الخبیر انه لم یعمر

نبی الا نصف عمر الذی یلیه من قبله وانی قد یوشك ان ادعی فاجیب وانی مسؤل وانکم

مسئولون فما ذا انتم قائلون قالوا نشهد انک قد بلغت وجهدت ونصحت فجزاك

الله خیرا فقال الیس تشهدون ان لا اله الا الله وان محمدا عبدہ ورسوله وان الجنة

حق والنار حق وان الموت حق وان البعث حق بعد الموت وان الساعة اٰتیة لا ریب فیها

وان الله یبعث من فی القبور قالوا بلی نشهد بذلك قال اللهم اشهد ثم قال

یا ایها الناس ان الله مولائی وانا مولی المومنین وانا[ع۵] اولی بهم من انفسهم فمن

کنت[ع۶] مولاہ فهذا مولاہ یعنی علیا اللهم وال من والاہ وعاد من عاداہ ثم قال

یا ایها الناس انی فرطکم وانکم واردون علی الحوض حوض اعرض مما بین بصری الی صنعاء

ع۵ قال الله تعالی النبی اولی بالمؤمنین من انفسهم - ای هو احق بهم وارأف واشفق فی کل ما دعاهم الیه من امور الدین - والدنیا فان نفوسهم تدعوهم الی ما فیه هلاکهم وهو یدعوهم الی ما فیه نجاتهم (تفسیر فتح البیان نواب صدیق حسن خان) وقال البغوی النبی اولی بالمومنین من انفسهم ای من بعضهم ببعض فی نفوذ حکمه فیهم ووجوب طاعته علیهم (معالم التنزیل) وعن ابن عباس وعطا یعنی اذا دعاهم النبی ودعتهم انفسهم الی شئ کانت طاعة النبی اولی بهم من طاعتهم انفسهم (معالم التنزیل) واخرج البخاری وغیرہ عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ما من مومن الا وانا اولی الناس به فی الدنیا والاخرة - اقرؤا ان شئتم النبی اولی بالمؤمنین من انفسهم فایما مومن ترك مالا فلترثه عصبته من کانوا فان کان ترك دینا او ضیاعا فلیاتنی فانا مولاہ (فتح البیان ومعالم التنزیل وکشاف وتفسیر ابن کثیر) وقال الزمخشری النبی اولی بالمومنین من انفسهم فی کل شئ من امور الدین والدنیا تفسیر کشاف وفی قراءة ابن مسعود النبی اولی بالمومنین من انفسهم وهو اب لهم (فتح البیان نواب صدیق حسن خان) قوله تعالی النبی اولی بالمؤمنین من انفسهم فی الامور کلها فانه لا یامرهم ولا یرضی منهم الا بما فیه صلاحهم ونجاحهم بخلاف النفس فتح البیان[ع۶] واضح ہو کہ حدیث غدیر کو بے شمار محدثین نے بے شمار طرق سے لکھا ہے چنانچہ چند اونمین سے یہ ہین مسند احمد بن حنبل - طبرانی - ترمذی - حکیم ترمذی - ابو اسحق - ابو داؤد - مؤطا مالک - بیہقی - صحیح مسلم - مشکوۃ - تفسیر نیشاپوری - تفسیر فتح البیان - تفسیر کبیر - تفسیر درمنثور سیوطی - ابونعیم - نسائی - دارقطنی - ذہبی - روضۃ الاحباب وغیرہم - اور حافظ ابن کثیر نے اپنی تاریخ مین لکھا ہے کہ محمد بن جریر طبری نے دو بڑی بڑی ضخیم اور موٹی جلدون مین صرف احادیث غدیر کو جمع کیا ہے - واتفق علماء السیر ان قصة الغدیر کان بعد رجوع النبی صلعم من حجة الوداع فی الثامن عشر من ذی الحجة جمع الصحابة وکانوا مائة وعشرین الفا وقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ الحدیث نص صلی الله علیه وسلم علی ذلك بتصریح العبارة دون التلویح والاشارة یعنے علمائے سیر نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ قصہ غدیر نبیؐ کی آخری حج سے پھرنے کے بعد واقع ہوا ہے آپنے اٹھارہوین تاریخ ذالحجہ کو سب صحابہ کو جمع کیا کہ جو ایک لاکھ بیس ہزار تھے اور فرمایا کہ جسکا مین مولا ہون پس اوسکا علی مولی ہے آخر حدیث تک - اور آپنے اس بات پر نص کر دیا عبارت صریحہ کے ساتھ کنایہ اور اشارہ نہین کیا (خواص الامہ سبط ابن جوزی)

فيه عدد النجوم اقداح من فضة واني سايلكم حين تردون علي عن الثقلين

فانظروا كيف تخلفوني فيهما الثقل الاكبر كتاب الله عز وجل سبب طرفه بيد الله

وطرفه بايديكم فاستمسكوا به لا تضلوا ولا تبدلوا وعترتي اهل بيتي فانه قد

نبأني اللطيف الخبير انهما لن ينقضيا حتى يردا علي الحوض **ترجمہ** ابوطفیل نے حذیفہ بن سید سے

روایت کی ہے کہ تحقیق جناب رسول خدا نے غدیر خم مین درختونکے نیچے خطبہ پڑہا پس فرمایا کہ ایہا الناس مجھکو لطیف خبیر نے

(یعنی حق سبحانہ تعالی نے) خبردی ہے کہ ہر نبی کی عمر اوسکے پہلے نبی کی عمر سے نصف ہوتی ہے اور قریب ہی کہ مین بلالیا جاؤن

پس اجابت طلب کرون اور مجھسے سوال کیا جائیگا اور تم لوگونسے بھی سوال کیا جائیگا پس تم لوگ کیا کہتے ہو سب نے کہا

کہ ہم گواہی دیتے ہین اسبات کی کہ آپنے رسالت کو پہونچایا اور کوشش کی اور نصیحت کی پس اللہ تعالی آپکو جزاے خیر دے

آنحضرت نے بعد اوسکے فرمایا کہ کیا تم اسبات کی گواہی نہین دیتے ہو کہ کوئی معبود سواے اللہ کے نہین ہی اور تحقیق محمد اوسکا

بندہ ہے اور اوسکا رسول ہے اور تحقیق بہشت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور موت حق ہے اور زندہ ہونا بعد موت کے

حق ہے اور تحقیق قیامت آنیوالی ہے اسمین کچھہ شک نہین اور تحقیق اللہ تعالی اوٹھائیگا اون لوگون کو کہ جو قبرونمین

ہین سبنے جوابدیا کہ ہان ہم ان باتون کی گواہی دیتے ہین آپنے فرمایا کہ بارخدایا تو گواہ رہ بعد اوسکے فرمایا کہ یا ایہا الناس

تحقیق اللہ میرا مولی ہے اور مین سب مومنون کا مولی ہون اور مین اون لوگون کیواسطے اونکی جانونسے اولی ہون

اور مین جس شخص کا مولی ہون پس علی اوسکا مولی ہے* بارخدایا دوست رکھہ اوس شخص کو کہ جو اوسکو دوست رکھے اور

دشمن رکھہ اوس شخص کو کہ جو اوسکو دشمن رکھے بعد اوسکے فرمایا کہ یا ایہا الناس مین تمسے پیشتر جانیوالا ہون اور تم لوگ

میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوگے وہ ایسا حوض ہو کہ جسقدر مسافت بصرہ سے صنعا تک ہی اوس سے زیادہ عریض ہی

اوسمین ستارونکی تعداد کے برابر چاندی کی پیالے ہونگے اور مین تمسے ثقلین کی بابت سوال کرونگا جسوقت کہ تم لوگ میری

پاس وارد ہوگے پس دیکھو کہ میرے بعد اون دونون کے ساتھ کیا کرتے ہو ثقل اکبر کتاب خداے عزوجل کی ہے وہ ایسی رسی

ہے کہ ایک سرا اوسکا اللہ کے دست قدرت مین ہے اور دوسرا سرا اوسکا تم لوگون کے ہاتھ مین ہے پس اوسکے ساتھ تمسک

کرو کہ گمراہ نہو اور دین کو نہ بدلو اور دوسرا ثقل میری عترت ہے کہ جو میرے اہلبیت ہین پس تحقیق مجھکو لطیف خبیر نے خبر

دی ہے کہ وہ دونون منقضی نہ ہون گے یہانتک کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہون ۔

عن[1] ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعی الناس

الی علی فی غدیر خم وامر بما تحت الشجرۃ من شوک فقم وذلک یوم الخمیس فدعا

علیاً فاخذ بضبعیہ فرفعہما حتی نظر الناس بیاض ابطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ثم لم یتفرقوا حتی نزلت ہذہ الآیۃ الیوم اکملت لکم الخ فقال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر علی اکمال الدین واتمام النعمۃ ورضاء الرب برسالتی

وبالولایۃ لعلی من بعدی **ترجمہ** ابوسعید خدری سے منقول ہے کہ تحقیق جناب رسول خدا نے غدیر خم مین

لوگونکو علی کیطرف بلایا اور آپکے حکم سے درخت کے نیچے جو کچھہ کانٹے تھے وہ جھاڑ ڈالے گئے اور یہ روز پنجشنبہ تھا بعد اوسکے

آپنے علی کو بلایا اور اونکے دونون بازو پکڑ کے اسقدر بلند کیا کہ لوگون نے جناب رسول خدا کی دونون بغلون کی سفیدی کو

دیکھا بعد اوسکے ابھی لوگ متفرق نہوے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی الیوم اکملت لکم دینکم آخر تک پس جناب رسول خدا

نے فرمایا اللہ اکبر اوپر کامل ہونے دین کے اور تمام ہونے نعمت کے اور راضی ہونے پروردگار کے ساتھ میری رسالت

کے اور ساتھ علی کی ولایت کے میرے بعد ۔

اور[2] جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بمقام غدیر خم حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ علی مرتضی

کی شان مین فرمائی تب بعدہ منبر سے نیچے آئے اور اپنے خیمہ مین آکر بیٹھے اور فرمایا کہ علی دوسرے خیمہ مین بیٹھے پھر طبقات

خلایق کو فرمایا کہ علی کے خیمہ مین جاکر تہنیت بجالائین جب لوگ اس سے فارغ ہوے امہات المومنین کو آنحضرت صلعم نے

یہی حکم دیا چنانچہ وہ خواتین باتمکین یعنی ازواج مطہرات بھی خیمہ مین جاکر تہنیت گذار ہوئین اور جملہ اصحاب باصفا سے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خوشحال تمہارا اے علی کہ صبح کی تمنے در انحالیکہ مولا جمیع مومنین اور مومنات کی ہوے[عہ۵]

اشعار حسان بن ثابت بروز غدیر

ینادیھم یوم الغدیر نبیھم — بخم فاسمع بالرسول منادیا

ندا کرتے تھے اون کو بروز غدیر اون کے نبی — مقام خم مین پس کیا اچھی بات سناتی تھی رسول کہ جو ندا کرنیوالے تھے

وقال فمن مولٰکم وولیکم — فقالوا ولم یبدوا ھناک التعالیا

اور کہا کہ تمہارا کون مولا اور ولی ہے۔ — پس اون لوگون نے جواوسجگہہ سرکشی نہین ظاہر کرتے تھے کہا

الٰھک مولٰنا وانت ولینا — ولم تلق منا فی الولایة عاصیا

کہ یانبی تیرا معبود ہمارا مولا ہے اور تو ہمارا ولی ہے — اور تونے ہم مین سے باب ولایت مین کسیکو نافرمان نہین پایا

فقال لہ قم یا علی فاننی — رضیتک من بعدی اماما وھادیا

پس فرمایا نبی نے کہ اوٹھ اے علی پس تحقیق مینے — پسند کیا تجھکو اپنے بعد امام اور ہادی

فمن کنت مولاہ فھذا ولیہ — فکونوا لہ انصار صدق موالیا

پس جسکا کہ مین مولا ہون اوسکا یہ ولی ہے — پس تم لوگ اوسکے واسطے سچے مددگار اور فرمانبردار ہوجاؤ

[حاشیہ: رسالہ در سیوطی و تذکرہ خواص الامہ ابن جوزی و ابن مردویہ ۱۲]

عہ۵ شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین۔ چون خدا گفت است در روز غدیر ÷ یا رسول اللہ ز آیات منیر ÷ ایہا الناس این بود الہام او ÷ زانکہ از حق آمدہ پیغام او ÷ گفت رو کن با خلائق این ندا ÷ نیست این دم خود رسولم بر شما ÷ ہرچہ حق گفت است من خود آن کنم ÷ بر شما اسرار حق آسان کنم ÷ چونکہ جبریل آمد و بر من بگفت ÷ من بگویم با شما راز نہفت ÷ این چنین گفت است قہار جہان ÷ حق و قیوم و خدائے غیب دان ÷ مرتضی والی درین ملک من است ÷ ہر کہ این سر را نداند او زن است (مثنوی مظہر الحق عطار)

هناك دعا اللهم وال ولیہ ولکن الذی عادی علیا معادیا

اوسوقت آپنے دعا فرمائی کہ بارخدایا علی کے دوست کو دوست رکھ اور جو شخص علی سے دشمنی کرے اوسکا دشمن ہوجا

ویروی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما سمعہ ینشد ھذہ الابیات قال لہ یا حسان

لاتزال مویدا بروح القدس ما نصرتنا او صافحت فینا بلسانك ترجمہ روایت ہے

کہ جب جناب رسول خدا نے اِن اشعار کو پڑھتے ہوے سُنا تو فرمایا کہ اے حسان تو ہمیشہ روح القدس کی تائید پائیگا جبتک

کہ ہماری مدد کرے یا ہماری مدح مین اپنی زبان سے کلام کرے (انتہی خواص الائمہ سبط ابن جوزی)۔

رُوِیَ[ل] لما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ قال النضر بن الحرث

لرسول صلی اللہ علیہ وسلم امرتنا بالشہادتین عن اللہ تعالی فقبلنا منك وامرتنا

بالصلوۃ والزکوۃ ثم لم ترض حتی فضلت علینا ابن عمك اللہ امرك بھذا

ام من عندك فقال واللہ الذی لا الہ الا ھو انہ من عند اللہ فولی وھو یقول

اللھم ان کان ھذا ھو الحق من عندك فامطر علینا حجارۃ من السماء

فوقع علیہ حجر من السماء فقتلہ ترجمہ مروی ہو کہ جسوقت جناب رسول خدا نے فرمایا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ تو

ل از زینۃ المجالس بحوالہ تفسیر ابی وابو اسحاق ثعلبی بحوالہ تفسیر ثعلبی الابصار بحوالہ الاصابہ بروایت سفیان بن عیینہ ونیز تذکرہ خواص الامہ و جواہر العقدین سمہودی ۱۲

ع؎ والمراد من الحدیث الطاعۃ المخصوصۃ ومعناہ من کنت اولی بہ من نفسہ فعلی اولی بہ وقد صرح بھذا المعنی الحافظ الثقفی فی کتابہ المسمی بہ مرزج البحرین فانہ روی ھذا الحدیث باسنادہ الی مشایخہ وقال فیہ فاخذ رسول اللہ صلعم بید علی علیہ السلام وقال من کنت ولیہ اولی بنفسہ فعلی ولیہ دل علیہ ایض قولہ علیہ السلام الست اولی بالمومنین من انفسہم وھذا نص صریح فی اثبات امامتہ وقبول طاعتہ وکذا قولہ صلی اللہ علیہ وسلم وادر الحق معہ حیث ما دار فیہ دلیل علی انہ ما جری بین علی وبین احد من الصحابۃ الا والحق مع علیؑ وھذا باجماع الامۃ الا تری ان العلماء انما استنبطوا احکام البغاۃ من وقعۃ الجمل والصفین ـ وذکر ابوحامد الغزالی فی کتابہ سر العالمین وکشف ما فی الدارین الفاظا یشبہ ھذا فقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ فقال عمرؓ بخ بخ یا ابا الحسن لقد اصبحت مولای ومولی کل مومن ومومنۃ فھذا التسلیم ورضا وتحکیم ثم بعد ھذا غلب الھوی لحب الریاسۃ وحمل عمود الخلافۃ وعقود البنود وخفقان الھوی فی قعقعۃ الرایات واشتباك ازدحام الخیول وفتح الامصار سقاھم کاس الھوی فعادوا الی الخلاف الاول فنبذوہ وراء ظھورھم واشتروا بہ ثمنا قلیلا فبئس ما یشترون (خواص الامہ سبط ابن جوزی)

نضر بن الحرث نے رسول خدا سے کہا کہ آپنے ہمکو خدا کی جانب سے شہادتین کا حکم دیا پس ہمنے قبول کر لیا اور نماز پڑہنے کا اور

زکوٰۃ دینے کا حکم دیا بعد اوسکے آپ اسپر بھی راضی نہوئے یہانتک کہ اپنے چچا کے بیٹے کو ہمارے اوپر فضیلت دی کیا اسکا بھی آپکو

خدانے حکم دیا ہے یا آپنے اپنی طرف سے کیا ہے پس حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے اوس اللہ کی کہ سوا اوسکے کوئی معبود نہیں ہے کہ

تحقیق یہ اللہ کی جانب سے ہے پس وہ شخص وہانسے پیٹھ پھیر کے چلا اور کہتا تھا کہ بار خدایا اگر یہ حق ہے تیری طرف سے تو ہمارے

اوپر تو آسمان سے پتھر برسا پس اوسکے اوپر آسمان سے ایک پتھر گرا اور اوسکو مار ڈالا۔

التماس

اگرچہ اس کتاب کے اکثر مقامات مین علی سبیل البیان بعض وہ آیات قرآنی جو جناب امیرؑ کی شان مین وارد ہین معرض تحریر مین آچکی ہین

لیکن اس مقام پر بشمل ترتیب **عمدۃ المناقب** کچند آیات قرآنی مشتمل بر فضائل مرتضوی تسلسل کے ساتھ درج کیجاتی ہین۔

آیت (۱) وارکعوا مع الراکعین

(ترجمہ) رکوع کرو تم رکوع کرنے والونکے ساتھ

عن[۱] ابن عباس نزلت ہذہ الآیۃ فی رسول اللہ صلعم وعلیؑ خاصۃ وہما اول من صلی ورکع **ترجمہ** حضرت

عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ یہ آیت جناب رسول خدا اور علی کے باب مین بطور خاص نازل ہوئی اور اونہین

دونون صاحبون نے پہلے نماز پڑہی ہے اور رکوع کیا ہے۔

آیت (۲) والذین یوذون المومنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بہتانا واثما مبینا

(ترجمہ) جو لوگ کہ اذیت دیتے ہین مومنین ومومنات کو بغیر کسی قصور کے پس وہ لوگ اوٹھاتے ہین بہتان اور گناہ ظاہر

انہا[۲] نزلت فی المنافقین یوذون علیا رضی اللہ عنہ **ترجمہ** یہ آیت اون منافقون کے باب مین نازل ہوئی

کہ جو حضرت علی کو اذیت دیتے تھے۔

[۱] حافظ ابو نعیم و خواص الائمہ ابن جوزی ۱۲
[۲] تفسیر بیضاوی ۱۲

وقالؔ مقاتل نزلت فی علی بن ابی طالب کانوا یوذونه ویشتمونه **ترجمہ** اور مقاتل نے کہا ہے کہ یہ آیت دربارہ حضرت علی نازل ہوئی کہ لوگ اونکو اذیت دیتے تھے اور اونسے سخت کلامی کرتے تھے۔

آیت (۳) یا ایھا الذین اٰمنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجوٰیکم صدقة

(ترجمہ) اے وہ لوگ جو ایمان لائے ہو جسوقت کہ تم لوگ رسولؐ سے راز کہو تو اپنے راز کہنے کے پہلے صدقہ دو۔

قالؔ مجاھد نھی عن مناجاة النبی صلعم حتی یتصدقوا فلم یناجه الا علی بن ابی طالب قدم دینارا فتصدق به ثم نزلت الرخصة وقال علی ان فی کتاب الله لاٰیة ما عمل بھا احد قبلی ولا یعمل بھا احد بعدی یا ایھا الذین اٰمنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجوٰیکم صدقة وقال علیه السلام بی خفف الله عز وجل عن ھذه الاٰیة امر ھذه الاٰیة فلم تنزل فی احد قبلی ولم تنزل فی احد بعدی **ترجمہ** مجاہد سے منقول ہے کہ ممانعت کی گئی جناب رسولؐ خدا سے راز کی باتیں کرنیکی یہانتک کہ صدقہ دین (یعنی ایکمرتبہ یہ حکم آیا تھا کہ جب کسیکو آنحضرت سے کوئی راز کہنا ہو تو اول کچھ صدقہ دے لے) پس کسی شخص نے سوا علیؑ بن ابیطالب کے آنحضرت صلعم سے کوئی راز نہین کہا۔ اونہون نے البتہ ایک دینار صدقے مین دیا بعد اوسکے اجازت آگئی (یعنی وہ حکم موقوف ہوگیا اور بدستور سابق لوگون کو بغیر صدقہ دیے ہوے راز کہنے کی اجازت مل گئی) حضرت علی نے فرمایا ہی کہ کتاب خدا مین ایک ایسی آیت ہی کہ نہ مجھسے پیشتر کسی نے اوسپر عمل کیا ہے نہ میرے بعد کوئی عمل کریگا۔ وہ آیت یہی ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا اذا ناجیتم الرسولؐ الخ اور حضرت علیؑ نے فرمایا ہے کہ میرے سبب سے اللہ عز وجل نے اس امت سے اس آیت کے حکم کی تخفیف کردی۔ پس نہ مجھسے پیشتر

عـ۵ جب یہ آیت نازل ہوئی اور سوا علی مرتضیٰ کے کسی دوسرے شخص نے اسپر عمل نہ کیا تو اس آیت کا حکم موقوف ہوگیا اور یہ دوسری آیت نازل ہوئی۔ ءَاشفقتم ان تقدموا بین یدی نجوٰیکم صدقٰت فاذ لم تفعلوا وتاب الله علیکم فاقیموا الصلوٰة واٰتوا الزکوٰة واطیعوا الله ورسوله والله خبیر بما تعملون (سورہ مجادلہ پارہ ۲۸) ترجمہ کیا تم ڈرگئے اس بات سے کہ دو تم اپنے راز کہنے سے پہلے صدقے پس جبکہ تمنے ایسا نہ کیا اور اللہ نے تمکو معاف کیا تو قائم رکھو نماز کو اور دیتے رہو زکوٰة اور اللہ کی اور اوسکے رسول کی اطاعت کرو اور اللہ خوب جاننے والا ہی جو کچھ کہ تم کرتے ہو۔ ۲۰

کسی شخص کی شان مین یہ آیت نازل ہوئی اور نہ میرے بعد (یعنی میرے سوا کوئی شخص بسبب عمل کرنے کے اس آیت کا مصداق نہین ہوا) انتہی۔

* اس حدیث کو ابن سعد و ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید و ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابن منذر اور ابن مردویہ اور ابو نعیم اور ابن مردی اور العقیلی اور ابن حبان اور ابن عساکر نے بھی روایت کیا ہے جیسا کنز العمال و در منثور مین ہے۔

آیت (۴) وعلی الاعراف رجال یعرفون کلا بسیماہم

(ترجمہ) اور اعراف پر ایسے لوگ ہونگے کہ ہر شخص کو اوسکی علامت سے پہچانین گے۔

عن[۱] ابن عباسؓ انہ قال الاعراف موضع عال من الصراط علیہ العباسؓ وحمزۃؓ وعلیؓ بن ابی طالبؓ جعفرؓ ذوالجناحین یعرفون محبیہم ببیاض الوجوہ ومبغضہم بسواد الوجوہ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ اعراف ایک مقام ہے جو صراط سے بلند ہے اوسکے اوپر عباسؓ و حمزہؓ اور علیؓ اور جعفر طیارؓ ہونگے اور اپنے دوستونکو اونکے چہرون کی روشنی سے اور اپنے دشمنون کو اونکے چہرون کی سیاہی سے پہچانین گے۔

آیت (۵) افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاھد منہ

(ترجمہ) آیا جو شخص کہ اپنے پروردگار کیجانب سے دلیل روشن پر ہو اور اوسکے متصل ایک گواہ آئے اوسکیطرف سے

عن[۲] ابن عباس افمن کان علی بینۃ من ربہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وشاھد منہ علی بن ابی طالب خاصۃ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ افمن کان علی بینۃ سے مراد رسول خدا صلعم ہین اور شاھد منہ سے بطور خاص علی بن ابیطالب مراد ہین۔

وعن[۳] علی رضی اللہ عنہ قال فی قولہ تعالی افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاھد منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بینۃ من ربہ وانا شاھد منہ **ترجمہ** اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس آیت یعنی افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاھد منہ کی تفسیر مین منقول ہے کہ جناب رسول خدا اپنے پروردگار کی جانب سے دلیل روشن پر ہین اور مین اوسکی طرف سے گواہ ہون۔

[۱] تفسیر ثعلبی و دیگر تفاسیر ۱۲ و مودۃ القربی و فصول المہمہ ۱۲ و سبط ابن جوزی و صواعق محرقہ ۱۲

[۲] و ذکرہ ثعلبی و تفسیر در منثور

[۳] تفسیر ابن جریر طبری و ابن منذر و ابن ابی حاتم و ابن مردویہ و ابو نعیم و طبرانی و ابو الشیخ و ابن عساکر و تفسیر معالم التنزیل و کنز العمال ۱۲

آیت (٦) واما من اوتی کتابه بیمینه

(ترجمه) اور لیکن جو شخص کہ اوسکا نامۂ اعمال اوسکے دہنے ہاتھ مین دیا جاے

عن[۱] ابن عباس رض قال فی قوله عز وجل واما من اوتی کتابه بیمینه هو علی بن ابی طالب **ترجمه** ابن عباس رض سے

اس آیت یعنی واما من اوتی کتابه بیمینه کی تفسیر مین منقول ہے کہ "جسکی تعریف اس آیت مین مذکور ہے" وہ علی بن ابیطالب ہین۔

آیت (٧) فمن شرح الله صدره للاسلام فهو علی نور من ربه

(ترجمه) پس جو شخص کہ اللہ تعالیٰ اوسکے سینے کو بسبب اسلام کے کشادہ کرے وہ اوپر نور کے ہی اپنے پروردگار کیجانب سے

قال[۲] الواحدی نزلت هذه الآیة فی علی وحمزة **ترجمه** امام واحدی نے روایت کی ہے کہ آیہ مذکورہ

بالا حضرت علیؑ اور حضرت حمزہؓ کی شان مین نازل ہوئی ہے۔

آیت (٨) یا ایها النبی حسبك الله ومن اتبعك من المومنین۔

(ترجمه) اے نبی کافی ہے تجھکو اللہ اور مومنین مین سے وہ لوگ کہ جنہون نے تیری اطاعت کی

عن[۳] جعفر ع بن محمد ع عن ابیه ع قال نزلت هذه الآیة فی علی بن ابی طالب **ترجمه** حضرت امام جعفر صادق ع

بن امام محمد باقر ع نے اپنے والد بزرگوار سے روایت کی ہے کہ آیت مذکورہ بالا علی بن ابیطالب کی شان مین نازل ہوئی (یعنی

ومن اتبعك من المومنین سے جناب امیر ہی مراد ہین)
اور مومنین مین سے وہ لوگ کہ جنہون نے تیری اطاعت کی ۔۱۲

آیت (٩) فلما رأوه زلفة سیئت وجوه الذین کفروا وقیل هذا الذی کنتم به تدعون۔

(ترجمه) پس جب دیکھین گے اوسکا تقرب برے بنجائینگے منہ اون لوگون کے کہ کافر ہوے اور کہا جائیگا کہ یہ ہے جسکو تم چاہتے تھے

عن[۴] محمد الباقر ع وجعفر الصادق ع رضی الله عنهما قال لما رای المخالفون المحاربون لعلی کرم الله وجهه انه عند الله

من الزلفی سیئت وجوه الذین کفروا ای کفروا نعمة الله التی هی امامة علی وقیل هذا الذی کنتم به

له ابن مردویه ۱۲ ع
تفسیر الوسیط و اسباب النزول
واحدی ۱۲ ۳ حافظ
ابونعیم باسناده ۱۲ ۴ حاکم

جناب رسول خدا سے کہا کہ (نعوذ باللہ) تو بسبب علیؑ کے گمراہ ہوگیا۔ پس یہ آیت نازل ہوئی کہ والنجم اذا ھوی۔ ما ضل صاحبکم وما غوی یعنی قسم ہے ستارے کی جبکہ وہ گرا نہین گمراہ ہوا صاحب تمہارا (یعنی آنحضرت) اور نہ بہکا ہی۔

آیت (۱۴) یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین۔

(ترجمہ) اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور صادقون کے ساتھ رہو۔

عنؑ ابن عباس قال ھو علی بن ابی طالب و عن جعفر بن محمد قال محمد و علی علیہما السلام وفی روایت قال محمد و آلہ **ترجمہ** ابن عباس سے مروی ہے کہ آیہ مذکورہ بالا مین صادقین سے علی بن ابیطالب مراد ہین اور بروایت حضرت امام جعفر صادق بن امام محمد باقر علیہما السلام منقول ہے کہ صادقین سے جناب محمد مصطفےٰ صلواۃ اللہ علیہ اور علی علیہ السلام مراد ہین اور ایک روایت مین ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکی آل امجاد مراد ہین۔

آیت (۱۵) فان تظاھرا علیہ فان اللہ ھو مولاہ وجبرئیل وصالح المومنین

(ترجمہ) پس عٰہ اگر تم دونون متفق ہو کر نبی پر غلبہ چاہو گی تو تحقیق اللہ اوسکا کارساز ہی اور جبرئیل اور نیک شخص مومنون مین سے۔

عنؑ اسماء بنت عمیس قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صالح المومنین علی بن ابی طالب

ترجمہ اسماء بنت عمیس سے مروی ہی کہ فرمایا جناب رسول خدا صلعم نے کہ آیہ مذکورہ بالا مین صالح المومنین سے علی بن ابیطالب مراد ہین۔

آیت (۱۶) والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر

(ترجمہ) قسم ہی عصر کی کہ البتہ آدمی زیان مین ہے، باستثناء اون لوگون کے جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور ایک دوسرے کو حق اور صبر کی وصیت کرتے ہین۔

عنؑ ابن عباس قال والعصر ان الانسان لفی خسر یعنی اباجھل والا الذین آمنوا وعملوا الصلحت

ل؎ حلیۃ الاولیا حافظ ابو نعیم و تفسیر ثعلبی و تذکرہ خواص الامۃ ابن جوزی ۱۲

ل؎ حافظ ابو نعیم و تفسیر ثعلبی و ابن المغازلی و کنز العمال - ۲-۱۱ ع۱ حافظ ابو نعیم ۱۲

عٰہ یہ خطاب حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما کیطرف ہے ۱۲

وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر یعنی علیا ترجمہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ والعصر ان الانسان

لفی خسر سے ابوجہل مراد ہے اور الا الذین امنوا وعملوا الصالحات وتواصو بالحق وتواصوا بالصبر

سے علیؑ مرتضیٰ مراد ہین۔

آیت (۱۷) والسابقون الاولون من المهاجرین والانصار۔

(ترجمہ) اور سابقین اولین مہاجرین اور انصار سے

[۱] فی قوله تعالیٰ والسابقون الاولون من المهاجرین والانصار ذکر علیا **ترجمہ** حافظ ابونعیم نے

روایت کی ہے کہ تفسیر آیہ مذکورہ بالا مین سابقین اولین سے علیؑ مراد ہین۔

آیت (۱۸) فی بیوت اذن الله ان ترفع ویذکر فیها اسمه یسبح له فیها بالغدو والاصال۔

(ترجمہ) اون گہرونمین کہ اللہ نے اونکے بلند کیے جانے اور اونمین اپنے نام کے ذکر کیے جانیکا حکم دیا ہے صبح وشام اوسکے واسطے تسبیح کرتے ہین۔

[۲] عن انس بن مالك وبريدة قالا قرأ رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم هذه الآية فقام

رجل فقال یا رسول الله ای بیوت هذه قال بیوت الانبیاء فقام الیه ابوبکر رضی الله

عنه فقال یا رسول الله هذا البیت منها یعنی بیت علیؑ وفاطمةؑ قال نعم من افاضلها

ترجمہ انس بن مالک اور بریدہ سے منقول ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے مذکورہ بالا آیت پڑہی تو ایک شخص کھڑا ہوا

اور کہا کہ یا رسولؐ خدا یہ کن گھرون سے مراد ہے آپنے فرمایا کہ انبیا کے گھرونسے پس حضرت ابوبکر نے اوٹھکر پوچھا کہ یا رسول اللہ

یہ گھر یعنی علی اور فاطمہ کا گھر اونھین گھرون مین سے ہے آنحضرت نے جواب دیا کہ ہان اونکے بہترین مین سے ہے۔

آیت (۱۹) واسئل من ارسلنا من قبلك من رسلنا۔

(ترجمہ) اور پوچھہ تو اون ہمارے رسولونسے جنکو ہم نے تجھسے پہلے بھیجا ہے۔

[۱] حافظ ابونعیم ۱۲

[۲] تفسیر ثعلبی و تفسیر در منثور سیوطی ۱۲

فی تفسیر قوله تعالی واسئل من ارسلنا من قبلك من رسلنا لیلة اسری به جمع الله بینه و بین الانبیاء قال سلهم یا محمد علی ماذا بعثتم قالوا بعثنا علی شهادة ان لا اله الا الله والاقرار بنبوتك والولایة لعلی ترجمہ آیہ مذکورہ بالا کی تفسیر مین منقول ہے کہ جس شب جناب رسولخدا کو معراج ہوئی تو اللہ تعالی نے آنحضرت اور دیگر انبیا کے درمیان مین اجتماع کیا اور فرمایا کہ اے محمد ان لوگون سے سوال کر کہ تم کس بات پر مبعوث ہوے تھے انبیا علیہم السلام نے جوابدیا کہ ہم اس بات پر مبعوث ہوئے تھے کہ گواہی دین کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہین اور اقرار کرین اے محمد تیری نبوت اور علی کی ولایت کا۔

آیت (۲۰) ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم

(ترجمہ) بعد اوسکے تم سوال کیے جاؤگے نعمت سے

عن جعفر بن محمد فی قوله تعالی ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم ولایة امیر المومنین ترجمہ امام جعفر صادق بن امام محمد باقر سے منقول ہے کہ آیہ مذکورہ بالا مین نعمت سے امیر المومنین علی کی ولایت مراد ہے۔

اشعار

دمبدم دم از ولای مرتضی باید زدن + دست دل در دامن آل عبا باید زدن + نقش حب مصطفی بر لوح جان باید نوشت + مهر مهر حیدری بر دل چوما باید زدن + دم مزن با هر که او بیگانه باشد از علی + گر نفس خواهی زدن با آشنا باید زدن
هر درختے کو ندارد میوۂ حب علی + اصل او را سر بسر از تیشها باید زدن

مطلب سیوم در مناقب جناب سیدة النساء فاطمة الزهرا

صلواة اللہ علیها و علی ابیها و بعلها و بنیها

من مثل فاطمة الزهراء فی نسب — وفی فخار وفی فضل وفی حسب

کوئی شخص ہے مثل فاطمہؑ زہرا کی نسب مین — اور فخر مین اور بزرگی مین اور حسب مین

واللہ فضلہا حق وشرفہا — اذا کانت ابنۃ خیر العجم والعرب

قسم ہے خدا کی کہ اوسکی بزرگی اور شرف حق ہی اسلیے کہ وہ — بیٹی ہے ایسے شخص کی کہ جو بہتر ہے اہل عجم اور اہل عرب سی۔

کتاب روضۃ الشہدا سے **منقول** ہے کہ جب حضرت خدیجۃ الکبری جناب فاطمہؑ سے حاملہ ہوئین تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے خدیجہؓ جبرئیلؑ نے مجھے اطلاع دی ہے کہ تیرے پیٹ مین فاطمہ نام ایک پاک و پاکیزہ لڑکی ہے۔

نقل[1] ہے کہ جب زمانہ ولادت جناب سیدہؑ قریب ہوا تو بی بی خدیجہؓ نے اپنے خاندان کی عورتون سے استدعا کی کہ وضع حمل کیوقت کے کامون مین کفیل و شریک ہون لیکن اون نالائقون نے صاف انکار کیا اور جوابدیا کہ اے خدیجہؓ تمنے ہم لوگون کے خلاف مرضی ابوطالب کے یتیم کے ساتھ شادی کرلی اور درویشی کو تونگری پر ترجیح دی لہذا ہم تمہاری شرکت سے معذور ہین۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو ایسی نازک اور تردد کی حالت مین اپنے خاندان کی عورتونکا یہ جواب صاف نہایت ناگوار ہوا لیکن کیا اختیار تھا اسی اضطراب مین تھین ناگاہ کیا دیکھتی ہین کہ چار گندم گون دراز قامت عورتین غیب سے نمودار ہوئین حضرت خدیجہؓ اونہین دیکھکر خائف ہوئین تب اونمین سے ایک نے کہا کہ اے خدیجہؓ ڈرو نہین حقتعالے نے ہمکو تمہاری خدمت و دفع وحشت و تنہائی کے لیے بھیجا ہے اور ہم سب تمہاری بہنین ہین۔ مین سارہؑ مادر اسحقؑ ہون اور یہ دوسری بیبیان مریمؑ بنت عمران و آسیہؑ بنت مزاحم و ام کلثوم خواہر موسیؑ ہین۔ اور ہم سب یہان اور بہشت مین تمہارے رفیق ہین پھر یہ سب مخدرات عالیات بی بی خدیجہؓ کی خدمت مین مصروف ہوئین حتی کہ حضرت خاتون جنت نے بہزار عظمت وجلالت عالم دنیا کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے عزت و سعادت بخشی **شعر** بہ آسمان رسالت ہلالے از نو تافت + بہ بوستان نبوت گلی ز نو بشگفت + اوسوقت دس حورین طشت و ابریق پر از آب کوثر وغیرہ لیے ہوے نازل ہوئین اونمین سے ایک نے جناب سیدہ معصومہ کو

[1] روضۃ الشہدا و تنبیہ المجالس ۳۰

آب کوثر سے نہلایا اور جامہ سفید و معطر مین لپیٹ کر بی بی خدیجہؓ کو دیا اور مبارکباد کے بعد عرض کی کہ لیجیے اس صاحبزادی کو جو پاک و پاکیزہ ہے اور جسکو اور جسکی نسل کو برکت دیگئی ہے۔ اِسکے بعد خواتین باوقار نے تہنیت ادا کی اور رخصت ہوئین۔ پھر جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اندر تشریف لائے اور صاحبزادی کو آغوش شفقت مین لیکر فاطمہ نام رکھا۔

وقال[۱] انما سمیت ابنتی فاطمۃ لان اللہ فطمھا ومحبیھا عن النار یعنی اور فرمایا کہ مین نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ اسوجہ سے رکھا کہ اللہ تعالی نے اوسکو اور اوسکے دوستون کو آتش دوزخ سے جدا کر دیا ہے۔

قال[۲] النسفی وغیرہ لما دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم الجنۃ لیلۃ المعراج ورأی قصر خدیجۃ اخذ جبرئیل تفاحۃ من شجر القصر وقال یا محمد کل ھذہ التفاحۃ فان اللہ تعالی یخلق منھا بنتا تحمل بھا خدیجۃؓ ففعل فلما حملت خدیجۃؓ بفاطمہ وجدت رائحۃ الجنۃ تسعۃ اشھر فلما وضعتھا انتقلت الرائحۃ الیھا **ترجمہ** نسفی وغیرہ نے کہا ہے کہ جب شب معراج جناب رسول خدا بہشت مین تشریف لیگئے اور آپنے حضرت خدیجہؓ کے قصر کو دیکھا تو حضرت جبرئیل نے ایک سیب اوس قصر کی ایک درخت میں سے لیکر کہا کہ اے محمدؐ اس سیب کو کھائیے اسلیے کہ اللہ تعالی اس سے ایک لڑکی پیدا کریگا اور خدیجہؓ اوسکے ساتھ حاملہ ہوگی پس آنحضرتؐ نے ایسا ہی کیا چنانچہ جسوقت کہ حضرت خدیجہؓ حضرت فاطمہ کے ساتھ حاملہ ہوئین تو نو مہینے تک بہشت کی خوشبو اپنے بدن مین پاتی تھین پھر جب اونہون نے وضع حمل کیا تو وہ خوشبو اونسے حضرت فاطمہ کیطرف منتقل ہوگئی۔

وعن[۳] عایشۃ رضی اللہ عنھا قالت قلت یا رسول اللہ مالک اذا اقبلت فاطمۃ جعلت لسانک فی فیھا فکانک ترید ان یلعقھا عسلا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما اسری بی الی السماء ادخلنی جبرئیل الجنۃ فناولنی تفاحۃ فاکلتھا فصارت نطفۃ فی ظھری فلما نزلت من السماء واقعت خدیجۃؓ ففاطمۃ من تلک النطفۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

[۱] دیلمی ۱۳
[۲] نزہۃ المجالس ۲
[۳] شرف النبوۃ و ذخائر العقبی

سے روایت ہی کہ مین نے جناب رسول خدا سے کہا کہ تمکو کیا ہے کہ جسوقت فاطمہ آتی ہین تو تم اپنی زبان کو اونکے مُنہ مین دیدیتے ہو پس گویا تم اونسے شہد کے چاٹنے کا ارادہ کرتے ہو پس فرمایا رسول خدا نے کہ جب مجھکو شب معراج مین آسمان کیطرف لیگئے اور جبرئیل نے بہشت مین مجھے داخل کیا تو مجھکو اونہون نے ایک سیب دیا پس مین نے اوسکو کھایا اور وہ سیب میری پشت مین نطفہ ہوگیا پس جسوقت مین آسمان سے اوترا اور خدیجہؓ سے صحبت کی تو فاطمہ اس نطفہ سے پیدا ہوئی۔

عن[۱] عایشة قالت ما رایت احدا اشبه سمتا ودلا وهدیا برسول الله صلی الله علیه وسلم فی قیامها وقعودها من فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت وکانت اذا دخلت علی النبی صلی الله علیه وسلم قام الیها فقبلها واجلسها فی مجلسه وکان النبی صلی الله علیه وسلم اذا دخل علیها قامت من مجلسها فقبلته واجلسته فی مجلسها

ترجمہ حضرت عائشہ سے منقول ہی کہ مین نے کسی شخص کو نہین دیکھا کہ وہ فاطمہ بنت رسول خدا کی بہ نسبت چال مین اور انداز مین اور سیرت مین اور کہڑے ہونے اور بیٹھنے مین جناب رسول خدا سے زیادہ مشابہ ہو اور جسوقت فاطمہ بتولؓ کے پاس آتی تھین تو آپ اونکی تعظیم کے لیے کھڑے ہوجاتے تھے اور اونکی پیشانی کو بوسہ دیتے تھے اور اونکو اپنے بیٹھنے کے مقام مین بٹھاتے تھے اور اسیطرح جب نبی صلعم فاطمہؓ کے پاس جاتے تھے تو وہ آپکی تعظیم کے لیے اپنے مقام سے کھڑی ہوجاتی تھین اور آپکی پیشانی اقدس کو بوسہ دیتی تھین اور اپنے بیٹھنے کے مقام پر آپکو بٹھاتی تھین۔

روی[۲] عن انس بن مالک رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فاطمة بضعة منی - فاطمة حوراء انسية - وروی عن بعض الرواة الکرام ان خدیجة الکبری رضی الله عنها تمنت یوما من الایام علی سید الانام ان تنظر الی بعض فاکهة دار السلام فاتی جبرئیل الی المفضل علی الکونین من الجنة بتفاحتین وقال یا محمد یقول لك

۱؎ صحیح ترمذی ۱۲

۲؎ روضۃ الحقائق ۱۲

من جعل لکل شئی قدراً کل واحدہ والطعم الاخری خدیجۃ الکبری واغشھا فانی خالق منکما

فاطمۃ الزہراء ففعل المختار ما اشار بہ الامین وامر فلما سألہ الکفار ان یریھم

انشقاق القمر وقد بان لخدیجہ حملھا بفاطمۃ وظہر قالت خدیجہ واخیبۃ من

من کذب محمدا وھو خیر رسول ونبی - فنادت فاطمۃ من بطنھا یا اماہ لا تحزنی

وترھبی فان اللہ مع ابی فلما تم امد حملھا وانقضی وضعت فاطمۃ فاشرق

بنور وجھھا الفضاء وکان المختار کلما یشتاق الی الجنۃ ونعیمھا قبل فاطمۃ وشم طیب

نسیمھا - فیقول حین ینشق نسمتھا القدسیۃ ان فاطمۃ لحوراء انسیۃ فلما استنارت

فی سماء الرسالۃ شمس جمالھا وتم فی افق الجلالۃ بدر کمالھا امتدت الیھا

مطالع الافکار وتمنت النظر الی حسنھا ابصار الاخیار وخطبھا سادات

المھاجرین والانصار فردھم المخصوص من اللہ بالرضا وقال انی انتظر بھا القضاء

ترجمہ انس بن مالک سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسولؐ خدا نے کہ فاطمہ میرا ایک جزو بدن ہے اور فاطمہ ایک حور ہے

خلقت انسانی مین اور بعض راویان بزرگ سے مروی ہو کہ حضرت خدیجہ کبری رضہ نے ایکدن جناب رسولؐ خدا سے بہشت کی بعض

میوے دیکھنے کی آرزو کی پس حضرت جبرئیل سردار کونین کے پاس بہشت سے دو سیب لائے اور کہا کہ اے محمدؐ جسنے کہ ہر چیز کیلیے

ایک اندازہ مقرر کیا ہے (یعنے حق سبحانہٗ تعالیٰ) وہ آپسے فرماتا ہے کہ ایک سیب اسمین سے تم کھاؤ اور دوسرا خدیجہ کبری رضہ کو کھلاؤ

اور اونسے ہم بستر ہو کیونکہ مین تم دونونسے فاطمہ زہرا کو پیدا کرنیوالا ہون پس جو کچھ کہ جبرئیل امین نے حکم دیا وہ محمدؐ مختار نے کیا

چنانچہ جسوقت کہ آنحضرت سے کافرون نے سوال کیا کہ آپ ونکو چاند کا شق ہونا دکھلائین اور اوسوقت خدیجہ کا حمل فاطمہؑ

کے ساتھ ظاہر ہو چکا تھا تو خدیجہ نے کہا کہ کیا محرومی ہے اون لوگونکی کہ جو محمدؐ کی تکذیب کرتے ہین حالانکہ وہ حضرت ہر رسول

اور نبی سے بہتر ہین پس حضرت فاطمہ نے اونکے پیٹ مین سے ندا کی کہ اے مان تم کچہہ رنج نکرو اور خوف نکہاؤ اسلیے کہ اللہ تعالے میرے باپ کے ساتھ ہے پس جسوقت کہ مدت حمل تمام اور منقضی ہوئی تو حضرت فاطمہ پیدا ہوئین اور اونکے روی مبارک کے نور سے مابین آسمان وزمین روشن ہوگیا اور جناب رسول مختار جبکہ بہشت اور اوسکی نعمتون کیطرف مشتاق ہوتے تھے تو فاطمہ کو بوسہ دیتے تھے اور اونکی خوشبو سونگتے تھے اور اوسوقت فرماتے تھے کہ فاطمہ ایک حور ہے انسان کی خلقت مین پس جبکہ آسمان رسالت مین فاطمہ کا آفتاب جمال روشن ہوا اور مطلع جلال مین اونکا بدر کمال پورا ہوگیا تو لوگ فکر دور و دراز مین مبتلا ہوے اور اخیار کی نگاہین اونکی منتظر اور آرزومند ہوئین اور سادات مہاجرین اور انصار نے اونکی نسبت کے پیغام بھیجے لیکن جناب رسول خدا نے کہ جو راضی برضای خدا تھے اون سب کے پیغامون کو رد کردیا اور فرمایا کہ مین فاطمہ کے باب مین حق سبحانہ وتعالیٰ کے حکم کا منتظر ہون۔

له انس بن مالک سے روایت ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا ناگاہ آنحضرت پر آثار وحی کی محسوس ہوے جب وہ حالت منجلی ہوگئی تو آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ ان اللہ امرنی ان ازوج فاطمۃ من علی یعنی بتحقیق اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ مین علی سے فاطمہ کو بیاہ دون ع۔

اور له انس سے اسطرح بھی مروی ہے کہ جاء جبرئیل وقال ان اللہ یقرئک السلام یا محمد ثم وضع فی یدیہ حریرۃ بیضاء فیہا سطران مکتوبان بالنور فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما ہذہ الخطوط فقال ان اللہ تعالی اطلع الی الارض فاختارک من خلقہ وبعثک برسالتہ ثم اطلع الیہا ثانیۃ فاختار لک اخا ووزیرا وصاحبا فزوجہ ابنتک فاطمۃ

له مسند احمد حنبل و روضۃ الاحباب و بحار ۱۲
له نزہۃ المجالس ۱۲

ع مولف حقیر عرض کرتا ہے کہ اگرچہ عمدۃ المناقب مین حالات تزویج جناب سیدہ علیہا السلام بتفصیل لکھے جاچکے ہین لیکن چونکہ یہ باب خاص حضرت خاتون جنت کے مناقب مین ہے لہذا کچہہ نہ کچہہ ذکر تزویج مبارک یہان بھی ضروری معلوم ہوا ۱۲

وهو اخوك فی الدارین وابن عمك فی النسب علی بن ابی طالب یعنی حضرت جبرئیل نے نازل ہوکر حضرت رسولِ خدا سے عرض کی کہ یا محمد اللہ تعالیٰ نے تمکو سلام کہا ہے بعدہٗ آپکے روبرو ایک حریر سفید پیش کیا جسمین نور سے دو سطرین لکھی تھین۔ آنحضرت صلعم نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا تحریر ہے جبرئیل نے عرض کی کہ یا رسول اللہ خدا یتعالیٰ نے نگاہ کی طرف زمین کے پس آپکو اختیار کیا اور آپکو اپنی رسالت پر مبعوث فرمایا۔ پھر دوسری بار نگاہ کی پس آپکے واسطے ایک وزیر اور بھائی اور رفیق اختیار کیا۔ اب آپ وسے اپنی صاحبزادی فاطمہؑ کو بیاہ دیجیے اور وہ آپکا بھائی ہے دارین مین اور آپکے چچا کا بیٹا ہے نسب مین یعنی علیؑ بن ابیطالب۔

وقال[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لو لم یخلق علیا ما کان لفاطمة کفو

ترجمہ اور فرمایا جناب رسولِ خدا نے کہ اگر اللہ تعالیٰ علی کو نہ پیدا کرتا تو فاطمہؑ کا کوئی ہمسر نہ تھا۔

واخرج[2] ابوبکر الخوارزمی انہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج علیهم ووجهه مشرق کدائرة القمر فسالہ عبد الرحمن بن عوف فقال بشارة اتتنی من ربی فی اخی وابن عمی وابنتی بان اللہ زوج علیا من فاطمة وامر رضوان خازن الجنان فهز شجرة الطوبی فحملت رقاقا یعنی صکاکا بعدد محبی اهل البیت وانشاء تحتها ملایکة من نور دفع الی کل ملك صکا فاذا استوت القیامر باهلها نادت الملائکة فی الخلائق فلا یبقی محب لاهل البیت الا دفعت الیه صکا فیه فکاکه من النار فصار اخی وابن عمی وابنتی فکاك رقاب رجال ونساء من امتی من النار **ترجمہ** ابوبکر خوارزمی نے اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ ایکدن جناب رسولِ خدا باہر تشریف لائے اور آپکا چہرہ مبارک مانند ماہ شب چاردہم کے چمکتا تھا پس عبد الرحمن بن عوف نے سبب پوچھا پس آپنے فرمایا کہ میری پاس میرے پروردگار کیجانب سے میرے بھائی اور میرے چچا کے بیٹے

[1] دیلمی
[2] موفق خوارزمی

اور میری بیٹی کے باب مین ایک خوشخبری آئی ہے یعنی یہ کہ اللہ تعالی نے علی کو فاطمہ سے تزویج کیا اور حکم دیا رضوان خازن بہشت کو پس ہلایا درخت طوبی کو جنبش دی چنانچہ اوسمین بحسب تعداد دوستان اہلبیت دستاویزین پھل گئین اور اوس درخت کے نیچے اللہ تعالی نے نور سے فرشتون کو پیدا کیا اور ہر فرشتے کو ایک دستاویز عطا فرمائی اور جسوقت کہ سب لوگ جمع ہوئے فرشتون نے خلائق مین ندا کی پس کوئی دوست اہلبیت کا باقی نہین رہا مگر یہ کہ اوسکو ایک دستاویز دیگئی کہ اوس مین آتش دوزخ سے آزادی لکھی ہوئی ہوگی پس میرا بھائی اور ابن عم اور میری بیٹی آتش دوزخ سے میری امت کے مرد و زن کی گلو خلاصی کا باعث ہونگے

عن انس قال کنت عند رسول الله صلی الله علیه وسلم فغشیه الوحی فلما افاق قال لی یا انس اتدری ما جاءنی به جبریل علیه السلام من صاحب العرش عز وعلا قلت بابی انت وامی ما جاءك به جبرئیل قال قال لی ان الله تبارك وتعالی یامرك ان تزوج فاطمة من علی فانطلق وادع لی ابا بکر وعمر وعثمان وطلحة والزبیر وبعدتهم من الانصار قال فانطلقت فدعوتهم فلما ان اخذوا مجالسهم قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم الحمد لله المحمود بنعمته المعبود بقدرته المطاع سلطانه المهروب الیه من عذابه النافذ امره فی ارضه وسمائه الذی خلق الخلق بقدرته ومیزهم باحکامه واعزهم بدینه واکرمهم بمحمد صلی الله علیه وسلم ان الله عز وجل جعل المصاهرة نسبا لاحقا وامرا مفترضا وحکما عادلا وخیرا جامعا وشج بها الارحام والزمها الانام فقال عز وجل وهو الذی خلق من الماء بشرا فجعله نسبا وصهرا وکان ربك قدیرا وامر الله

له ارجح المطالب ... [illegible]

تعالی یجری الی قضائه وقضاؤه یجری الی قدره ولکل قضاء قدر ولکل قدر

اجل ولکل اجل کتاب یمحو الله ما یشاء ویثبت وعنده ام الکتاب ثم ان الله

تعالے امرنی ان ازوج فاطمة من علی واشهدکم انی زوجت فاطمة من علی علی

اربع مائة مثقال فضة ان رضی بذلک علی السنة القائمة والفریضة الواجبة فجمع الله

شملهما وبارك لهما واطاب نسلهما وجعل نسلهما مفاتیح الرحمة ومعادن الحکمة وامن

الامة اقول قولی هذا واستغفر الله لی ولکم ثم قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم

متبسما یا علی ان الله امرنی ان ازوجك فاطمة وانی قد زوجتکها علی اربع مائة

مثقال فضة فقال علی علیه السلام رضیت یا رسول الله ثم ان علیا خر ساجدا

شکرا لله فلما رفع راسه قال له رسول الله صلی الله علیه وسلم بارك الله لکما وعلیکما واسعد

جدکما واخرج منکما الکثیر الطیب - قال انس والله لقد اخرج منهما الکثیر الطیب

ترجمہ انس سے منقول ہے کہ ایک روز مین جناب رسول خدا کے پاس تھا کہ آپکو وحی کے سبب سے غشی طاری ہوئی پس جسوقت

افاقہ ہوا تو مجھسے فرمایا کہ اے انس تو جانتا ہے کہ میرے پاس جبریل خداوند عرش کیطرف سے کیا حکم لیکے آئے ہین مین نے کہا کہ میرے مان باپ

آپ پر فدا ہون جبریل آپکے پاس کیا حکم لائے ہین فرمایا کہ جبریل نے مجھسے کہا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ آپکو حکم کرتا ہے کہ فاطمہ کو علی سے

تزویج کیجئے پس تو جا اور میرے پاس ابوبکر اور عمر اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور اونہین کی تعداد کے موافق انصار مین سے لوگون کو بلالا

انس کہتا ہے کہ مین گیا اور اون لوگون کو بلالایا پس جسوقت وہ لوگ آکے بیٹھے جناب رسول خدا نے فرمایا کہ جمیع حمد ثابت

ہین واسطے اللہ کے کہ جو محمود ہے بسبب اپنی نعمتون کے اور معبود ہے بسبب اپنی قدرت کے اور اطاعت کیا گیا ہے بسبب اپنے غالب ہونیکے

اور اوسکی طرف لوگ گریز کرتے ہین اوسکے عذاب سے جاری ہے حکم اوسکا اوسکی زمین اور اوسکے آسمان مین وہ ایسا ہی ہے کہ اوسنے

خلق کو اپنی قدرت سے پیدا کیا ہی اور اپنے احکام سے اونکو تمیز دی ہی اور اپنے دین کے سبب سے اونکو عزت بخشی ہی اور محمدؐ کے
سبب سے اونکو بزرگی عطا فرمائی ہے تحقیق اللہ عزوجل نے سسرالی رشتے کو نسب تازہ اور امر واجب اور حکم عادل اور خیر جامع گردانا
اور اوسکے سبب سے رحمون کو پیوند کرتا ہی او تمام خلق کے اوپر اوسکو لازم کردیا ہے اور فرمایا ہی کہ (ترجمہ آیت وہ اللہ ایسا ہی
کہ اوسنے پانی سے آدمی کو پیدا کیا پس اوسکے واسطے نسب اور سسرالی رشتہ قرار دیا اور تیرا پروردگار ہر چیز پر قادر رہے) اور
خدا کا حکم اوسکی قضا کیطرف جاری ہوتا ہی اور اوسکی قضا اوسکی قدر کیطرف جاری ہوتی ہی اور واسطے ہر قضا کے ایک قدر ہے
اور واسطے ہر قدر کے ایک زمانہ معین ہی اور واسطے ہر زمانہ معین کے ایک کتاب ہے محو کردیتا ہے اللہ جس چیز کو چاہتا ہے اور
ثابت کرتا ہے اور اوسکے پاس اصل کتاب ہی (یعنی لوح محفوظ) اما بعد پس اللہ تعالیٰ نے مجھکو حکم دیا ہی کہ مین فاطمہ کو علی سی تزویج
کرون اور مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ مین نے فاطمہ کو علی سے چار سو مثقال چاندی پر تزویج کیا اگر علی اس بات پر راضی ہو یہ سنت
قائم ہے اور فریضہ واجب ہے پس اللہ تعالیٰ ان دونون مین جمعیت عطا کرے اور ان دونون کو برکت دے اور ان دونون
کی نسل کو پاکیزہ کرے اور گردانے ان دونون کی نسل کو رحمت کی کنجیان اور حکمت کے کان اور امت کی امان مین یہ کہتا ہون
اور اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے استغفار کرتا ہون بعد اوسکے جناب رسولؐ خدا نے تبسم کرکے فرمایا کہ یا علی اللہ تعالیٰ نے
مجھکو حکم دیا ہے کہ مین تجھکو فاطمہ سی تزویج کرون اور مینے تم دونون کو چار سو مثقال چاندی پر تزویج کیا پس کہا علی نے کہ
یا رسول اللہ مین راضی ہوا بعد اوسکے حضرت علی سجدہ مین گر پڑے واسطے شکر بجالانے اللہ تعالیٰ کے پس جب اپنا سر مبارک
سجدے سے اوٹھایا تو جناب رسولؐ خدا نے اونسے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم دونون کے واسطے اور تم دونون کے اوپر برکت بھیجے
اور تم دونون کی سعی و کوشش کو نیک کرے اور تم دونون سے اولاد پاکیزہ بکثرت پیدا کرے چنانچہ انس کہتے ہین کہ واللہ
حق سبحانہ و تعالیٰ نے ان دونون سے اولاد پاکیزہ بکثرت پیدا کی۔

له نزهة المجالس

لہ فلما كان ليلة الزفاف بفاطمة الى علي رضي الله عنهما اركبها النبي صلى الله عليه وآله وسلم

على بغلة الشهباء وامر سلمان الفارسى رضى الله عنه ان يقودها والنبى صلى الله

عليه واله وسلم يسوقها فلما كانوا فى اثناء الطريق سمع وجبة فاذا جبرئيل

عليه السلام بسبعين الفا من الملائكة فقال النبى صلى الله عليه وسلم ما اهبطكم

قالوا جئنا نزف فاطمة على زوجها فكبر جبرئيل وميكائيل والملائكة فصار التكبير سنة

على العرايس من تلك الليلة - قال جبرئيل ان الله تعالى قد بنى جنة من اللؤلؤ بين كل

قصبة وقصبة ياقوتة مشدودة بالذهب وجعل سقوفها زبرجدا اخضر وجعل لها

طاقات مكللة باليا قوت - ثم جعل عليها غرفا من لبنة فضة ولبنة من ذهب ولبنة من ياقوت

ولبنة من زبرجد ثم جعل فيها عيونا تنبع من نواحيها وحوطها بالانهار وجعل على

الانهار قبابا من در قد شعبت بسلاسل الذهب وحفها بانواع الشجر

وجعل فى كل قبة اريكة من درة بيضاء وفرش ارضها بالزعفران لكل

قبة مائة باب على كل باب جاريتان وشجرتان مكتوب حول القباب اية الكرسى

فقلنا (قال رسول الله) ياجبرئيل لمن هذه الجنة فقال هذه الجنة بناها الله تعالى لعلى وفاطمة

وفى رواية ان الله تعالى لما ارى ان زوج عليا بفاطمة عليهما السلام صح

ترجمہ پس جسوقت حضرت علی کے گھر مین جناب فاطمہ علیہما السلام کے تشریف لیجانے کی رات ہوئی تو جناب رسول خدا نے

جناب سیدہ کو اوس شتر پر سوار کیا کہ جسکا شہبا نام تھا اور سلمان فارسی کو حکم دیا کہ اوسکی لگام پکڑین اور حضرت نبی خود بنفس

نفیس اوسکو ہانکتے تھے پس جسوقت لوگ اثنائے راہ مین تھے اوسوقت ایک آوازا وترنے کی سنائی دی ناگاہ حضرت جبریل

ستر ہزار فرشتون کو لیکے نازل ہوئے پس حضرت نبی نے پوچھا کہ تمہارے نازل ہونے کا کیا باعث ہی فرشتون نے کہا کہ ہم

اسواسطے آئے ہین کہ فاطمہ کو اونکے شوہر کے گھر پہونچادین پس حضرت جبریل اور میکائیل اور سب فرشتون نے تکبیر کہی

کتبخانہ وقف [illegible]

چنانچہ اسی رات سے دولہن کے رخصت ہونیکے وقت تکبیر کہنا سنت ہوگیا بعد حضرت جبرئیل نے کہا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے
ایک بہشت موتی سے بنائی ہے اور دو دو موتیوں کے درمیان ایک ایک یاقوت سونے سے جڑا ہوا ہے اور اوسکی چھتین زبرجد سبز
کی بنائی ہین اور اوسمین یاقوت کے طاق بنائے ہین بعد اوسکے اونکے اوپر ایسی بالاخانے بنائی ہین کہ اون مین ایک اینٹ چاندی کی
ہے اور ایک سونیکی اور ایک یاقوت کی اور ایک زبرجد کی بعد اوسکے اوس بہشت مین چشمے بنائے ہین کہ وہ اوسکے اطراف وجوانب
مین جاری ہین اور نہرین اوسکا احاطہ کیے ہوئے ہین اور نہرون کے اوپر موتی کے قبے بنائے ہین کہ وہ سونے کی زنجیرونسے مستحکم
کیے گئے ہین اور گرد اونکے انواع و اقسام کے درخت لگائے ہین اور ہر قبے مین ایک تخت ہے کہ جو سفید موتی کا بنا ہوا ہے اور
اوسکی زمین پر زعفران کا فرش کیا ہے اور ہر قبے کے سو دروازے ہین اور ہر دروازے پر دو حورین اور دو درخت ہین اور
قبون کے گرد آیۃ الکرسی لکھی ہوئی ہے پس پوچھا جناب رسولؐ خدا نے کہ یا جبرئیل یہ بہشت کس شخص کے لیے ہے حضرت جبرئیل نے کہا
کہ یہ بہشت اللہ تعالےٰ نے علی اور فاطمہ کے لیے بنائی ہے۔

وروی ان رسول اللہ صلعم کان یحب فاطمۃ رضی اللہ عنہا لانہا کانت زاہدۃ تحب لوالدہا الزاہد
مباح لانہا کانت تذکرۃ لہ من خدیجۃ رضی اللہ عنہا وہی ام الحسن والحسین قرۃ عین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکانت لہا اسماء تدعی بہا احدہا البتول والثانی زہراء والثالث طاہرہ
والرابع مطہرہ والخامس فاطمۃ تبلغ النساء وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغتم لاجلہا
ویقول لیس لہا والدۃ تربیہا وتہیٔ اسباب تزویجہا فنزل جبرئیل علیہ السلام وقال یا محمد
السلام یقرئک السلام ویقول لک لا تغتم لاجل فاطمۃ لانہا احب الی منک ففوض امر
تزویجہا الی فانی ازوجہا لمن احب فسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنزل جبرئیل ومیکائیل
واسرافیل وعزرائیل علیہم السلام وبید کل ملک منہم طبق مغطی بمندیل وکل واحد

منهم ومعه الف ملك ووضعوا الاطباق بين يدى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما هذا
يا جبرئيل قال فان الله تعالى يقول انى زوجت فاطمة بعلى بن ابى طالب وهذه اثواب الجنان وثمارها
البسها الثياب وانثر عليها الثمار فسجد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وقال يا جبريل ان فاطمة
ترضى بما ارضى به فانى احب ان تكون هذه الهدايا والعطايا فى دار البقاء لا فى دار الفناء ولكن
يا جبرئيل كيف كان تزويج فاطمة فى السماء فقال جبرئيل يا محمد ان الله تعالى امر بان تفتح ابواب
الجنان ففتحت وتغلق ابواب النيران فغلقت ثم زين الله تعالى العرش والكرسى
وشجرة طوبى وسدرة المنتهى ثم امر الولدان والغلمان بان ينصبوا فى كل قصر خيمة
وفى كل غرفة حجلة ويجلسوا الوليمة عرس فاطمة وامر ملائكة السموات المقربين والروحانيين
والكروبيين بان يجتمعوا تحت شجرة طوبى ثم ارسل الله تعالى الريح المسيرة هبت فى الجنان فاسقطت
من اثمارها الكافور والمسك والعنبر على الملائكة ثم امر الله تعالى طيور الجنة بان تغنى
فغنت ورقصت الحور العين ونثرت الاشجار الحلى والجواهر عليهن وحنت الولدان والغلمان
ثم نادى الجليل جل جلاله واثنى على نفسه وقال انى قد زوجت سيدة النساء فاطمه بعلى رضى
الله عنهما وقال لى يا جبرئيل كن انت خليفة على وانا خليفة رسولى محمد فزوجها الله تعالى اياه وقبلتها
انا عن على هذا اعقد نكاحها فى السماء فاعقده انت يا محمد فى الارض فاخبر رسول الله صلى الله
عليه وسلم على بن ابى طالب ثم فاطمة رضى الله تعالى عنهما وجمع اصحابه فى المسجد فنزل جبرئيل
عليه السلام وقال ان الله تعالى امر عليا ان يقرأ الخطبة بنفسه فامره رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان يقرأ الخطبة بنفسه فقال الحمد لله المتوحد بالجلال المتفرد بالكمال خالق

بریته ومجنس طبقات خلیقته الذی لیس کمثله شئ ولا یکون کمثله الا هو خالق العباد فی البلاد
الهمهم التسبیح والثناء علیه فسبحوا بحمده وقدسوه فهو الله الذی لا اله الا هو وامر عباده بالنکاح
فاجابوه الحمد لله علی نعمه والائه واشهد ان لا اله الا الله شهادة تبلغه وترضیه وتحبیر
قائلها وتقیه یوم یفر المرأ من اخیه وامه وابیه وصاحبته وبنیه وصلی الله علی
سیدنا محمد نبی الذی انتجاه لوحیه ورضیه صلوة تبلغه الزلفی وتحظیه ورحمة الله علی
آله واصحابه ومحبیه والنکاح بما قضاه الله اذن فیه وانی عبد الله وابن امته الراغب
الی الله الخاطب خیر نساء العالمین قد بذلت لها من الصداق اربع مائة درهم عاجلة
غیر اجلة زوجتها یا ایها الرسول الامین علی سنة من مضی من المرسلین فقال النبی
صلی الله علیه وسلم زوجت فاطمة بک یا علی وزوجک الله تعالی ورضیک واختارک
فقال علی رضی الله عنه قبلتها من الله تعالی ومنک یا رسول الله فلما سمعت فاطمة
رضی الله عنها بان اباها زوجها وجعل الدراهم لها مهرا قالت یا ابت ان نبات سائر
الناس علی الدراهم والدنانیر فما الفرق بین سائر الناس وبینک واسأل الله تعالی ان
یجعل صداقی شفاعة العصاة عہ من امتک فنزل جبرئیل علیه السلام من ساعة وبیده
حریرة فیه مکتوب جعل الله تعالی مهر فاطمة الزهراء بنت محمد المصطفی شفاعة العصاة

عہ قال النسفی سالت فاطمة رضی الله عنها النبی صلی الله علیه وآله وسلم ان یکون صداقها شفاعة
لامته یوم القیامة فاذا صارت علی الصراط طلبت صداقها ترجمہ نسفی نے کہا ہے
کہ حضرت فاطمہؓ نے جناب رسول خدا سے سوال کیا کہ میرا مہر شفاعت امت بروز قیامت قرار دیا جاے پس جسوقت آپ صراط پر تشریف لیجائینگی اوس وقت
اپنا مہر طلب فرمائینگی ۔۱۲ نزہۃ المجالس

ثم دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بفاطمة وعلى فاخذ عليا بيمينه وفاطمة بشماله وجمعهما
الى صدره وقبلهما بين عينيهما ثم دفعها اليه وقال يا ابا الحسن نعم الزوجة زوجتك ثم قام
يمشى معهما الى البيت الذى لهما ثم خرج واخذ بعضادتى الباب وقال جمع الله شملكما استودعتكما
الله واستخلفته عليكما واقبل على رضى الله عنه على فاطمة يلاطفها بالكلام حتى
جن الظلام فاخذت بالبكاء فقال ما يبكيك يا سيدة النساء الم ترضى ان اكون لك
بعلا وتكونى لى اهلا فقالت يا ابن العم كيف لا ارضى وانت الرضا وفوق الرضا وانما فكرت
فى امرى وحالى عند ذهاب عمرى ونزولى فى قبرى فشبهت دخولى الى فراشى غرى وفخرى
بدخولى الى لحدى وقبرى وانا اسألك ابن العم بحق ابى الامام بلغتنى قصدى
وارنى وقمت بنا الى محرابنا نتعبد فى هذه الليلة فهو احق واحرى بنا فنهضنا الى المحراب
وقاما الى التهجد فى خدمت رب الارباب فتركا فراش لذاتهما واشتغلا بعبادتهما
فكانا يقطعان الليل بالقيام والنهار بالصيام حتى مضت ثلاثة ايام ثم رفدا على
فراشهما فهبط الامين جبرئيل عليه السلام فى اليوم الرابع على سيد الانام
وقال له ربك يقرئك السلام ويقول لك ان عليا وفاطمة الكرام تركا فراشهما و
هجرا المنام فى هذه الثلثة ايام واقبل على الصيام والقيام فامض اليهما وسل عنهما
وقل لهما ان الله تعالى قد باهى بكما الملائكة المقربين وانكما تشفعان يوم القيامة
فى العصاة المذنبين فقام النبى صلى الله عليه وسلم واتى الى منزلهما ودخل فصادف فى البيت
اسماء بنت عميس فقال لها ما يوقفك ههنا وفى البيت رجل فقالت فداك ابى وامى

یا رسول الله ان البنت اذا زفت الی زوجها احتاجت الی امراة تتعاهدها وتقدم بامرها

وبحوائجها فقمت ههنا لاقضی حوائج فاطمة فتغرغرت عینا رسول الله صلی الله

علیه وآله وسلم بالدموع وقال یا اسماء قضی الله لك كل حاجة من حوائج الدنیا والآخرة

قال علی رضی الله عنه وكانت غداة قرٍ وبرد شدید - فكنت انا وفاطمه تحت العباءة

فلما سمعنا كلام رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم هممنا ان نقوم فنظرنا رسول الله صلی الله

علیه وآله وسلم فقال سألتكما بحقی علیكما لاتفترقا حتی ادخل علیكما فرجع كل واحد الی

صاحبه ودخل النبی صلی الله علیه وآله وسلم وجلس عند رؤسنا وادخل رجلیه فیما

بیننا فاخذت رجله الیمنی وضممتها الی صدری واخذت فاطمه رجله الیسری فضممتها

الی صدرها وجعلنا ندفی رجلی رسول الله صلی الله علیه وسلم من البرد حتی دفئنا ثم دعا

لنا بخیر ثم امر علیا بالخروج فخرج فقال بفاطمه كیف رأیت بعلك یا بنیه فقالت انه خیر بعل

یا ابت ثم دعا لعلیٍ فقال له ارفق زوجتك والطف بها فان فاطمه بضعة منی یولمنی مایولمها ویسرنی

مایسرها استودعتكما الله واستخلفته علیكما واذهب عنكما الرجس وطهركما تطهیرا

قال علی كرم الله وجهه فوالله ما اغضبها ولا اكرهتها بعد ذلك علی امر حتی قبضها الله

تعالی الیه ولا اغضبتنی ولا عصیت لی امرا ولقد كانت تكشف عنی الهموم والاحزان

كلما نظرت الیها رحمة الله علیها وروی ان النبی صلی الله علیه وسلم دخل علی فاطمة

فقال السلام علیك یا ابنتاه كیف اصبحت فقالت والله اصبحت وجعة قد اضربی

الجوع فبكی النبی صلی الله علیه وسلم ثم قال لاتجزعی فوالله ما ذقت طعاما منذ ثلاث

له احیاء العلوم ١٢

وانی لاکرم الخلق علی الله منك ولو سالت الله تعالیٰ لاطعمنی ولکن اثرت الاخرة علی

الدنیا ثم ضرب بیده علی منکبها وقال ابشری والله لقد زوجتك سیدا

فی الدنیا والاخرة فاقنعی بابن عمك فانك سیدة نساء اهل الجنة **ترجمہ**

مروی ہے کہ جناب رسولِ خدا جناب فاطمہؑ کو بہت دوست رکھتے تھے اسلیے کہ وہ زاہدہ تھین اور نیز اس سبب سے کہ آنحضرت کے لیے وہ

حضرت خدیجہ کی یادگار تھین اور وہ مادر گرامی تھین حسن اور حسین کی کہ جو نور چشم رسولِ خدا ہین اور اونکے نام مشہور ہین ایک بتول

اور دوسرا زہرا اور تیسرا طاہرہ اور چوتھا مطہرہ اور پانچوان فاطمہ جب آپ سن رشد کو پہونچین تو جناب رسولِ خدا آپکے سبب سے

غمگین رہا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اسکی والدہ نہین ہو کہ اسکی تربیت کرے اور اسکی شادی کا سامان مہیا کرے پس حضرت جبرئیل نازل

ہوے اور کہا کہ اے محمد خداے جاوید آپکو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ تو فاطمہ کے لیے غمگین نہو اسلیے کہ وہ تجھسے زیادہ مجھکو محبوب ہے

پس اوسکی شادی کا کام مجھکو سپرد کردے اسلیے کہ مین اوسکو ایسے شخص کی زوجیت مین دونگا کہ جسکو مین دوست رکھتا ہون یہ سنکر

جناب رسولِ خدا سجدۂ شکر بجالاے بعد اوسکے پھر حضرت جبرئیل اور میکائیل اور سرافیل اور عزرائیل یہ چارون فرشتے نازل ہوے

اور ہر فرشتے کے ہاتھ مین ایک خوان تھا جسپر خوان پوش پڑا ہوا تھا اور اون مین سے ہر فرشتے کے ساتھ ہزار فرشتے تھے اونہون نے

وہ خوان جناب رسولِ خدا کے سامنے رکھدیے پس آپنے پوچھا کہ یا جبرئیل یہ کیا چیز ہے اونہون نے جوابدیا کہ تحقیق الله تعالیٰ فرماتا ہے

کہ مین نے فاطمہ کو علی کے ساتھ تزویج کیا اور یہ بہشت کے حلے ہین اور بہشت کے پھل ہین آپ فاطمہ کو حلے پہنائیے اور اونکے اوپر یہ

پھل نثار کیجیے پس جناب رسولِ خدا سجدۂ شکر بجالاے اور فرمایا کہ اے جبرئیل جس چیز سے مین راضی ہون اوس سے فاطمہ بھی راضی ہی

اور مین چاہتا ہون کہ یہ ہدیے اور تحفے اوسکے لیے آخرت مین ہون کہ جو ہمیشگی کا گھر ہے نہ دنیا مین کہ جو محل فنا ہے لیکن اے جبرئیل تم

مجھسے یہ بتاؤ کہ فاطمہ کی شادی آسمان پر کیونکر ہوئی پس حضرت جبرئیل نے کہا کہ یا محمد تحقیق الله تعالیٰ کے حکم سے بہشت کے دروازے

کھولیگئے اور جہنم کے دروازے بند کیے گئے بعد اوسکے الله تعالیٰ نے عرش اور کرسی اور درخت طوبیٰ اور سدرۃ المنتہیٰ کو آراستہ کیا

پھر غلمان کو حکم دیا کہ بہشت کے ہر قصر مین ایک خیمہ نصب کرین اور ہر غرفے مین ایک حجلہ بنائین اور فاطمۂ کی دعوت ولیمہ کیلیے
بٹھین اور آسمان کے فرشتون کو کہ جو مقرب ہین اور روحانی ہین اور کروبی ہین حکم دیا کہ درخت طوبی کے نیچے سب جمع ہون بعد اوسکے
اللہ تعالی نے ایک ہوائے خوشگوار کو بھیجا کہ جو بہشت مین چلی اور اوس ہوا نے فرشتون کے اوپر بہشت کے درختون سے کافور
اور مشک و عنبر کو گرایا بعد اوسکے اللہ تعالی کے حکم سے بہشت کے طائر نغمہ سرا ہوئے اور حورون نے رقص کیا اور درختون نے
حلے اور جواہر اونکے اوپر نثار کیے اور غلمان نے مبارکباد دی بعد اوسکے خدائے جلیل جل جلالہ نے اپنی ذات پاک کی ثنا کی اور فرمایا
کہ تحقیق مینے سیدۃ النسا فاطمہ کو علی کے ساتھ تزویج کیا اور مجھکو حکم دیا کہ اے جبرئیل تو علی کیطرف سے وکیل ہوا اور مین اپنے رسول
محمدؐ کیطرف سے وکیل ہون پس اللہ تعالی نے فاطمہ کو علی سے تزویج کیا اور مین نے علی کیجانب سے قبول کیا اسطرح فاطمہ کا عقد نکاح
آسمان مین واقع ہوا پس اے محمدؐ تم زمین مین بھی اوسکا عقد کردو یہ سنکر رسولؐ خدا نے پہلے علی بن ابیطالب کو بعد اوسکے فاطمہ کو
خبر دی اور اصحاب کو مسجد مین جمع کیا پھر حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ تحقیق اللہ تعالی نے علی کو حکم دیا ہے کہ وہ بذاتہ خطبہ
پڑہین پس جناب رسولؐ خدا نے اونکو خطبہ پڑہنے کا حکم دیا اونہون نے خطبہ پڑہا کہ جمیع حمد ثابت ہین واسطے اللہ کے کہ جو متوحد ہی
جلال مین اور منفرد ہے کمال مین پیدا کرنیوالا ہے اپنی خلق کا اور انواع اور اقسام مقرر کرنیوالا ہے اپنی مخلوقات کا وہ ایسا ہے
کہ کوئی شے اوسکے مثل نہین ہی اور وہ اپنا آپ ہی مثل ہے اوسنے اپنے بندون کو ملکون مین پیدا کیا ہے اور اونکو تسبیح کرنیکا اور
اپنی ثنا و صفت کا الہام فرمایا ہی پس وہ لوگ اوسکی حمد کے ساتھ اوسکی تسبیح اور تقدیس کرتے ہین وہ ایسا اللہ ہی کہ سوا اوسکے
کوئی معبود نہین ہے اور اوسنے اپنے بندون کو نکاح کرنے کا حکم دیا ہے جسے اونہون نے قبول کیا ہے جمیع حمد ثابت ہین واسطے
اللہ کے اوسکی نعمتون پر اور مین اس بات کی گواہی دیتا ہون کہ نہین ہے کوئی معبود سوا اللہ کے ایسی گواہی کہ جو اللہ تعالے
تک پہونچ جائے اور اوسکو راضی کرے اور گواہی دینے والے کی پشت و پناہ ہو اور اوسکی حفاظت کرے اوس روز کہ جب
آدمی گریز کرینگے اپنے بھائی سے اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنی زوجہ سے اور اپنی اولاد سے (یعنی روز قیامت)

اور درود بھیجے اللہ ہمارے سردار پر کہ جو محمد نبی ہین وہ ایسے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے اونکو اپنی وحی کے لیے مخصوص کیا ہے اور اونسے
راضی ہوا ہے ایسے درود کہ جو اون حضرت کو مقام قرب مین پہونچاے اور اونکو اوس سے حظ حاصل ہو اور رحمت خدا کی اونکی آل پر
اور اونکے اصحاب پر اور اونکے دوستون پر اور نکاح اوس قبیل سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اوسکا حکم فرمایا ہے اور اجازت دی ہے
اور تحقیق مین خدا کا بندہ ہون اور اوسکی کنیز کا بیٹا ہون اور اوسکی طرف رغبت کرنیوالا ہون اور جو تمام دنیا کی عورتون سے
بہتر ہے اوسکا خطبہ کرتا ہون اور اوسکے مہر مین اسیوقت چارسو درہم دیتا ہون"۔ اسکا کچھ وعدہ نہین ہے"۔ اے رسول امین مین نے
اوسکو (یعنی فاطمہ کو) مرسلین سابقین کے طریقے پر اپنی زوجیت مین لیا پس فرمایا جناب رسول خدا نے کہ مین نے تزویج کیا فاطمہ
کو تیرے ساتھ ای علی اور تزویج کیا ہے تجھکو اللہ تعالے نے اور وہ تجھسے راضی ہوا ہے اور اوسنے تجھکو برگزیدہ کیا ہے پس کہا
حضرت علی نے کہ مین نے اوسکو اللہ تعالیٰ کیجانب سے اور آپکی جانب سے ای رسول خدا قبول کیا پس جسوقت کہ حضرت فاطمہؑ نے
یہ سُنا کہ اونکے والد بزرگوار نے اونکو تزویج کیا اور اونکے مہر مین درہم مقرر فرمائے تو کہا کہ اے باپ میرے سب آدمیونکی لڑکیون کا
مہر درہم و دینار پر باندھا جاتا ہے پس سب آدمیون مین اور آپ مین کیا فرق باقی رہا آپ اللہ تعالیٰ سے سوال کیجیے کہ میرا مہر آپکی
امت کے گناہگارون کی شفاعت قرار دے پس اوسیوقت حضرت جبرئیل نازل ہوے اور اونکے ہاتھ مین ایک پارچہ حریر تھا اور
اوسمین لکہا ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مہر فاطمہ زہرا بنت محمد مصطفیٰ کا گناہگارون کی شفاعت قرار دیا۔ بعد اوسکے جناب رسول خدا
نے فاطمہ اور علی کو بلایا اور علی کا دہنا ہاتھ پکڑا اور فاطمہ کا بایان ہاتھ پکڑا اور دونون کو اپنے سینۂ مبارک سے لگایا اور
دونون کی آنکھون کے درمیان مین بوسہ دیا بعد اوسکے فاطمہ کو علی کے سپرد کیا اور فرمایا اے ابوالحسن تیری زوجہ بہتر زوجہ ہے
پھر کھڑے ہوے اور اون دونون بزرگوارون کے گھر مین تشریف لیگئے بعد اوسکے باہر تشریف لا کر دروازے کی دونون بازو
پکڑکے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم دونون کو جمعیت عطا فرمائے مین تم دونون کو خدا کے سپرد کرتا ہون اور اوسکو اپنی غیبت مین بھی تمہارا
حافظ و نگہبان قرار دیتا ہون بعد آنحضرت کے تشریف لیجانے کے حضرت علی جناب فاطمہ کیطرف متوجہ ہوے اور اونسے باتین کرنےلگے

یہانتک کہ رات ہوگئی پس جناب سیدہ علیہا السلام نے رونا شروع کیا پس حضرت علی نے پوچھا کہ ای سب عورتون کی سردار تم
کیون روتی ہو کیا تم اِس بات پر راضی نہین ہو کہ مین تمہارا شوہر ہون اور تم میری زوجہ ہو اونہون نے جواب دیا کہ ای میری چچا
کے بیٹے مین راضی کیون نہین ہون حالانکہ تم میری مرضی کے موافق ہو بلکہ اِس سے بھی زیادہ اور کچھہ نہین ہے مین تو اسبات مین فکر
کر رہی ہون کہ مرنیکے وقت اور قبر مین اوتارے جانیکے وقت میرا کیا حال ہوگا اِسلیے کہ مین نے اپنے اِس عزت اور فخر کے بچھونے پر
داخل ہونے کو مشابہ کیا اپنی قبر اور لحد مین داخل ہونیکے ساتھ اور مین تم سے سوال کرتی ہون اے میرے چچا کے بیٹے اور اپنے باپ کے
حق کی قسم دلواتی ہون کہ جو میرا قصد ہی اور مطلب ہی اوس تک مجھکو پہونچا دو اور میرے ساتھ اوٹھو اور اپنی محراب عبادت کیطرف
آؤ اور ہم اور تم آجکی رات عبادت مین بسر کرین اسلیے کہ یہ ہمارے لیے بھتر اور سزاوار ہے پس وہ دونون بزرگوار محراب کیطرف
گئے اور خدمت رب الارباب مین نماز تہجد کے لیے کھڑے ہوئے اور اپنے فرش راحت کو چھوڑ دیا اور عبادت مین مشغول ہوئے
اور وہ دونون بزرگ رات بھر نماز کے لیے کھڑے رہتے تھے اور دن بھر روزہ رکھتے تھے یہانتک کہ تین روز گذر گئے تو اپنے بچھونے
پر تشریف لائے پس حضرت جبرئیل امین[ع٥] چوتھے روز جناب سید المرسلین پر نازل ہوئے اور کہا کہ آپکا پروردگار آپکو سلام کہتا ہے اور
فرماتا ہے کہ بتحقیق علی اور فاطمہ کرام نے اِس تین روز مین اپنے بچھونے کو ترک کیا اور سونا چھوڑ دیا اور روزہ اور نماز کیطرف
متوجہ رہے پس تم اون دونون کے پاس جاؤ اور اونکا حال پوچھو اور اونسے کہو کہ اللہ تعالیٰ تم دونون کے ساتھ ملائکہ مقربین سے
مباہات کرتا ہے اور تم دونون بروز قیامت عاصیون اور گناہگارون کی شفاعت کروگے پس جناب رسول خدا اوٹھے اور دونون
کے مقام کیطرف تشریف لیگئے جب گھر کے اندر داخل ہوئے تو وہان اسماء بنت عمیس کو پایا اونسے پوچھا کہ تو یہان کیون کھڑی ہوئی ہے

ع٥ مولف حقیر کہتا ہے کہ یہ روایت گویا فی الواقع اس آیت شریف کی تفسیر ہے کہ تتجافی جنوبهم عن المضاجع یدعون ربهم
خوفا وطمعا ومما رزقناهم ینفقون فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعین جزاء بما کانوا یعملون
ترجمہ دور رہتے ہین پہلو اونکے بچھونون سے پکارتے ہین اپنے پروردگار کو ڈر سے اور طمع سے اور جو کچھ ہمنے اونکو دیا ہے اوسمین سے خرچ کرتے ہین
پس نہین جانتا ہی کوئی نفس جو کچھ کہ اونکے واسطے پوشیدہ ہی جو آنکھون کی ٹھنڈک ہی عوض مین اوسکے کہ جو عمل کرتے تھے۔

حالانکہ گھر مین مرد موجود ہے اسمارنے جوابدیا کہ یارسول خدا میرے مان باپ آپ پر فدا ہون تحقیق جسوقت کہ لڑکی اپنے شوہر کے

پاس جاتی ہے تو اوسکو ایک عورت کی بھی احتیاج ہوتی ہے کہ وہ وہان موجود رہے اور اوسکی ضرورتون کو رفع کرے پس مین یہان

کھڑی ہون کہ فاطمہ کی ضرورتون کو رفع کرون پس جناب رسول خدا کی آنکھون مین آنسو بھر آئے اور یہ فرمایا کہ اے اسمار اللہ تعالےٰ

دنیا اور آخرت کی حاجتون مین سے تیری ہر حاجت کو روا کرے حضرت علی علیہ السلام نے کہا ہے کہ اوس روز نہایت سخت سردی

تھی ہم اور فاطمہ دونون ایک ہی چادر اوڑھے ہوئے تھے پس جسوقت کہ ہمنے جناب رسول خدا کے کلام کو سُنا تو ارادہ کیا کہ ہم

کھڑے ہوجائین پس آپنے ہمکو دیکھا اور فرمایا کہ مین تمکو اپنے اوس حق کی قسم دلواتا ہون کہ جو تمہارے اوپر ہے کہ تم علیحدہ نہو یہانتک کہ

مین تم دونون کے پاس آؤن پس ہم مین سے ایک دوسرے کیطرف پھر آیا اور جناب رسول خدا تشریف لائے اور ہمارے سرون کے پاس

بیٹھ گئے اور اپنے دونون پاؤن ہمارے بیچ مین پھیلا دیے اور مین نے آپکا داہنا پاؤن لیکے اپنے سینے سے لگایا اور فاطمہ نے آپ کا

بایان پانون لیکے اپنے سینے سے لگالیا اور ہم آپکے دونون پانون کو گرم کرنے لگے یہانتک کہ وہ گرم ہوگئے بعد اوسکے آپنے ہمارے لیے

دعای خیر کی پھر علی کو حکم دیا کہ باہر جائین وہ باہر چلے گئے تو فاطمہ سے پوچھا کہ اے بیٹی تمنے اپنے شوہر کو کیسا دیکھا اونہوننے کہا

کہ ای میرے باپ وہ اچھا شوہر ہے بعد اوسکے علی کو بُلایا اور اونسے فرمایا کہ اپنی زوجہ کے ساتھ نرمی کرو اور اوس سے بمہربانی پیش آؤ

اسلیے کہ تحقیق فاطمہ میرا ایک جزو بدن ہے جو چیز کہ اوسکو اذیت دیتی ہے وہ مجھکو اذیت دیتی ہے اور جو چیز کہ اوسکو خوش کرتی

ہے وہ مجھکو خوش کرتی ہے اور مین تم دونون کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہون اور اپنے بعد اوسی کو مین تم دونون کا حافظ اور

نگہبان قرار دیتا ہون اور اوسنے تم دونون سے نجاست کو دفع کیا ہے اور تم دونون کو ایسا پاک کیا ہے کہ جو پاک کرنیکا حق

ہے علی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ واللہ مینے فاطمہ کو کسی بات مین غضبناک نہین کیا اور نہ کوئی ایسی بات کی کہ جس سے اونکو

کراہت ہو یہانتک کہ اللہ تعالےٰ نے اونکو اپنے پاس بُلا لیا اور اونہوننے بھی مجھکو غضبناک نہین کیا اور نہ کبھی میرے حکم کی خلاف

کیا اور ہر آئینہ وہ ایسی تھین کہ جب مین اونکو دیکھتا تھا تو میرے رنج و غم سب دفع ہوجاتے تھے اللہ تعالےٰ اون پر رحمت کرے اور

مروی ہے کہ جناب رسول خدا ایک روز حضرت فاطمہؑ کے پاس گئے اور فرمایا کہ اے میری بیٹی تجھپر سلام ہو آج تیری کیسی حالت ہی
اونہون نے جوابدیا کہ واللہ مین آج دردمند ہون اور بھوک نے مجھکو ضرر پہونچایا ہی پس جناب رسول خدا رونے لگے اور فرمایا کہ تو
مضطرب نہو اسلیے کہ واللہ تین روز گذرے ہین کہ مین نے کسی کھانیکا مزہ نہین چکھا ہی حالانکہ مین خدا کے نزدیک تجھسے زیادہ مکرم ہون
اور اگر مین اللہ تعالی سے سوال کرتا تو وہ مجھکو طعام عطا فرماتا لیکن مین نے آخرت کو دنیا پر اختیار کیا ہے پھر آپنے اپنا دست مبارک
حضرت فاطمہ کے کندہے پر رکھا اور فرمایا کہ تجھکو بشارت ہو اسلیے کہ واللہ مین نے تجھکو ایسے شخص کی زوجیت مین دیا ہے کہ جو دنیا
اور آخرت مین سردار ہے پس تو اپنے چچا کے بیٹے سے راضی رہ اور تو بہشت کی سب عورتون کی سردار ہے۔

لطف تذکرۃ المجالس ۱۲

وذکر ابن الجوزی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صنع لفاطمۃ رضی اللہ عنہا قمیصا جدیدا لیلۃ عرسہا وزفافہا
وکان لہا قمیص مرقوع واذا بسایل علی الباب یقول اطلب من بیت النبوۃ قمیصا خلقا فارادت
ان تدفع الیہ قمیص المرقوع فتذکرت قولہ تعالی لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون
فدفعت لہ الجدید فلما قرب الزفاف نزل جبرئیل وقال یا محمد ان اللہ تعالی یقرئک
السلام وامرنی ان اسلم علی فاطمۃ قد ارسل لہا معی ھدیۃ من ثیاب الجنۃ من السندس
الاخضر فبلغہا السلام والبسہا **ترجمہ** اور ابن جوزی نے ذکر کیا ہی کہ جناب رسول خدا نے حضرت فاطمہ کو شب
عروسی کے لیے ایک نیا کرتا بنوا دیا تھا اور اونکے پاس ایک پرانا کرتا بھی تھا ناگاہ ایک سائل نے دروازے پر آکے کہا کہ مین خانہ نبوت
سے ایک پرانا کرتا طلب کرتا ہون پس حضرت فاطمہؑ نے ارادہ کیا کہ پرانا کرتا اوسکو دیدین پھر اونکو قول حق سبحانہ تعالی کا یاد آیا جسکا
ترجمہ یہ ہے (کہ ہرگز نہ پہونچوگے تم نیکی کو یہانتک کہ خرچ کرو تم اوس چیز مین سے کہ دوست رکھتے ہو) پس اوس سائل کو آپنے نیا
کرتا دیدیا پس جب آپکی رخصت کا وقت قریب ہوا تو حضرت جبرئیلؑ نازل ہوے اور کہا کہ اے محمدؐ تحقیق اللہ تعالی آپکو سلام
کہتا ہی اور اوسنے مجھکو حکم دیا ہی کہ فاطمہؓ کو بھی سلام کہون اور اونکے لیے میرے ساتھ ایک ہدیہ بھیجا ہی کہ جو بہشت کے حلون مین سے

سندس سبز کا ہے پس آپ فاطمہؑ کو سلام پہونچا دیجیے اور یہ حُلّہ اونکو پہنا دیجیے۔

عن[1] جابر قال حاضرنا عرس علی بن ابی طالب و فاطمۃ بنت رسول اللہ فما رأینا عرسا احسن منہ ھیأ لنا رسول اللہ صلعم زبیبا و تمرا[1] **ترجمہ** جابر سے منقول ہی کہ ہم لوگ حضرت علی بن ابیطالب کے اور فاطمہؑ بنت رسول اللہ کی دعوت عروسی مین حاضر ہوے پس ہمنے کوئی دعوت اوس سے بہتر نہین دیکھی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ الہ وسلم نے ہمارے لیے مویز اور خرمے مہیا فرمائے تھے۔

فصل

حدیث[2] مین آیا ہی کہ جب حق سبحانہ وتعالیٰ نے آدم و حوّا علیہما السلام کو بہشت مین تمکن فرمایا تو ایکدن حضرت آدم نے حضرت حوّا سے کہا کہ اے حوّا خدا نے تمسے زیادہ کسیکو حُسن و جمال اور جاہ و جلال کی ساتھ خلق نکیا ہوگا پس اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ آدم اور حوّا کو فردوس اعلیٰ مین لیجاؤ جبرئیل حسب الحکم رب جلیل ان دونون کو وہان لیگئے۔ وہان حضرت آدم و حوّا نے ایک تخت بیش بہا پر ایک دختر فرخندہ فر کو دیکھا جسکے سر پر ایک تاج نورانی تھا اور دونون کانون مین دو گوشوارے ایسے تھے جسکی ضیائے عالم افروز سے تمام بہشت روشن و منور تھی۔ ع تو رُخ نمودی و عالم تمام نور گرفت + حضرت آدم نے حضرت جبرئیل سی پوچھا کہ ای دوست یہ دختر بلند اختر کون ہے۔ جبرئیل امین نے کہا کہ یہ فاطمہؑ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین۔ اور محمد صلعم تمہارے فرزندون مین سے پیغمبر آخر الزمان ہون گے۔ آدم نے پوچھا کہ یہ تاج کیسا ہے کہا کہ یہ فاطمہؑ کے زوج علی ہین۔ پوچھا کہ یہ دونون گوشوارے کیا چیز ہین کہا کہ یہ حسن اور حسین فاطمہؑ کے فرزند ارجمند ہین آدم علیہ السلام نے متعجب ہوکر پوچھا کہ اے جبرئیل کیا حق تعالیٰ نے اِنکو مجھ سے پہلے خلق فرمایا ہے۔ جبرئیل نے کہا کہ ہان یہ تمسے پہلے غامض علم الٰہی مین موجود تھے۔

آن دم کہ خانہ بر سر کوے تو ساختم + آدم ہنوز محرم خلد برین نبود

آن دم کہ با بار کرامت در آمدیم + جبرئیل بر خزانۂ رحمت امین نبود

[1] اسعاف الراغبین بحوالہ مسلم ۱۲ [2] روضۃ الشہداء ونزہت المجالس — مودۃ القربیٰ — ارجح المطالب روایت کسائی ۱۲

روایت ہی کہ ایکدن جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد شریف مین تشریف رکھتے تھے کہ چند زنان قریش نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے محمد اگرچہ بر وے ملت اب ہم تمسے بیگانہ ہو گئین ہین لیکن چونکہ قرابت نسب مین یگانہ ہین اور آج ہمارے یہان ایک تقریب عروسی درپیش ہے لہذا ہماری تمنا ہی کہ آپ فاطمہ کو بھی اوسمین شریک ہونے کی اجازت دیجیے۔ خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیر تامل فرما کر جوابدیا کہ بہتر ہے تم جاؤ مین فاطمہ کو تمھارے یہان بھیجونگا۔ جب وہ چلی گئین۔ آنحضرت صلعم جناب سیدہ کے پاس تشریف لیگئے اور فرمایا کہ جان پدر مجھکو حکم دیا گیا ہی کہ خلق کے ساتھ بخُلق پیش آؤن دشمنون کی ظلم وجفا کو برداشت کرون اور اونکے زہر نفاق کو شکر شُکر کے ساتھ مقابل کرون۔ آج بعض زنان قریش نے میرے پاس آکر اس امر کی استدعا کی ہے کہ اونکے یہان کی تقریب شادی مین تم بھی شریک ہو چنانچہ مین نے اونکی درخوہست منظور کرلی ہی اب تم اس بارےمین کیا کہتی ہو۔ جناب سیدہ نے عرض کی کہ اے پدر عالیقدر مجھے حکم خدا اور ارشاد رسولؐ خدا مین کیا عذر ہو سکتا ہی لیکن متحیر ہون کہ کون سا لباس پہن کر اونکی مجلس مین جاؤن۔ ظاہر ہے کہ وہ سب جامہ ہاے مکلف و بیش بہا پہنے ہونگی اور مجھے اس لباس کہنہ مین دیکھکر خواہ مخواہ طعن وطنز کرینگی۔ زن عُتبہ و دختر شیبہ وخواہر ابوجہل وہان موجود ہین۔ وہ ضرور استہزاے نامعقول کرینگی یا رسول اللہ دختران عرب کا لاف وگزاف حضور اقدس پر پوشیدہ نہین ہے۔ حمالۃ الحطب کہ آپکی راہ مین کانٹے بچھاتی ہے اور ہندہ زن ابوسفیان کہ جسکو سوا آپکی غیبت کے کوئی کام نہین نہایت ساز وسامان سے اوس محفل مین موجود ہونگی اور مجھے دیکھکر اُنکی زبان کچھہ کہے بغیر نہ رہیگی۔ اور اونکو چشم بصیرت نہین کہ مرتبہ رسولؐ اللہ کو دیکھ سکین۔ ہنوز یہ بات ختم نہوئی تھی کہ حضرت جبرئیل نے تشریف لاکر حضور نبوی مین حق تعالی کا سلام عرض کیا اور کہا کہ یا رسولؐ اللہ خداوند عالم فرماتا ہی کہ تم فاطمہ کو ضرور بھیجو فاطمہ کے جانے مین بعض رموز عجیبہ وہان ظاہر ہونگے آنحضرت صلعم نے ارشاد خداوندی سے جناب سیدہ کو خبر دی حضرت خاتون جنت نے حکم رب العزت بسر وچشم تسلیم کیا اور اوسیوقت مقنعہ فقر سر پر ڈالا اور چادر عصمت اوڑھکر بی بی خادمہ جاجبہ گھر سے باہر نکلین۔ + چہ غم خورشید تابان را اگر تنہا رود در رہ + چہ غم سرو خرامان را اگر تنہا برون آید + اوسطرف قریش کی

دیکھو روضۃ الشہدا ۱۲ و شواہد النبوۃ ۱۲

سب عورتین اپسمین ذکر کرتی تھین کہ دیکھو جب دختر مصطفٰے باخرقہ کھنہ یہان آئیگی اور ہمارے لباس گرانبہا دیکھےگی تو اشک اندوہ

آنکھوں مین بھر لائیگی۔ ناگہان ایک ندائے غیب اونکے کانون مین پھونچی کہ جناب فاطمہ تشریف لاتی ہین پس جسوقت کہ جناب خاتون

جنت نے اوس مجلس خانہ عروسی مین قدم رکھا تمام دیوارین گھر کی اونکے نور جمال سے روشن و منور ہوگئین۔ زنان قریش نے

دیکھا کہ دختر محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خرامان خرامان تشریف لاتی ہین اور ایسا لباس پر تکلف بے بہا زیب تن اور تاج مرصع

سر پر ہے کہ چشم روزگار نے بھی اوسکا مثل نہ دیکھا ہو۔ کنیزان پاکیزہ سرشت (کہ درحقیقت حوران جنت تھین) ہمراہ ہین جنمین سے

بعض خواصین چادر مطہر کو ہاتھون پر سنبھالے ہوے ہین کہ زمین پر نہ لوٹے اور بعض خواصین مروحہ جنبان ہین پس یہ کیفیت

نمونہ قدرت دیکھکر زنان حاضرین مجلس کو محویت کا عالم ہوگیا اور حیران ہوکر ایک دوسرے سے پوچھنے لگی کہ یہ کس سلطان

محترم کی دختر گرامی قدر ہے اور یہ خاتون باعظمت و جلالت کون ہے جسکا پرتو جمال شعاع آفتاب کو شرمندہ کرتا ہے اور

جسکے جامہ ہاے عدیم المثل کا جواب شاہان ہفت کشور کے خزانون مین بھی نہوگا۔ لیکن جب سب کو معلوم ہوا کہ یہ خاتون گرامی

منزلت فاطمہ بنت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ غم حسد سے کانپ اوٹھین اور وفور ندامت سے اپنی گردنین جھکالین اور اکثر

عورتون نے گمان کیا کہ جناب رسالتمآب نے معاذ اللہ سحر کیا ہے۔ بالآخر چند خواتین ممتاز نے سامنے حاضر ہوکر عرض کی کہ اے

دختر مصطفٰے جن شہزادیون اور عورتون کی تم کو رغبت ہو وہ حاضر کرین۔ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا کہ میرے والد

بزرگوار کا قول ہے کہ اجوع یوما و اشبع یوما پس ہماری صفت گرسنگی ہے اور اگر میری رضاجوئی مقصود ہے

تو اس سے زیادہ کوئی امر میری مسرت اور خوشنودی خدا کا باعث نہین ہے کہ ظلمتکدہ کفر و ضلالت سے نکلکر فضاے نورانی

ایمان و ہدایت مین آؤ اور خدا اور رسول کے نزدیک عزت پاؤ۔ یہ کلام معجز نظام سنکر اوس مجمع مین سے اکثر خوش نصیب

عورتین بصدق دل ایمان لائین اور کہا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

روضۃ الاحباب ج۲ ص۱۳

امیر المومنین امام حسین علیہ السلام فرماتے ہین کہ مین نے اپنی مادر معظمہ جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو دیکھا کہ اکثر جمعہ کی

شب کو طلوع صبح تک نمازین پڑہتی تھین اور نمازون کے ختم ہونے پر مومنین و مومنات کے حق مین بے انتہا دعای خیر فرماتی تھین ایکدن مین نے عرض کی کہ اے مادر مہربان تم اپنے واسطے کبھی دعا نہین فرماتین ارشاد کیا کہ یابنی الجار ثم الدار یعنی اے میرے بیٹے پہلے ہمسایہ ہے بعد اوسکے گھر ہے۔

حضرت[له] امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اکثر حضرت امیر حمزہ[ع] علیہ السلام کی قبر شریف کی زیارت کو احد پر تشریف لیجایا کرتی تھین اور قبر کی مرمت اپنے دست مبارک سے فرماتی تھین اور علامت مزار کے لیے ایک پتھر بھی وہان رکھدیا تھا۔

حضرت[ع] علی مرتضی صلوٰۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جناب سیدہ زہرا علیہا التحیۃ والثنا ہر جمعے کو حضرت امیر حمزہ علیہ السلام کی قبر شریف پر جاکر نمازین پڑہا کرتی تھین اور دوسری روایت مین آیا ہے کہ دو تین دن کا فصل دیکر ہمیشہ شہدائے احد کی

له جذب القلوب الی دیار المحبوب شاہ عبدالحق محدث دہلوی ۱۲

ع جذب القلوب بروایت حاکم و طلا و فا ... سمہودی ۱۲

ع حضرت امیر حمزہ سید الشہدا احد کے معرکے مین شہید ہوے ہین۔ اخرج الامام احمد بن حنبل عن ابن مسعود قال ان النساء کن یوم احد خلف المسلمین یجهزون علی جرحی المشرکین فلو حلفت یومئذ رجوت ان ابر انه لیس احد منا یرید الدنیا حتی انزل الله تعالی منکم من یرید الدنیا ومنکم من یرید الآخرة فلما خالف اصحاب النبی صلی الله علیه وآله وسلم وعصوا ما امروا فنظر رسول الله صلعم فاذا حمزة قد بقر بطنه واخذت هند زوجة ابی سفیان کبده فاكلتها فلم تستطع ان تحبسها فلفظته بالقی فقال صلی الله علیه وسلم هل اكلت منه شيئا قالوا لا قال صلی الله علیه وسلم ما كان الله تعالی ان یدخل شیئا من حمزة فی جوف اهل النار فوضع النبی صلعم حمزة بین یدیه فصلی علیه وجیء برجل من الانصار فوضع الی جنب حمزة فصلی علیه ثم جیء باخر فصلی علیه وهكذا ایعمل الی السبعین حتی صلی علی حمزة سبعین صلوة یعنے ابن مسعود سے روایت ہے کہ عورتین جنگ احد مین مسلمانون کے پیچھے مشرکون کے زخمیون کا کام تمام کر رہی تھین پس اگر مین اسبات پر قسم کہاتا کہ ہم مین سے کوئی شخص طالب دنیا نہین ہے تو مجھے امید تھی کہ میرے لیے اسمین کچھہ برائی نہوتی یہان تک کہ اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی یعنی منکم من یرید الدنیا ومنکم من یرید الاخرۃ (ترجمہ) تم مین بعض ایسے ہین کہ دنیا کا ارادہ کرتے ہین اور بعض ایسے ہین کہ آخرت کا ارادہ کرتے ہین۔ پس جسوقت کہ اصحاب رسول خدا صلعم نے جس بات کا حکم دیئے گئے تھے اوسکی مخالفت اور نافرمانی کی تو جناب رسول خدا صلعم نے ناگہان دیکھا کہ حضرت حمزہ کا شکم مبارک شق ہوگیا تھا اور ہندہ زوجہ ابو سفیان نے آپکا کلیجہ نکال لیا اور اوسکو کھا گئی پس اسبات پر قادر نہوئی کہ اوسکو اپنے پیٹ مین روک سکے پس قے کرکے اوسکو گرادیا جناب رسول خدا صلعم نے پوچھا کہ کیا اوسمین سے کچھہ ہندہ نے کھایا ہی لوگون نے کہا کہ نہین فرمایا جناب رسول خدا صلعم نے کہ اللہ تعالی ایسا نہین ہی کہ حمزہ کے بدن مین سے اہل جہنم کے پیٹ مین کوئی چیز داخل کرے پس حضرت حمزہ کی نعش مبارک جناب رسول خدا صلعم کے سامنے رکھدی گئی پس آپنے اوسپر نماز پڑہی اور ایک دوسرے شخص کی نعش انصار مین سے لاکے حضرت حمزہ کے پہلو مین رکھی گئی پس آپنے اوسکے اوپر نماز پڑہی بعد اوسکے اور نعش کو لائے پس اوسکے اوپر نماز پڑہی اسیطرح ستر نعشون کے ساتھ عمل کیا یہان تک کہ آپنے حضرت حمزہ کی نعش پر ستر نمازین پڑہین۔ ۱۲

زیارت کو تشریف لیجاتی تھین اور وہان نمازین پڑھکر بہت عرصے تک شہدا کے حق مین دعائین کرتین اور روتی تھین۵ؔ۔

منقول۵ؔ ہے کہ جب جناب پیغمبر خدا صلعم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو فدک کی جانب بھیجا اور جناب امیرؑ کے دست مبارک پر

بدین شرط مصالحہ واقع ہوا کہ امیرؑ اونکے قتل کا قصد نفرمائین اور جو ایط خاص ازان رسول اللہ ہو۔ پس جبرئیل علیہ السلام

نازل ہوے اور کہا کہ یا رسولؐ اللہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ذوالقربے کا حق دیدو آنحضرت نے پوچھا کہ ذوالقربے کون ہین اور

اونکا حق کیا ہے جبرئیل امین نے کہا ذوالقربے فاطمہ ہین اور فدک اونکا حق ہے پس جو کچھہ خدا اور رسول کا فدک سے متعلق

ہے سب فاطمہ کو دیدو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؑ زہرا کو بلاکر ایک وثیقہ لکھدیا اور فدک اونکے حوالہ کیا چنانچہ

رسول اللہ صلعم کے بعد حضرت فاطمہؑ نے اوس وثیقے کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا اور کہا کہ یہ نوشتہ حضرت

رسولؐ خدا کا ہے جو میرے اور حسن اور حسین کے لیے لکھا تھا۔ انتہی۔ مولف کہتا ہے کہ عطای فدک کی حدیثین اکثر کتب معتبرہ

مین مذکور ہین چنانچہ ۲ؔ عن ابی سعید الخدری قال لما نزلت ھذہ الاٰیة واٰت ذاالقربی

حقه دعا رسول الله صلی الله علیه واٰله وسلم فاطمة فاعطاھا فدك یعنی ابوسعید خدری سے

له معارج النبوة ومقصد اقصی ۱۲- سه ابن ابی حاتم و بزار و ابن مردویه و ابویعلی موصلی و کنز العمال و درمنثور سیوطی ۱۲-

---

۱ؔ حدیثون مین شہدای احد کے بہت فضائل وارد ہوے ہین از انجملہ عن ابی النضر مولی عمر بن عبید الله انه بلغه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لشهداء احد هولاء اشهد علیهم فقال ابو بکر الصدیق یا رسول الله السنا باخوانهم اسلمنا کما اسلموا وجاهدنا کما جاهدوا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم بلی ولکن لا ادری ما تحدثون بعدی قال فبکی ابو بکر ثم بکی ثم قال ائنا لکائنون بعدك یعنے ابو النضر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداے احد کے حق مین فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہین جنکے صحت ایمان اور صبر وسعی کی مین قیامت کے دن گواہی دونگا حضرت ابوبکر صدیق نے کہا کہ یا رسولؐ اللہ کیا ہم اونکے بھائی نہین ہین جسطرح وہ اسلام لاے ہم بھی اسلام لاے اور جسطرح اونہون نے جہاد کیے ہم نے بھی جہاد کیا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ ہان لیکن مین نہین جانتا کہ تم میرے بعد دین مین کیا ایجاد کروگے یہ سنکر حضرت ابوبکر روئے اور بہت روکر کہا کہ کیا ہم آپ کے بعد زندہ رہین گے (موطاے امام مالک و جذب القلوب مولوی عبدالحق محدث دہلوی و تفریح الاحباب عبداللہ قرشی) اور منقول ہے کہ امیر معاویہ نے اپنے زمانہ امارت مین ایک نہر نکالی جس کا گذر احد کے مشہد مقدس کی طرف سے ہوا پس منادی نے بحکم معاویہ ندا دی کہ امیر المومنین کی نہر آتی ہے جس کا مردہ یہان دفن ہو یہان سے اوکھاڑ کر کسی دوسری جگہہ لیجائے اور جب امیر معاویہ نے کھودے جانے کا حکم دیا تو ایک کدال حضرت امیر حمزہؑ کے پای مبارک مین لگا جس سے اوسیوقت خون تازہ جاری ہوا۔ ۱۲ (شفاء الاسقام امام تاج الدین سبکی و جذب القلوب محدث دہلوی وطی الفراسخ) ۱۲

مروی ہے کہ جب آیہ وات ذا القربی حقہ نازل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہؑ کو بلاکر فدک اونکو عطا فرمایا۔ ٭ ٭ مروی ان عثمان رضی اللہ عنہ اقطع مروان ابن الحکم فدک (ابوالفدا)

مروی[۱] ہے کہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مکانون کے درمیان مین ایک خوخہ یعنے کھڑکی[ع۵] تھی حضرت رسالت پناہ صلعم اکثر اسی کھڑکی سے برآمد ہوتے تھے اور ہر مرتبہ جناب ولایت مآب علی مرتضیٰ اور جناب سیدہ فاطمہ زہرا اور حضرات حسنین سلام اللہ علیہم کی خیر و عافیت دریافت فرماتے تھے۔

حذیفہ[۲] بن الیمان سے منقول ہے کہ ایک دن میری مان نے مجھ سے پوچھا کہ تو کب سے حضرت رسول خدا صلعم کے حضور مین حاضر نہین ہوا مین نے کہا کہ بہت عرصہ ہوگیا۔ میری مان بہت ناخوش ہوئین اور کہا کہ جا اور میرے اور اپنے لیے آمرزش طلب کر۔ مین گیا اور بعد حصول ملازمت نماز مغرب آنحضرتؐ ہی کے ساتھ ادا کی۔ نماز پڑھکر حضرت صلعم اپنے حجرہ مقدسہ کیطرف متوجہ ہوئے مین بھی پیچھے ہولیا راہ مین دیکھا کہ ایک اجنبی شخص نے آپ سے ملکر کچھ باتین کین اور غائب ہوگیا۔ آنحضرت آگے بڑھے مین بھی پیچھے پیچھے چلا آپ میرے پانون کی آہٹ سُنکر ٹھہر گئے اور فرمایا کہ حذیفہ ہے مین نے کہا ہان یا رسول اللہ۔ فرمایا تیری کچھ حاجت ہے مین نے سب بیان کیا فرمایا غفر اللہ لک ولامک۔ پھر پوچھا کہ تونے اوس شخص کو دیکھا جو مجھے راہ مین ملا تھا مین نے کہا ہان یا رسول اللہ۔ آنحضرت نے ارشاد کیا کہ یہ ایک فرشتہ تھا اور اس سے پہلے کبھی زمین پر نازل نہین ہوا۔ اِسنے خدا تعالیٰ سے میری زیارت کی اجازت حاصل کی اور یہ بشارت لایا کہ فاطمہ زنان بہشت کی سردار ہین اور حسن اور حسین جوانان جنت کے سردار ہین۔

عن[۳] ابی هریرة قال قال النبی صلعم ان ملکا من السماء لم یکن زارنی فاستاذن ربی فی زیارتی

[۱] جذب القلوب مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی۔ [۲] مسند امام احمد حنبل وغیرہ۔ [۳] اسعاف الراغبین بحوالہ طبرانی و ابن حبان۔

ع۵ مولوی شاہ عبدالحق صاحب لکھتے ہین کہ ایک بار اسی کھڑکی سے حضرت عائشہ شب کو تشریف لاتی تھین آتے وقت اونکے اور جناب سیدہ کے مابین کچھ نزاع لفظی ہوگئی۔ جناب سیدہ نے آنحضرت صلعم سے عرض کرکے اوس کھڑکی کو بند کرا دیا۔ (جذب القلوب)

فبشرنی واخبرنی ان فاطمة سیدة نساء امتی ترجمہ ابوہریرہ سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ ایک فرشتے نے اہل آسمان مین سے میری کبھی زیارت نکی تھی پس اوسنے میرے پروردگار سے میری زیارت کی اجازت حاصل کی اور مجھکو بشارت دی اور آگاہ کیا کہ فاطمہ میری امت کی عورتون کی سردار ہے۔

وقال[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا فاطمة الا ترضین ان تکونی سیدة نساء المسلمین او سیدة نساء ھذہ الامة ترجمہ اور فرمایا جناب رسول خدا نے کہ اے فاطمہ کیا تو اس بات سے راضی نہین ہے کہ تمام عالم کی عورتون کی سردار ہو یا یہ فرمایا کہ اس امت کی عورتون کی سردار ہو۔

وقال[2] النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمة سیدة نساء اھل الجنة ترجمہ اور فرمایا جناب رسول خدا نے کہ فاطمہ بہشت کی عورتون کی سردار ہے۔

عن[3] ابی سعید الخدری ان النبی صلعم قال فاطمة سیدة نساء اھل الجنة الا مریم بنت عمران ترجمہ ابوسعید خدری سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ فاطمہ سوا مریم بنت عمران کے سب بہشت کی عورتون کی سردار ہے۔

وروی[4] انہ علیہ الصلوة والسلام قال حسبک من نساء العلمین اربع مریم و اسیة امرأة فرعون و خدیجة و فاطمة علیھن السلام و ان ھذا الحدیث دال علی ان ھولاء الاربع افضل من سائر النساء ترجمہ اور مروی ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ تمام دنیا کی عورتون مین سے چار عورتین تجھکو کافی ہین مریم اور آسیہ زوجہ فرعون اور خدیجہ اور فاطمہ علیہن السلام اور تحقیق یہ حدیث دلالت کرتی ہے اثبات پر کہ یہ چار عورتین کل عورتون سے افضل ہین۔

عن[5] ابی سعید الخدری انہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مر فی السماء السابعة قال

[1] صحیح بخاری و مسلم ۱۲
[2] صحیح بخاری ۱۲
[3] مستدرک حاکم ۱۲ صحیح بخاری
[4] صحیح بخاری و مسلم و تفسیر کبیر فخر رازی
[5] و معالم التنزیل ۱۲ نور الابصار ۱۲

فرائت فیها لمریم وکلام موسی ولاسیه امرأة فرعون ولخدیجة بنت خویلد
قصورا من یاقوت ولفاطمة بنت محمد سبعین قصرا من مرجان احمر مکللا باللؤلؤ
ابوابها واسرتها من عود واحد **ترجمہ** ابوسعید خدری سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا
ساتوین آسمان پر تشریف لیگئے آپنے فرمایا ہے کہ وہان مین نے مریم اور مادر موسیٰ اور آسیہ زن فرعون اور خدیجہ بنت
خویلد کے لیے قصر دیکھے کہ جو یاقوت سے بنے ہوئے تھے اور فاطمہ بنت محمد کے لیے ستر قصر تھے سرخ مونگے کے کہ اونمین موتی جڑے ہوئے
تھے اور اونکے دروازے اور تخت ایک ہی لکڑی سے بنے ہوئے تھے۔

وعن[له] النبی صلی الله علیه وآله وسلم انه جاع فی زمن قحط فاهدت له فاطمة
رضی الله عنها رغیفین وبضعة لحم اثرته بها فرجع بها الیها وقال هلمی یا بنیة فکشفت عن الطبق
فاذا هو مملوء خبزا ولحما فبهتت وعلمت انها نزلت فقال لها صلی الله علیه وآله وسلم انی لک
هذا فقالت هو من عند الله ان الله یرزق من یشاء بغیر حساب فقال علیه
الصلوة والسلام الحمد لله الذی جعلک شبیهة بسیدة نساء بنی اسرائیل ثم جمع
رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم علی بن ابی طالب والحسن والحسین واهل بیته
فاکلوا علیه حتی شبعوا وبقی الطعام کما هو فاوسعت فاطمة علی جیرانها
ترجمہ جناب رسول خدا سے مروی ہے کہ آپنے ایکمرتبہ قحط کے زمانے مین کھانا نہین نوش فرمایا تھا پس جناب فاطمہؑ نے
آپکے لیے دو روٹیان اور تھوڑا سا گوشت ہدیہ بھیجا کہ باوصف اپنی بھوک کے یہ کھانا آپکے لیے اختیار کیا تھا پس آنحضرت اوسکو
لیکے حضرت فاطمہؑ کے پاس خود تشریف لائے اور فرمایا کہ اے بیٹی تم اس کھانیکو خود میرے پاس لاؤ پس حضرت فاطمہؑ نے
اوس برتن پر سے کپڑے کو اوٹھایا ناگاہ دیکھا کہ وہ روٹیون سے اور گوشت سے بھرا ہوا تھا پس آپ حیران ہوگئین اور جانا

[له] تفسیر برہان جلد اول ح۔۳

کہ یہ حق سبحانہ تعالی کیطرف سے نازل ہوا ہے پس جناب رسول خدا نے حضرت فاطمہ سے فرمایا کہ یہ تجھکو کہان سے ملا اونھون

نے جواب دیا کہ یہ اللہ کی جانب سے ہے ہر آئینہ اللہ رزق دیتا ہے جسکو چاہتا ہے بے حساب پس فرمایا آنحضرت نے کہ جمیع حمد ثنا ء

ہین واسطے اللہ کے کہ اوسنے تجھکو اوسکا مشابہ قرار دیا کہ جو بنی اسرائیل کی سب عورتون کی سردار تھین (یعنی حضرت مریم) بعد

اوسکے جناب رسول خدا نے علی بن ابیطالب و حسن اور حسین علیہم السلام اپنے اہلبیت کو جمع کیا اور اون سب نے اوسمین سے

کھایا یہانتک کہ سیر ہوگئے اور وہ کھانا جیسا تھا ویسا ہی باقی رہا پس حضرت فاطمہ نے اپنے محلے والون کو بھیجا۔

عن[۱] علی قال کنت عند رسول اللہ صلعم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای شئ خیر للمرأۃ

فسکتوا فلما رجعت قلت لفاطمۃ ای شئ خیر للنساء قالت ان لا یراھن الرجال فذکرت

ذلک للنبی صلعم فقال ان فاطمۃ بضعۃ منی ترجمہ حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ مین ایک دن

جناب رسول خدا کے پاس تھا آپنے فرمایا کہ کونسی چیز عورت کے لیے بہتر ہے سب لوگ چپ ہوگئے پس جسوقت کہ مین گھر

مین آیا تو مین نے فاطمہ سے کہا کہ کونسی چیز عورتون کے لیے بہتر ہے اونھون نے جواب دیا کہ یہ بہتر ہے کہ اونکو مرد نہ دیکھ سکین

پس مین نے جناب رسول خدا سے اسبات کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ فاطمہ میرا ایک جزو بدن ہے۔

و[۲] قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ بضعۃ منی فمن اغضبھا اغضبنی ترجمہ اور فرمایا جناب

رسول خدا نے کہ فاطمہ میرا ایک جزو بدن ہے پس جس شخص نے کہ اوسکو غضبناک کیا اوسنے مجھکو غضبناک کیا۔

عن[۳] المسور بن مخرمۃ مرفوعا فاطمۃ بضعۃ منی یغضبنی من یغضبھا وان الانساب ینقطع

یوم القیامۃ غیر نسبی وصھری ترجمہ مسور بن مخرمہ سے مرفوعًا مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت

نے کہ فاطمہ میرا جزو بدن ہے جو شخص کہ اوسکو غضبناک کرتا ہے وہ مجھکو غضبناک کرتا ہے اور تحقیق سب انساب بروز

قیامت منقطع ہوجائینگے سوا میرے نسب ور دامادی کے۔

[۱] مسند بزار و کیمیائے سعادت غزالی و دیوہ فتنہ شمہ
[۲] صحیح بخاری ۳ سل
[۳] احمد بن حنبل و حاکم

عن[۱] علی ان رسول اللہ صلعم قال لفاطمة یا فاطمہ ان اللہ یغضب لغضبک ویرضی لرضاک **ترجمہ** حضرت علی سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے حضرت فاطمہ سے فرمایا کہ یا فاطمہ تحقیق اللہ تیرے غضب کے سبب سے غضب مین آتا ہے اور تیری رضامندی کے سبب سے راضی ہوتا ہے۔

و[۲] قال رسول اللہ صلعم ان اللہ لیغضب لغضب فاطمة ویرضی لرضاہا **ترجمہ** اور فرمایا جناب رسول خدا نے کہ تحقیق اللہ فاطمہ کے غضب کے سبب سے غضب مین آتا ہے اور اوسکی رضامندی سے راضی ہوتا ہے۔

عن[۳] ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان فاطمہ احصنت نفسہا فحرمہا اللہ وذریتہا من النار **ترجمہ** ابن مسعود سے منقول ہے کہ تحقیق جناب رسول خدا نے فرمایا کہ فاطمہ نے گناہون سے اپنے نفس کو بچایا پس اللہ نے اوسپر اور اوسکی اولاد پر آتش دوزخ کو حرام کیا۔

اخرج[۴] الحافظ ابو القاسم الدمشقی انہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال یا علی لم سمیت فاطمة قال علی لم سمیت فاطمة یا رسول اللہ قال ان اللہ قد فطمہا وذریتہا من النار **ترجمہ** حافظ ابو القاسم دمشقی نے یہ حدیث نکالی ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ یا علی مین نے فاطمہ کا نام فاطمہ کیون رکھا حضرت علی نے پوچھا کہ یا رسول خدا آپنے فاطمہ کیون نام رکھا ہے حضرت نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالے نے اوسکو اور اوسکی ذریت کو آتش جہنم سے علیحدہ کردیا ہے۔

و[۵] روی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال کل بنی ام ینتمون الی عصبة الا ولد فاطمة فانا ولیہم وانا عصبتہم **ترجمہ** اور مروی ہے کہ تحقیق جناب رسول خدا نے فرمایا کہ سب اولاد قرابت آبائی کے طرف منسوب ہوتی ہے سوا اولاد فاطمہ کے کہ مین اونکا ولی ہون اور قرابت آبائی مین بھی وہ میری طرف منسوب ہین۔

---

[۱] طبرانی و نزل الابرار و نور الابصار ۱۲
[۲] مناوی و دیلمی ۱۲
[۳] بزار و ابو یعلی و طبرانی و حاکم ۱۲
[۴] صواعق محرقہ ۱۲
[۵] صواعق محرقہ بحوالہ ابو یعلی و طبرانی ۱۲

و[۱] روی ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم اول من یقرع باب الجنة و اول من یدخلها وبعده فاطمة رضی الله تعالی عنها ترجمہ مروی ہے کہ جناب رسول خدا سب سے پہلے دروازہ بہشت کو کھلوائین گے اور سب سے پہلے اوسمین داخل ہونگے اور بعد آنحضرت کے حضرت فاطمہ داخل ہونگی۔

و[۲] عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیہ و آلہ وسلم اول شخص یدخل الجنة علی و فاطمه بنت محمد صلی الله علیہ وسلم ترجمہ اور ابوہریرہ سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ پہلے شخص کہ جو بہشت مین داخل ہون گے علی اور فاطمہ بنت محمد ہین۔

روی[۳] عن مجاهد قال خرج النبی صلعم وهو اخذ بید فاطمة فقال من عرف هذه فقد عرفها ومن لم یعرفها فهی فاطمة بنت محمد وهی بضعة منی وهی قلبی وهی روحی التی بین جنبی من اذاها فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی الله ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا باہر تشریف لائے اور حضرت فاطمہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے پس فرمایا کہ جو شخص اسکو پہچانتا ہے وہ پہچانتا ہی ہے اور جو شخص کہ اسکو نہین پہچانتا ہے پس یہ فاطمہ بیٹی محمد کی ہے اور یہ میرا جزو بدن ہے اور یہ میرا دل ہے اور یہ میری روح ہی کہ جو میری پسلیون مین رہتی ہے جسنے کہ اوسکو اذیت دی پس اوسنے بتحقیق مجھکو اذیت دی اور جسنے مجھکو اذیت دی پس اوس نے بتحقیق اللہ کو اذیت دی۔

عن[۴] اسماء بنت عمیس قالت قبلت فاطمة بالحسن فلم ارلها دما فقلت یا رسول الله انی لم ار لفاطمة دما فی حیض ولا نفاس فقال لها علیہ السلام اما علمت ان ابنتی طاهرة مطهرة لا یری لها دم فی طمث ولا فی ولادة ترجمہ اسماء بنت عمیس سے منقول ہے کہ مین حضرت فاطمہ کی قابلہ تھی جبکہ حسن پیدا ہوئے تھے پس مین نے اونکے لیے کچھ خون نہ دیکھا تو مین نے کہا کہ یا رسول خدا مین نے فاطمہ کے لیے

[۱] کشف الغمہ صفحہ ۳۱
[۲] نور الابصار ۳۰
[۳] نور الابصار ۳۰
[۴] نور الابصار ۳۰

خون نہین دیکھا نہ حیض مین اور نہ نفاس مین پس رسولؐ خدا نے اسماء سے کہا کہ کیا تو نہین جانتی کہ میری بیٹی طاہرہ اور مطہرہ ہے نہ اوسکے لیے حیض کا خون ہے اور نہ ولادت کا۔

وروی[۱] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ابنتی فاطمۃ حوراء آدمیۃ لم تحض ولم تطمث ولذلک سمیت الزہراء ای الطاہرۃ فانہا لم ترلہا دما لا فی حیض ولا فی ولادۃ وکانت تطہر فی ساعۃ الولادۃ وتصلی فلا یفوتہا وقت **ترجمہ** اور مروی ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے فرمایا کہ میری بیٹی فاطمہ حور ہے آدمی کی خلقت مین نہ اوسکو حیض آتا ہے اور نہ وہ ناپاک ہوتی ہے اور اسی سبب سے اونکا نام زہرا رکھا گیا ہے یعنی طاہرہ اسلیے کہ نہ وہ حیض کا خون دیکھتی تھین اور نہ ولادت کا اور وہ لڑکا پیدا ہونے کے وقت پاک ہوتی تھین اور نماز پڑہتی تھین پس کسیوقت کی نماز اونسے فوت نہین ہوتی تھی۔

وروی[۲] ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان یوم القیامۃ نادی منادٍ من بطنان العرش یا اہل الجمع نکسوا رؤسکم وغضوا ابصارکم حتی تمر فاطمۃ بنت محمد علی الصراط فتمر مع سبعین الف جاریۃ من الحور العین کمر البرق **ترجمہ** اور مروی ہے کہ تحقیق جناب رسولؐ خدا نے فرمایا کہ جب روز قیامت ہوگا تو ایک منادی باطن عرش سے ندا کریگا کہ اے اہل مجمع اپنے سرون کو جہکالو اور اپنی آنکھونکو بند کرلو یہانتک کہ فاطمہ بنت محمد صراط پر سے گذر جائین پس جناب سیدہ سلام اللہ علیہا مع ستر ہزار لونڈیون کے کہ جو حورین ہون گی صراط پر سے اسطرح عبور فرمائین گی جسطرح کہ بجلی چمک جاتی ہے۔

وروی[۳] ان یوم اہل الجمع (یوم القیامۃ) بغض ابصارہم حتی ابنتہ (فاطمۃ) علی الصراط فتمر وعلی کتفہا ثوب الحسین ملطخا بدمہ حتی تقف بین یدی اللہ عز وجل فیقضی اللہ تعالی بینہما کما یشاء **ترجمہ** اور مروی ہے کہ اہل محشر کو حکم ہوگا کہ اپنی آنکھون کو بند کرلین یہانتک کہ فاطمہ بنت رسولؐ خدا صراط پر سے

[۱] رواہ نسائی و اسعاف الراغبین و مدارج النبوۃ و غیرہم ۱۲ [illegible] طبرانی و صواعق محرقہ و [illegible] ینابیع [illegible]

[۲] اسعاف الراغبین من طرق عدیدہ عن عشرۃ من الصحابہ ۱۲

[۳] کشف الغمہ امام شعرانی ۱۲

گذر جائین پس آپ تشریف لائین گی اور آپکے دوش مبارک پر حضرت امام حسین علیہ السلام کے کپڑے خون آلودہ پڑے ہوئے

ہون گے یہان تک کہ آپ اللہ عزوجل کے سامنے کھڑی ہون گی پس اللہ تعالیٰ اونکے اور اونکے دشمنون کے درمیان

مین حکم کریگا جو کچھہ کہ چاہے گا۔

قال[۱] ابن عباس رضی اللہ عنہ بینما اهل الجنة فی نعیمهم اذ سطع لهم نور فظنوه شمسا۔ فقالوا ان ربنا یقول

لا یرون فیها شمسا فیقول رضوان هذه فاطمة و علی ضحکا فاشرقت الجنان من نور

ضحکهما **ترجمہ** عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ اہل بہشت اپنی ناز و نعمت مین مشغول ہونگے

کہ ناگاہ اونکو ایک نور کی چمک معلوم ہوگی پس وہ لوگ گمان کرینگے کہ یہ آفتاب ہے چنانچہ کہین گے کہ ہمارا پروردگار فرماتا ہے

کہ بہشت مین بہشتی آفتاب کو نہ دیکھین گے پس رضوان کہیگا کہ یہ آفتاب نہین ہے بلکہ فاطمہ اور علی دونون بزرگ ہنستے

ہین یہ اونکے ہنسنے کے نور سے بہشت روشن ہوگئی ہے۔

عن[۲] ابی هریرة ان علی بن ابی طالب قال یا رسول اللہ اینا احب الیک انا ام فاطمة قال فاطمة

احب الی منک و انت اعز علی منها **ترجمہ** ابو ہریرہ سے منقول ہے کہ بتحقیق علی ابن ابیطالب علیہ السلام

نے پوچھا کہ یا رسول خدا ہم دونون مین سے آپ کسکو زیادہ دوست رکھتے ہین مجھکو یا فاطمہ کو آپنے جواب دیا کہ فاطمہ میرے

نزدیک تجھسے زیادہ محبوب ہے اور تو اوس سے زیادہ عزیز ہے۔

عن[۳] عائشة قالت ما رأیت احدا اشبه کلاما و حدیثا برسول اللہ صلعم من فاطمة و کانت اذا

دخلت قام الیها و رحب بها و اخذ بیدها و اجلسها فی مجلسها **ترجمہ**

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ مین نے کسی شخص کو نہین دیکھا کہ جو فاطمہ سے زیادہ کلام اور حدیث مین رسول خدا سے

مشابہ ہو جسوقت کہ وہ آتی تھین تو حضرت کھڑے ہو جاتے تھے اور انکو مرحبا کہتے تھے اور اونکا ہاتھ پکڑ کے بٹھاتے تھے اور جبتک وہ

[۱] نزہۃ المجالس صفوری الشافعی ۱۲
[۲] طبرانی ۱۲
[۳] اسعاف الراغبین بحوالہ ابن حبان و ترمذی ۱۲

[illegible]

عن[1] ثوبان قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سافر اٰخر عهده اتيان فاطمة واول من يدخل له صلعم اذا قدم فاطمة **ترجمہ** ثوبان سے منقول ہی کہ جناب رسولؐ خدا جب کبھی سفر کرتے تھے تو سب کے بعد حضرت فاطمہ سے رخصت ہوتے تھے اور جب واپس تشریف لاتے تھے تو سب سے پہلے حضرت فاطمہ کے یہان جاتے تھے۔

روی[2] ابو عمر بن ثعلبة قال كان رسول الله صلعم اذا قدم من غزوة او سفر بدأ بالمسجد فصلى فيه ركعتين ثم اتى فاطمة رضی الله تعالى عنها ثم اتى ازواجه **ترجمہ** ابو عمر بن ثعلبہ سے منقول ہے کہ جب جناب رسولؐ خدا کسی جہاد یا کسی سفر سے پھرتے تھے تو پہلے مسجد مین جاکے دو رکعت نماز پڑہتے تھے پھر حضرت فاطمہ کے یہان تشریف لیجاتے تھے بعد اوسکے اپنی ازواج کے پاس آتے تھے۔

قال[3] رسول الله صلى الله عليه وسلم لفاطمة بارك فيك ابنتي حيث شئت **ترجمہ** فرمایا جناب رسولؐ خدا نے حضرت فاطمہ سے کہ اللہ تعالی تجھکو برکت عطا فرمائے اے میری بیٹی جہان کہین کہ تو ہو۔

وقال[4] النبی صلعم یا فاطمة قولی اللهم رب السموات السبع ورب الارض ورب العرش العظیم ربنا ورب كل شئ فالق الحب والنوى منزل التوراة والانجيل والزبور والفرقان اعوذ بك من كل شئ انت اٰخذ بناصيته انت الاول فليس قبلك شئ وانت الاٰخر فليس بعدك شئ وانت الظاهر فليس فوقك شئ وانت الباطن فليس دونك شئ اقض عنا الدين واغننا من الفقر **ترجمہ** اور فرمایا جناب رسولؐ خدا نے کہ ای فاطمہ اس دعا کو پڑہ (ترجمہ دعا) اے میرے اللہ ای پروردگار ساتون آسمانون کے اور اے پروردگار زمین کے اور ای پروردگار عرش عظیم کے تو ہمارا پروردگار ہے اور ہر چیز کا پروردگار ہے تو شگافتہ کرنیوالا دانے اور گٹھلی کا ہے (یعنی اوگانیوالا ہے) تو نازل

له امام احمد حنبل و [illegible]
[illegible]

کرنیوالا ہے توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان کا مین تجھسے پناہ مانگتا ہون ہر چیز سے کہ تیرے قبضۂ قدرت مین ہے تو اول ہے پس کوئی چیز تجھسے پہلے نہین ہے اور تو آخر ہے پس کوئی چیز تیرے بعد نہین ہے اور تو ظاہر ہے پس کوئی چیز تیرے اوپر نہین ہے اور تو باطن ہے پس کوئی چیز تیرے پیچھے نہین ہے تو ہمارے قرض کو ادا کر اور ہمکو فقیری سے تونگری عطا فرما۔

احیاء العلوم غزالی مین لکھا ہے کہ جناب سیدہ علیہا السلام بحکم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دعا کو ورد فرماتی تھین یاحی یاقیوم برحمتک استغیث لاتکلنی الی نفسی طرفة عین واصلح لی شانی

(**ترجمۂ دعا**) یاحی یاقیوم تیری رحمت کی طرف مین استغاثہ کرتا ہون تو مجھکو میرے نفس کے اوپر ایک لمحہ بھی نچھوڑ اور میرے واسطے میری حالت کی اصلاح کردے۔

وقالت[لے] فاطمة رضی اللہ عنہا رغب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الجہاد وذکر فضلہ فسألتہ الجہاد فقال الا ادلک علی شئ یسیر واجرہ کثیر ما من مومن ولا مومنة یسجد عقیب الوتر سجدتین ویقول فی کل سجدة سبوح قدوس رب الملائکة والروح خمس مرات لایرفع راسہ حتی یغفر اللہ ذنوبہ کلہا وان مات فی لیلتہ مات شہیدًا

لے منتخب [illegible] ج۲
عہ کنوز الحقائق ج۲

ترجمہ اور فرمایا حضرت فاطمہؑ نے کہ جناب رسول خدا جہاد کی ترغیب دیتے تھے اور اوسکی فضیلت بیان فرماتے تھے پس مین نے آپ سے جہاد کی بابت سوال کیا آپ نے فرمایا کہ آگاہ ہو مین تجھکو ایسی چیز بتاتا ہون کہ جو آسان ہے اور ثواب اوسکا بہت ہے کوئی مومن اور مومنہ ایسا نہین ہے کہ بعد نماز وتر کے دو سجدے کرے اور ہر سجدہ مین پانچ مرتبہ کہے (**ترجمۂ دعا**) (پاک ہے اور قدوس ہے پروردگار فرشتون کا اور روح کا) پس اپنا سر نہ اوٹھائیگا یہانتک کہ اللہ تعالی اوسکے سب گناہون کو بخشدیگا اور اگر اوس رات کو مرجائیگا تو شہید مریگا۔

اخرج[عہ] الحاکم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا فاطمة اصبری علی مرارة الدنیا

ترجمہ حاکم نے یہ حدیث نکالی ہے کہ تحقیق جناب رسول خدا نے فرمایا کہ اے فاطمہ دنیا کی تلخی پر صبر کر۔

و قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا فاطمہ انت اول الناس لحوقا بی ترجمہ اور فرمایا

جناب رسول خدا نے کہ اے فاطمہ تو سب آدمیوں سے پہلے میرے پاس پہونچے گی۔

فصل

لم تضحک فاطمۃ رضی اللہ تعالی عنہا بعد وفاۃ ابیہا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قط وعن

علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ قال ان فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زارت الی قبر ابیہا بعد موتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و وقفت علیہ و بکت ثم اخذت

قبضۃ من تراب القبر فجعلتہا علی عینیہا و وجہہا ثم انشأت تقول ترجمہ حضرت فاطمہ اپنے

والد بزرگوار کی وفات کے بعد ہرگز نہیں ہنسیں اور علی بن ابیطالب سے منقول ہے کہ تحقیق فاطمہ بنت رسول اللہ اپنے

والد بزرگوار کے مرنے کے بعد آنحضرت کی قبر پر گئیں اور وہاں کھڑے ہو کے روئیں بعد اوسکے ایک مٹھی خاک قبر

میں سے لی اور اوسکو اپنی دونوں آنکھوں میں لگایا اور منھ میں ملا پھر یہ شعر موزون کر کے پڑھے شعر۔

ماذا علی من شم تربۃ احمد ان لا یشم مدی الزمان غوالیا

کیا چیز لازم ہے اوس شخص پر کہ جو احمد کی خاک قبر کو سونگھے یہ لازم ہے کہ پھر تمام عمر کسی خوشبو کو نہ سونگھے

صبت علی مصائب لو انہا صبت علی الایام صرن لیالیا

میرے اوپر ایسی مصیبتیں پڑی ہیں کہ اگر وہ مصیبتیں دنوں کے اوپر پڑتیں تو وہ رات ہو جاتے

اور یہ مرثیہ بھی جناب سیدہ نے آنحضرت صلعم کی وفات میں فرمایا ہے

لہ طبرانی ۲۰ ۲ نور الابصار و دیگر کتب معتبرہ

اغبر آفاق السماء وکورت　　شمس النہار واظلم العصران

غبار آلودہ ہوگئی آفاق آسمان کی اور بے نور ہوگیا آفتاب دنکو اور سیاہ ہوگیا زمانہ

والارض من بعد النبی کئیبۃ　　اسفاً علیہ کثیرۃ الاحزان

اور زمین بعد نبی کے غمناک ہے بسبب تاسف کے اوپر اونھین حضرت کے اور بہت رنج وغم مین مبتلا ہے

فلیبکہ شرق البلاد وغربہا　　ولیبکہ مضر وکل یمان

پس چاہیے کہ روئین آنحضرت پر مشرق کے رہنے والے اور مغرب کے ۔ اور چاہیے کہ روئین آنحضرت کو قبیلہ مضر اور سب اہل یمن

ولیبکہ الطود الاشم وجوہ　　والبیت ذو الاستار والارکان

اور چاہیے کہ روے آنحضرت پر کوہ بلند اور اوسکی فضا ۔ اور خانہ کعبہ کہ جو صاحب پردونکا اور رکنون کا ہے

یا خاتم الرسل المبارک وجہہ　　صلی علیک منزل القرآن

ای خاتم المرسلین (کہ آپکا مُنہ مبارک ہے) درود بھیجے اللہ آپ پر قرآن کا نازل کرنیوالا

ایضاً مرثیۂ دیگر

اذا اشتد شوقی زرت قبرک باکیا　　انوح واشکو لا اراک مجاوبی

جبکہ میرا شوق زیادہ ہوتا ہی تو مین گریہ وزاری اپکی قبر کی زیارت کرتی ہون نوحہ و شکایت کرتی ہون لیکن آپکو جواب دینے والا نہین پاتی

فیا ساکن الصحراء علمتنی البکاء　　وذکرک انسانی جمیع مصائب

پس اے صحرا کے رہنے والے مجھکو رونا سکھادی ۔ حالانکہ تیرے ذکر نے مجھے کل مصیبتین بھلادین

فان کنت عنی فی التراب مغیباً　　فما کنت عن قلبی الحزین بغائب

اور اگرچہ تو مجھسے مٹی مین غائب ہوگیا ہے ۔ لیکن میرے قلب حزین سے غائب نہین ہوا

قال النسفی خرجت فاطمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا لیلاً فخاطبتها ناقة النبی صلی اللہ علیہ وسلم العضباء التی اصابها من خیبر فقالت السلام علیك یا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الك الحاجة الی ابیك فانی ذاهبة الیہ فبکت فاطمة رضی اللہ عنہا وجعلت راس الناقة فی حجرها حتی ماتت فی تلك الساعة فکفنتها فی عبائة ودفنتها **ترجمہ** نسفی نے کہا ہے کہ حضرت فاطمہ ایک رات کو باہر تشریف لائین پس ناقہ جناب رسول خدا نے کہ جسکا نام عضبا تھا اور خیبر مین دستیاب ہوا تھا آپ سے مخاطب ہوکے کہا کہ السلام علیک یا بنت رسول اللہ کیا آپ کو کوئی حاجت ہے اپنے والد بزرگوار سے اس لیے کہ مین اونکے پاس جانے والا ہون پس حضرت فاطمہ یہ سُنکے رونے لگین اور ناقہ کے سر کو اپنی گود مین لے لیا یہان تک کہ وہ اوسی وقت مرگیا پس آپ نے ایک عبا کا اوس کو کفن دیکے دفن کردیا۔

وقد ولدت فاطمة من علی رضی اللہ عنہما ثلثة ذکور الحسن والحسین والمحسن فاما الحسن والحسین فاعقبا الکثیر الطیب واما محسن فادرج سقطا **ترجمہ** روایت ہے کہ تحقیق فاطمہ اور علی سے تین صاحبزادے پیدا ہوے حسن اور حسین اور محسن پس حسن اور حسین سے بہت اولاد پاکیزہ پیدا ہوئی لیکن محسن کا آپ کے پیٹ مین انتقال ہوگیا۔

در خبر پیوست کہ بتول راحق تعالےٰ چند فرزند از امیر المومنین علی ارزانی داشت حسن وحسین وزینب وام کلثوم ورقیہ ومحسن کہ سقط شد وبدان مرض فاطمہ از جہان رحلت نمود۔ **یعنے** بتول کو حق تعالےٰ نے علی علیہ السلام سے چند فرزند عطا فرمائے حسن وحسین وزینب وام کلثوم ورقیہ ومحسن عہ کہ سقط ہوا اور جناب سیدہ نے اوسی مرض مین رحلت فرمائی۔

عہ اور بعض روایتون سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت محسن پیدا ہوکر صغر سن مین فوت ہوگئے واللہ اعلم۔ ١٢

فصل

ولدت[۱] فاطمة فی الاسلام وانکحها رسول الله صلعم علی بن ابی طالب رضی الله تعالی عنه بعد وقعة احد فولدت له الحسن والحسین وام کلثوم وزینب ولم یتزوج علی رضی الله عنه غیرها حتی ماتت وقال الکرمانی غسلها علی وصلی علیها ودفنها لیلا بوصیتها **ترجمہ** حضرت فاطمہؓ اسلام مین پیدا ہوئین اور جناب رسولؐ خدا نے بعد جنگ احد کے علیؓ ابن ابیطالب سے اونکا نکاح کیا اور اونسے حسن اور حسین اور ام کلثوم اور زینب پیدا ہوے اور حضرت علی نے آپ کی زندگی مین دوسرا عقد نہین کیا اور کرمانی نے کہا ہے کہ حضرت علی نے اونکو غسل دیا اور اون پر نماز پڑہی اور رات ہی کو بموجب اون کی وصیت کے دفن کر دیا۔

عن[۲] عائشه رضی الله عنها ان فاطمة رضی الله عنها بنت النبی صلی الله علیه وسلم ارسلت الی ابی بکر رضی الله عنه تسأله میراثها من رسول الله صلی الله علیه وسلم مما افاء الله علیه بالمدینة وفدك وما بقی من خمس خیبر وقال ابو بکرؓ ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقة فابی ابو بکر رضی الله عنه ان یدفع الی فاطمة رضی الله عنها منها شیئا فوجدت فاطمة علی ابی بکر فی ذلك فهجرته فلم تکلمه حتی توفیت وعاشت بعد النبی صلی الله علیه وسلم ستة اشهر فلما توفیت دفنها زوجها علی رضی الله عنه لیلا ولم یؤذن بها ابا بکر وصلی علیها **ترجمہ** حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم نے

[۱] عینی شرح صحیح بخاری ۱۲ ج ۳ ص

[۲] صحیح بخاری و صحیح مسلم و فیہ ایضاً ۱۲

حضرت ابوبکر کے پاس اپنی اوس میراث کی درخواست بھیجی کہ جو اللہ تعالیٰ نے بلاحرب و جہاد نبی صلعم کو مدینہ اور فدک اور خیبر
مین عطا فرمائی تھی حضرت ابوبکر نے کہا کہ رسول اللہ کہہ گئے ہین کہ ہمارا کوئی وارث نہین ہے جو کچھہ ہم چھوڑین وہ صدقہ
ہے پس حضرت ابوبکر نے املاک مطلوبہ مین سے کچھہ بھی نہ دیا اِس بات سے حضرت فاطمہ غضبناک اور بیزار ہوئین اور مرتے
دم تک اون سے کلام نہین کیا اور بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چھہ مہینے زندہ رہین اور جب انتقال فرمایا تو
اونکے شوہر حضرت علی مرتضیٰ نے حسب وصیت اونکی نماز جنازہ پڑہ کے شب ہی کو دفن کیا اور حضرت ابوبکر کو شریک
ہونے کی اجازت نہین دی۔

مولف کھتا ہے کہ بروایات صحیحہ یہ بات پایۂ ثبوت کو پہونچی ہے کہ بعد وفات جناب پیغمبر خدا کے حضرت فاطمہؑ نے
نہایت رنج وملال سے چھہ مہینے زندگی بسر کی اور اِس مدت مین کسی نے آپ کو خندان وشادان نہین دیکھا اور آپ کی
وصیت کے موافق رات ہی کو تجہیز وتدفین ہوئی ایک تو جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مفارقت کا غم دوسرے بعض
امور کے رنج والم یہی اسباب تھے کہ آپ نے اپنے جنازے پر کسی کا حاضر ہونا گوارا نکیا اور کمال آزردہ وملول دنیا سے
تشریف لیگئین **چنانچہ** شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی یون لکھتے ہین کہ آپ کی تجہیز وتکفین تدفین مین سوائے
حضرت علیؑ مرتضیٰ و اسماء بنت عمیس وچند کسان اہلبیت کے کوئی شریک نہ تھا اور جو لوگ کہتے ہین کہ حضرت ابوبکر کو
اطلاع نہین ہوئی محض غلط ہے کیونکہ اسماء بنت عمیس اِس اطلاع کے لیے کافی ذریعہ تھین اور معتبر روایت مین آیا ہے کہ
جب اسماء بنت عمیس نے آپکی اجازت کے موافق تابوت طیار کر کے آپکے ملاحظہ مین پیش کیا تو آپ نے بہت پسند فرمایا اور
اسماء سے کہا کہ میرے انتقال کے بعد تم او جناب مرتضیٰ مجھے غسل دین اور کوئی شخص اندر نہ آنے پائے چنانچہ بعد وفات
جناب سیدہؑ کے حضرت عائشہ نے اندر آنا چاہا تو اسماء مانع ہوئین اونہون نے جاکر اپنے والد سے شکایت کی اور کہا کہ
اسماء مجھے اندر جانے نہین دیتی اور جنازہ فاطمہؑ کے واسطے ایک شئے مثل ہودج عروس کے اپنی عقل سے طیار کی ہے یہ سنکر

حضرت ابوبکر خود آئے اور کہا کہ اے اسماء تو عائشہ کو اندر کیون نہین جانے دیتی اور تونے کیا چیز مثل ہودج عروسی کے

بنائی ہے اسماء نے جواب دیا کہ مین حسب وصیت جناب سیدہ کے کسی کو اندر آنے نہین دیتی اور جو چیز مین نے بنائی

ہے وہ اونہون نے اپنی زیست مین تیار کرا کے اپنے جنازے کے لیے پسند کی ہے یہ سُنکر حضرت ابوبکر اپنے

گھر پھر گئے - انتہی -

فصل

لبثت[1] فاطمة علیها السلام بعد وفاة النبی صلی الله علیه وسلم ستة اشهر

فلما ماتت علیها السلام وفرغ علی رضی الله عنه من جهازها ودفنها

رجع الی البیت فاستوحش فیه وجزع علیها جزعا شدیدا ثم انشأ یقول

ترجمہ حضرت فاطمہؑ بعد وفات جناب رسول خدا کے چھ مہینے زندہ رہین پس جب انتقال فرمایا اور حضرت علیؑ اونکی

تجہیز وتدفین سے فارغ ہوئے اور گھر مین پھر کے آئے تو آپ کو نہایت وحشت ہوئی اور اونکی جدائی مین سخت اضطراب ہوا

اور اس وقت آپنے یہ اشعار موزون کرکے پڑہے -

ارى علل الدنيا علی کثیرة — وصاحبها حتی الممات علیل

دنیا کے رنج مین اپنے اوپر بکثرت دیکھتا ہون - اور جسکو یہ رنج ہین وہ موت کے وقت تک علیل ہے

لکل اجتماع من خلیلین فرقة — وکل الذی دون الفراق قلیل

دو دوستون کے مجتمع ہونیکے لیے جدائی ضرور ہے - اور جو رنج کہ سوائے فراق کے ہے وہ کم ہے

---

[1] نور الابصار ۱۲

وان افتقادی فاطما بعد احمد   دلیل علی ان لا یدوم خلیل[ع۵]

اور بتحقیق میرا گم کرنا فاطمہ کو بعد احمد کے - دلیل ہی اسبات پر کہ کوئی دوست ہمیشہ نہین رہتا

روی جعفر بن محمد علیہما السلام قال لما ماتت سلام اللہ علیہا کان علی علیہ السلام یزور قبرھا فی کل یوم قال فاقبل ذات یوم فانکب علی القبر وبکی وانشاء یقول **ترجمہ** حضرت امام جعفر صادق بن امام محمد باقر سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب جناب سیدہ کا انتقال ہوا تو حضرت علی ہر روز اونکی قبر کی زیارت کے لیے تشریف لیجاتے تھے چنانچہ ایک دن آئے اور قبر پر گر پڑے اور روئے اور یہ اشعار موزون کر کے پڑہے -

مالی مررت علی القبور مسلما   قبر الحبیب فلم [illegible] ابی

کیا ہے مجھکو گذرا مین قبر [illegible] پر در انحالیکہ سلام کرنیوالا تھا مین اپنے دوست کی قبر پر پس اوسنے مجھکو کچھ جواب نہ دیا

یا قبر مالک لا تجیب منادیا   املت بعدی خلۃ الاحباب

ای قبر کیا ہے تجھکو کہ نہین جواب دیتی ہی تو ندا کرنیوالیکو - کیا ملول ہوگئی تو میرے بعد دوستی سے کہ جو دوستو نمین ہوتی ہی

فاجابہ ھاتف یسمع صوتہ ولا یری شخصہ وھو یقول

یعنی جواب دیا اونکو ہاتف نے کہ جو دکھائی نہین دیتا تھا فقط اوسکی آواز سُنائی دیتی تھی اور وہ یہ کہتا تھا

قال الحبیب وکیف لی بجوابکم   وانا رھین جنادل وتراب

کہا دوست نے کہ مین تمکو کیونکر جواب دون - حالانکہ مین پتھرونکے اور مٹی کے اندر ہون

اکل التراب محاسنی فنسیتکم   وحجبت عن اھلی وعن اترابی

ع۵ اس مرثیے مین بہت سے شعر مین طوالت کے خیال سے قطع نظر کیے گئے (مولف)

مٹی میری خوبیون کو کھا گئی پس مین تمکو بھول گیا اور مین اپنے عزیزونسے اور ہمسنون سے محجوب ہون

نعلیکم منی السلام تقطعت منی ومنکم خلة الاحباب

پس تمہارے اوپر میری طرفسے سلام ہو قطع ہو گئی مجھسے اور تمسے دوستی کہ جو دوستونین ہوتی ہے

خاتمہ

واضح[1] ہو کہ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کے جاے دفن مین اگرچہ اختلاف کیا گیا ہے لیکن قول ارجح یہ ہے کہ آپ جنتہ البقیع مین امام حسن علیہ السلام کی قبر شریف کے پاس مدفون ہین اور **منقول**[2] ہے کہ سنہ ۳۲۲ھ مین اوس مقام پر ایک سنگ منقوش ظاہر ہوا تھا جسپر لکہا تھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ مبید الامم ومحی الرمم ھذا قبر فاطمة بنت رسول اللہ صلعم سیدة نساء العلمین وقبر حسن بن علی وعلی بن الحسین بن علی وقبر محمد بن علی وجعفر بن محمد علیہم السلام **یعنی** جمیع حمد ثابت ہے واسطے اللہ کے کہ جو پیدا کرنیوالا امتون کا ہے اور زندہ کرنے والا استخوان بوسیدہ کا ہے یہ قبر ہے فاطمہ بنت رسول اللہ کی کہ جو تمام عالم کی عورتون کی سردار ہین اور قبر ہے حسن بن علی اور علی بن الحسین ابن علی کی اور قبر ہے محمد بن علی اور جعفر بن محمد[3] کی سلام اللہ علیہم۔ وصلی اللہ تعالی علی محمد والہ الطیبین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

---

[1] جذب القلوب
[2] مروج الذہب
[3] سمہودی ۱۲

تقریظ کتاب نتیجہ طبع وقاد ونقاد عالی حضرت مصدر الفضائل والمعارف ذو المجد الاثیل والفخر النبیل الفاضل اللامعی والادیب اللوذعی العالم العلامہ البارع الفہامہ جناب السید مظفر حسین صاحب رئیس خیرآباد ضلع ہردوئی حاکم محکمہ رجسٹری قسمت رائے بریلی دامت برکاتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین والحمد للہ رب العلمین

در نغمہ زرغنائی آن گل شدہ ام باز
[illegible]ن دیدہ ام امروز کہ بلبل شدہ ام باز

[illegible]ارم چون ہزار موسم بہار در چمنستان ہل اتی نواسنجی میدارد و طبع روانم از غایت شگفتگی با بلبل سدرہ دم
[illegible]ل سری مینزند ہمانا شگرف ریحانہ گلزار خلد برین یا گلشنی فردوس تزئین کتاب مسطور مہیای حبیب مسرور ام حور ہتبدی من
قصر الجمال ام نور تظاہرت من طور الکمال یعنی سفر جلیل مہرق نبیل ماخذ مطالب عجائب و غرائب اعجوبتہ
المشارق والمغارب المسمیٰ بہ **انوار المطالب** مشتمل بر مدایح جمیل و محامد جلیل قہرمان عرش منزل سریر خلافت حقہ
شمس بازغہ خاور معرفت حق جل وعلی و سادہ پیرای مسند ہل اتیٰ مشکوۃ کاشانہ لو کشف الغطا طغرا کش دیباچہ دواوین
امامت عظمی فروزان کوکبہ عرش گاہ ولایت کبری آئینہ عکوس نمای طلعت عالم افروز محمدیہ کاشف دقائق وحقائق شریعت
مصطفویہ فروغ مصباح شجرہ وادی ایمن مظہر انوار تجلیات افضال ایزد ذو المنن ضیاء ذکاء سماے انفسنا کشاف غوامض
واسرار انما قرۃ باصرہ حضرت خاتم النبیین رونق محفل ولاے سید المرسلین صورت اخلاق الہیہ علت غائی کمالات احمدیہ ساقی کوثر
حامل لوای خیر البشر شیر بیشہ اسد اللہی روح وروان حضرت رسالت پناہی شیر یزدان مرشد انس و جان امیر المومنین یعسوب
[illegible]ن ذو المدایح والمناقب حضرت علی ابن ابیطالب سلام اللہ علیہ وعلی اعقابہ الجلیل واحفادہ النبیل ۔

[illegible]ت علی عالیقدر ٭ محیط عالم دانش جہان حلم و وقار ٭ برنگ دائرہ در حصر مدح او ہر دم ٭ شود ملاقی آغاز انتہاے شمار

ونیز متضمن خصائل حمیده و شمائل پسندیده بضعهٔ رسول الثقلین کبد امام القبلتین ریحانهٔ گلزار نبوت گلدستهٔ ریاحین رسا

فخر و اعزاز نساء العالمین نور دیدهٔ حضرت سید المرسلین نور چهرهٔ منور و الشمس و الضحی سواد چشم و اللیل اذا یغشی ضوء شمع ما زاغ

البصر سرور سینهٔ الم نشرح لک صدرک ثمر پیش رس دوحهٔ مراد رسول رب العالمین سرو بستان آرزوی حضرت سید المرسلین

باعث نزول آیهٔ وافی هدایهٔ تطهیر سماء عفت و عصمت را مهر منیر حضرت خاتون قیامت بانوی هشت جنت طاهره مطهره

فاطمة الزهرا سلام الله علیها و علی اعقابها نظر افروز مشتاقان گردید که شاهد طناز سراپا نا

نزاکت آگین مفاهیم و معانی عالیه دران جلوه گرانه یا آنکه هر حرفش چون غنچه و هر لفظ بسان

خوش هست لیکن به ترانه ریزی مضامین صداقت آئین برنگ بلبل خوشنوا باهمه گر دم

مفردات و مرکبات و موجبات و سالبات هه هاچون گلهای گلدستهٔ صامت مگر به نغمه

خوش آواز هر باب کتاب بمطالب مرغوب و تفنن اسلوب شهرهٔ آفاق و هر فصل باظهار مقاصد حقه و تبیین دلائل صاد

بکتاب و سنت هم مذاق - ای فلک ترا به پیرانه سالی خودش سوگند که همچو انجمن انجم افشان نظر درآورده - و ای ابر آذر

قسم به نوبادگان چمن که گلستانے همچو تر و تازه همیشه بهار دیده - چه حسن هست اینکه مجنون میکند عقل فسونگر را + چه رنگ

اینکه در خون میکشد دامان محشر را - حضرت مصنف نازک خیال و مولف ممتنع المثال طلاقت لسانی و سحر بیانی را دست

مایهٔ ناز و نوطرازی مضامین را خوش ادائی شگرف انداز صدق گوئیش گلدستهٔ رنگین و حق بیانیش دستنبویه ریاحین

کلامش حروف را بزیور مروارید تحقیق آرائش داده و طرز تقریرش هر لفظ و هر سطر را چون سلک گوهر آبدار مسلسل فرم

طبع گرامیش نطق و بیان را جواهر لطافت و نزاکت گردانیده و قوت سامعه به نضارت دقائق سنجیش موجه طراو

برآورده تحقق و تفحص القای ربانی و الهام رحمانی را محیطی هست ذخار و جواهر قدس ذ

فیوضات غیبی و فضائل لاریبی را گلشنی هست همیشه بهار نثر نثری نثار انشا میفرماید که گوهر